پیشوا

اردو زبان میں لندن سے شائع ہونے والا منفرد سہ ماہی رسالہ

جلد3۔شمارہ1۔جنوری تا مارچ 2016ء۔زیرادارت: رانا محمد حسن خاں

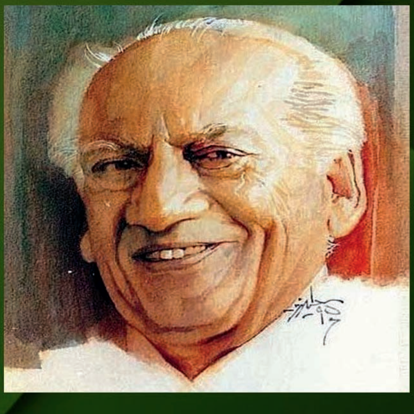

2 London Road, SM4 5BQ , Morden Surrey
Tel: 020 3674 7909, peshwaltd@gmail.com

RH DREAM EVENTS LIMITED

RH
DREAM WEDDINGS

TEL: 020 3674 7909 MOB: 077 9299 8973

- Venue Hire
- Decoration
- Catering
- Cutlery & Crockery
- Service Staff

BEST OFFER BEST OFFER BEST OFFER BEST OFFER BEST OFFER
Package
Price

- Event Management
- Cinematic Videography
- Photography
- DJ-Dhoolchi
- Chauffeur Service

2 London Road, SM4 5BQ Morden - Surrey
Tel. 020 3674 7909 - Mob. 077 9299 8973 (Mon-Fri 10:00 - 17:00)
Email: info@rhacs.co.uk - Web: www.rhdreamweddings.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

منتظمین

ایڈیٹر
رانا محمد حسن خاں
نائب ایڈیٹر
محمد ثاقب رشید
مارکیٹنگ مینیجر
رانا عبدالصمد خان
خصوصی تعاون
آر۔ایچ۔ڈریم ایونٹس
سرورق
محمد سلیم انصاری

اس شمارہ میں

آیت قرآن الحکیم۔حدیث النبیؐ۔مشعل راہ (اللہ کا کنبہ)		۲
اداریہ (قادری کی پھانسی۔عدالتوں اور حکومت وقت کا جاندار فیصلہ)		۳
مسلمان، بالخصوص پاکستانی مسلمانوں کی حالت زار	(چوہدری خورشید احمد)	۶
تمدن میں ہنود	(طارق احمد مرزا)	۱۰
یوم یکجہتی کشمیر پھر آیا	(میر افسر امان)	۱۱
’’راز اس آتش نوائی کا مرے سینے میں دیکھ‘‘	(رانا عبدالباقی)	۱۴
السلام علیکم ایک مکمل دُعا	(شگفتہ حسن صاحبہ)	۱۷
آوارگانِ دشتِ خار (قسط ۵)		۲۰
ارتقاء اور آدم	(محمد سلیم انصاری)	۲۴
حقوق نسواں بِل	(رانا محمد حسن خاں)	۲۶
ہومیوپیتھی نسخہ جات۔		۲۷
لہسن کے فوائد	(عبدالحق شاکر)	۳۰
فیض احمد فیضؔ		۳۳
شعر و شاعری: مصلحؔ راجیکی، خاطرؔ غزنوی، عبید اللہ علیمؔ، محمد سعید حضرت ناگپوری، مشتاق آحسنؔ، حبیب جالبؔ، نواب مبارکہ بیگم صاحبہ، جمشید اعظم چشتی، رانا محمد حسنؔ		۳۵
کیا آپ جانتے ہیں؟		۴۰
شہید یا مجرم	(محی الدین عباسی)	۴۲
ہمارا سب سے بڑا دشمن شیطان	(رانا محمد حسن خاں)	۴۳
باتبصرہ خبریں		۴۶
مولوی، بندر اور رجم	(رانا محمد حسن خاں)	۴۹

PESHWA LTD.

2.London Road,Morden,Surrey,SM4

Tel.020.36747909. E-mail. peshwaltd@gmail.com

قیمت فی شمارہ 1 پاؤنڈ ... سالانہ ممبرشپ فیس برطانیہ 14 پاؤنڈ یورپ 18 یورو آسٹریلیا وامریکہ 25 پاؤنڈز

www.peshwa.co.uk

آیت قرآن الحکیم

اور تم اُن کو گالیاں نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں ورنہ وہ دُشمنی کرتے ہوئے بغیر علم کے اللہ کو گالیاں دیں گے، اسی طرح ہم نے ہر قوم کو اُن کے کام خوبصورت بنا کر دکھائے ہیں۔ پھر اُن کے ربّ کی طرف اُن کو لوٹ کر جانا ہے۔ تب وہ اُنہیں اُس سے آگاہ کرے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔ (سورۃ الانعام آیت ۱۰۹)

حدیث النبی ﷺ

رسول اللہؐ نے فرمایا ہے: ''مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، نہ اُس پر ظلم کرے اور نہ اُسے بے یارومددگار چھوڑے اور نہ ہی اُس کو حقیر سمجھے۔ تقویٰ یہاں ہے (۳بار) آپؐ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا۔ مزید آپؐ نے فرمایا انسان کے لیے اتنا شّر کافی ہے کہ وہ مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، ہر مسلمان کا خُون، مال اور آبرو تمام مسلمانوں پر حرام ہے۔'' (مشکوٰۃ باب الشفقۃ۔ بروایت حضرت ابوہریرہؓ)

مشعل راہ۔ اللہ کا کنبہ

عصر حاضر میں جب کہ انسان مذہبی اور سیاسی درندوں کے خونی جبڑوں میں نیم جاں تڑپ رہے ہیں، انسان کی سب سے بڑی خدمت انسانیت کو بچانا ہے۔ جاہل، بھوکی، پیاسی اور سسکتی عوام الناس کو بچانے کا ایک ہی راستہ ہے کہ انسان کو اللہ کی مخلوق سمجھا جائے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مذہبی اور سیاسی غنڈاگردیوں کا باعث صرف مولوی اور سیاست دان ہی نہیں ہیں بلکہ اب ان کے بھوکے ننگے پیروکار بھی ہیں جو مولوی اور سیاست دان کی شہ پر اپنے جیسے انسانوں کے گلے کاٹ کر مذہبی اور سیاسی غیرت کا مظاہرہ کر کے نا صرف اپنے بھائیوں کے گھروں کو ماتم کدہ بناتے ہیں بلکہ اپنے اہل خانہ کو بھی خون کے آنسو رونے پر مجبور کردیتے ہیں، عام طور پر ان جنونیوں کے بچے بھیک مانگتے ہیں اور عورتیں جسم فروشی کرتی ہیں یا گھروں میں کام کرتی ہیں۔ جب تک انسان تمام انسانوں کو انسان سمجھ کر اس کے درد والم دور کرنے کی کوشش نہیں کرتا اور پیار نہیں کرتا تب تک انسان سسکتا رہے گا، مرتا رہے گا۔ انسانیت جیسا خوش رنگ، خوشبودار نورانی پھول اسی صورت میں اپنے رنگ وروپ کے جلوے دکھاتا ہے جب آدمی خدا پرست ہو اور سب انسانوں سے بلاتمیز مذہب وملت اُسے محبت ہو۔ ہمیں عصر حاضر میں خداپرستی کا دعویٰ کرنے والے بے شار لوگ دکھائی دیتے ہیں مگر عملاً ان کے دل محبت سے خالی ہیں۔ محبت اور انسان کے تعلق میں مولانا رومؒ فرماتے ہیں کہ:۔

''حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عادت تھی کہ جب تک کوئی مہمان دسترخوان پر موجود نہ ہوتا کھانا نہ کھاتے۔ ایک مرتبہ کئی دن تک کوئی مہمان نہ آیا۔ ایک دن دوپہر کو آپؑ گھر سے باہر نکل کر مہمان کا انتظار کر رہے تھے، سخت گرمی کا موسم تھا، لُو چل رہی تھی اور تپش کے مارے ہر ذی روح کا بُرا حال تھا۔ دیکھتے ہیں کہ دور ایک بوڑھا گرتا پڑتا چلا آ رہا ہے۔ اس کے کپڑے پھٹے ہوئے ہیں۔ اس کا جسم گرد وغبار میں اٹا پڑا ہے۔ ہونٹوں پر پپڑیاں جمی ہوئی ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بڑے شوق سے مہمان کا استقبال کیا اور خوشی خوشی اُسے مکان کے اندر لے گئے۔ دسترخوان چنا گیا اور آپ نے بسم اللہ کہہ کر لقمہ توڑا۔ مہمان نے اللہ کا نام لیے بغیر کھانا کھانا شروع کردیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تعجب ہوا، پوچھنے پر مہمان نے کہا کہ میں تو اللہ کو نہیں مانتا ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اتنا سننا تھا کہ غصے سے بے تاب ہوگئے اور اسے اسی حال میں بے کھائے پیے اسے گھر سے نکال دیا۔ مولانا رومؒ لکھتے ہیں کہ اس کے بعد فوراً ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی اور حضرت ابراہیم علیہ اسلام سے کہا گیا کہ میں تو اپنے اس بندے کو ساٹھ سال تک کھانا پانی دیتا رہا اور اس کی ہر ضرورت کو پورا کیا۔ لیکن تم سے یہ بھی نہ ہوسکا کہ میرے اس بندے کو ایک وقت کا کھانا ہی کھلا سکتے۔''

انسانوں کا تعلق کسی بھی مذہب یا قوم سے ہو وہ اللہ کے بندے ہیں۔ اور اللہ کے بندوں کو عقیدہ، علاقہ یا قوم کے نام پر دکھ دینا ہرگز اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔

حضرت انسؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**الخلق کلھم عیال اللہ احبھم الیہ انفعھم لعیالہ**۔ مخلوق ساری کی ساری اللہ کا کنبہ ہے، اس میں وہ شخص اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے جو اس کے کنبہ کو زیادہ نفع پہنچائے۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے کنبہ سے بلاتمیز مذہب وملت پیار اور ان کے درد والم کو دور کرنے والے بنائے۔ آمین۔

اداریہ عدالتوں اور حکومت وقت کا جاندار فیصلہ (قادری کی پھانسی)

آخر کار بدنام زمانہ قاتل ممتاز قادری اپنے انجام کو پہنچا۔ ممتاز قادری گزشتہ پانچ برس سے جیل کی سلاخوں کے پیچھے بند تھا۔ عشق رسول سے سرشار ہونے کا دعویٰ کرنے والے شخص کی رحم کی اپیل صدر پاکستان کی طرف سے مسترد ہونے پر اسے پھانسی دے دی گئی۔ سمجھ نہیں آتا کہ دینی غیرت پر قتل کرنے والا شخص اسی جذبہ سے پھانسی پر کیوں نہ لٹکنا چاہتا تھا۔ قادری کی غیرت رحم کی بھیک مانگتے ہوئے کہاں سو گئی تھی۔

حکومت وقت کا اعمالنامہ ہر لحاظ سے تعریف کے قابل نہیں ہے، مگر ممتاز قادری کے بارے عدالتوں اور حکومت وقت کا جاندار رویہ بہر حال تحسین کے قابل ہے۔ اگر اسی طرح کا رویہ ملک دشمنوں، اسلام دشمنوں اور نام نہاد حب رسول ﷺ کا دعویٰ کرنے والوں کے ساتھ جاری رہے تو اس کے نتائج یقیناً امن و امان کا پیش خیمہ بن سکتے ہیں۔

ممتاز قادری کا تعلق دعوت اسلامی کے ساتھ تھا، یہ تبلیغ اور قرآن و سُنّت کی تنظیم ہے، اِس کے سربراہ مولانا الیاس قادری ہیں، ممتاز قادری نے کہا تھا کہ ”۳۱ دسمبر ۲۰۱۰ء کو میرے گھر کے سامنے مسلم ٹاؤن میں اِس تنظیم نے تحفظ ناموس رسالتؐ اور شان اہل بیت کے عنوان سے ایک اجتماع کیا، اِس اجتماع میں امتیاز حسین شاہ کاظمی اور علامہ حنیف قادری نے عشق رسول ﷺ اور شان رسولؐ پر انتہائی پُر اثر اور جذباتی تقاریر کیں، اِن دونوں حضرات کی تقریریں جذبات میں ڈوبی ہوئی تھیں، علامہ حنیف قریشی اپنے بیان کے دوران اِس قدر جذبات میں آ گئے کہ اِن کا عمامہ اُن کے سر سے گر گیا، اِن کے بال بکھر گئے اور اِن کا مائیک گر گیا، اِن کے اِس بیان اور اِن کی حالت سے اجتماع پر رقت طاری ہوگئی اور تمام حاضرین عشق رسول ﷺ میں دھاڑیں مار کر رونے لگے، اُنہوں نے جب غازی علم دین اور حضرت بلالؓ کے عشق کی بات کی تو جذبات کی شدّت سے میرا دل بھی رو پڑا اور میں نے اُسی وقت وہاں بیٹھے بیٹھے فیصلہ کیا میں گورنر پنجاب سلمان تاثیر کو ضرور قتل کروں گا کیونکہ اُنہوں نے ناموس رسالت قانون کو ”کالا قانون“ قرار دیا ہے اور یہ گستاخ رسول آسیہ بی بی کی حمایت بھی کر رہا ہے۔“

ممتاز قادری کو پھانسی دیے جانے سے قبل مولوی الیاس قادری نے کربلا کے شہیدوں کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے اس بدنام قاتل کی زندگی کی دعا کی تھی جو صدر پاکستان سے کی گئی ممتاز قاری کی رحم کی اپیل کی طرح مسترد ہوگئی اس لیے اگلے روز ممتاز قادری کو پھانسی دیے جانے کے بعد اگلے روز قادرری کی مغفرت کے لیے دعا کرتے دکھائی دیے۔

واصف علی واصف نے کیا خوب کہا تھا کہ ”ہم لوگ زندگی فرعون کی گزارتے ہیں اور عاقبت موسیٰ جیسی چاہتے ہیں۔“

گورنر پنجاب سلمان تاثیر کو انکے گارڈ ممتاز احمد قادری نے ۴ جنوری ۲۰۱۱ء کو اپنی ایس۔ ایم۔ جی کا پورا برسٹ ان پر فائر کر کے ہلاک کر دیا تھا۔ جناب سلمان تاثیر کو ۲۷ گولیاں لگیں۔ قاتل نے اپنے بیان میں کہا تھا کہ میں نے سلمان تاثیر کو توہین رسالت قانون کو کالا قانون کہنے پر قتل کیا ہے۔ سلمان تاثیر کے قتل پر جناب حسن نثار نے کہا تھا کہ ”یہ جو ۲۶ یا ۲۷ گولیاں سلمان تاثیر کو لگی ہیں یہ دراصل اس کے جسم سے گزر کر پاکستان میں قوت برداشت، تحمل، توازن، غور و فکر، مکالمہ، آزادی اظہار اور منطقی سوچ کو لگی ہیں، اور جن معاشروں میں ان باتوں کا قتل عام ہو جائے اس معاشرہ کا انجام نوشہء دیوار ہوتا ہے۔ اگر غیر متوازن معاشرہ کو ”مکمل اجتماعی پاگل پن سے محفوظ رکھنا ہے تو اس کے کرتا

دھرتوں کو انہیں لگام دینا ہو گی جو سرِ عام اس کوڑھ، طاعون اور سرطان کو پروموٹ کرتے ہیں۔" (جنگ لندن ۶ جنوری ۲۰۱۱ء)

معزز قارئین! قادری نے امانت میں خیانت کرتے ہوئے سلیمان تاثیر کوقتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کو امانتوں کا حق ادا کرنے کی بنا پر امین بھی کہا جاتا ہے۔ وہ توہین رسالت قانون جو ایک بیوی کے بے گناہ شوہر کو نگل گیا، وہ بیوہ اسے کالا سیاہ کالا قانون ہی کہے گی۔

اس طرح کی ظالمانہ وارداتیں کرنے والوں کی درندگی کا ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی رحیمانہ تعلیمات سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔ آپؐ تمام مخلوقات کے لیے رحمت کا عظیم الشان سمندر تھے، آپؐ کی تعلیمات تمام زمانوں کے لیے ہیں، آپؐ کے عطا کردہ انمول خزانے کسی نام نہاد مولوی کی میراث نہیں ہیں، تمام مخلوقات اور تمام انسان بلاتفریق مذہب و ملّت اس شاندار خزانے سے بلا روک ٹوک فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ مذہب اسلام جو سراسر سلامتی کا مذہب ہے اس کے دروازے پر کسی مولوی کو سانپ بن کر بیٹھنے کی اجازت نہیں ہے، اس کو مذہب اور حُبِّ رسول کے نام پر کسی کو ڈسنے کی اجازت نہیں ہے۔ اور اُس رحمۃ للعالمین ﷺ کے نام پر کسی کو قتل کرنے کی اجازت نہیں ہے جس نے اپنے کسی دُشمن سے اپنے نفس کے لیے بدلہ نہیں لیا۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ آپؐ نے اپنے نفس کے لیے کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا۔ **"ما انتقم رسول الله ﷺ لنفسه فی شی"۔**

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ مشرکین پر بددُعا فرمائیے تو فرمایا: **ما ابعث لعانا و انما بعثت رحمة۔** میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا ہوں بلکہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ (صحیح مسلم)

شدت جذبات سے بے قابو ہو کر مولوی حضرات کبھی بھی شہید ہو کر جنت میں نہیں جانا چاہتے۔ عام لوگوں کو جذباتی تقریریں کر کے مشتعل کرتے ہیں۔ اور لوگ ان مولویوں کی ڈرامے بازیوں کو حقیقت سمجھ کر وہ کچھ کر گزرتے ہیں جو پاگل جانور بھی نہ کر سکیں۔ اور ان جاہلوں کے شیطانی اقدام پر انہیں کندھوں پر بٹھا کر مولوی لوگ سیاست کرتے ہیں اور مطلب نکل جانے کے بعد انہیں گندے ٹشو پیپر کی طرح پھینک دیتے ہیں۔ سلمان تاثیر کی پہلی برسی کے موقع پر ممتاز قادری کے اہل خانہ کا کہنا تھا کہ "جن مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں نے قانونی جنگ سمیت ممتاز قادری کی ہر طرح کی سپورٹ اور قصاص کے طور پر کروڑوں روپے دینے کے دعوے کیے تھے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اب یہ سب بادلوں کی طرح چھٹ چکے ہیں، اکثریت اپنے تئیں بیان بازی کر کے ہی "شہیدوں" میں اپنا نام لکھواتی رہی ہے۔ سُنّی اتحاد کونسل کے سربراہ صاحب زادہ فضل کریم ایم این اے جو گزشتہ سال سلمان تاثیر کے قتل کے موقع پر ممتاز قادری کی حمایت میں سب سے آگے نظر آ رہے تھے، انہوں نے کسی ایک موقع پر بھی ممتاز قادری کے اہل خانہ سے رابطہ نہیں کیا۔" ممتاز قادری نے اپنی سزائے موت کے خلاف اپیل دائر کی ہوئی ہے۔

(رپورٹ مرزا عبدالقدوس روزنامہ اُمّت کراچی ۵ جنوری ۲۰۱۲ء)

گویا ایک برس بعد ممتاز قادری کی زندگی مولویوں کے نزدیک بے فائدہ ہو چکی تھی۔ اب انہیں ممتاز قادری غازی کے روپ میں برا لگنے لگا تھا اور شہید قادری ان کی سیاست کے لیے بے حد فائدہ مند تھا۔ یہی وجہ ہے کہ مولویوں نے کارآمد شہید کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر حکومت کو دھمکیاں دینا شروع کر دی ہیں۔ اب یہ شہید مولویوں کی روزی روٹی اور سیاسی شیطانیوں کا باعث بنے گا۔

حکومت وقت کا کام ہے کہ بدبودار فتویٰ بازوں کو مذہب کے کندھے پر بدامنی کے منحوس میزائل رکھ کر فائر کرنے کی ہرگز اجازت نہ دے۔ ان فتویٰ بازوں کی دھمکیوں کی پرواہ نہ کرتے

ہوئے موجبِ فتنہ و فساد افراد کے ساتھ سخت ترین رویہ اختیار کرے۔ ایک مدت کے بعد نواز شریف حکومت نے مذہب کے نام پر فتنہ و فساد پھیلانے والے کسی مولوی کی گردن پر پاؤں رکھا ہے۔ اگر خدانخواستہ آج ان نام نہاد مولویوں کے سامنے سرِ تسلیم خم کر لیا گیا تو ملک پہلے سے زیادہ کرب ناک دور میں داخل ہو جائے گا۔ پرویز مشرف اس سے پہلے نام نہاد مولویوں کے سامنے گھٹنے ٹیک کر نہ صرف خود بے اثر ہو چکے ہیں بلکہ قوم کو بھی پستی کے اندھیروں میں دھکیل چکے ہیں۔ حکومت کو فسادیوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو ذہن میں رکھ کر کاروائی کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ'' اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو محض اصلاح کرنے والے ہیں۔ خبردار! وہی ہیں جو فساد کرنے والے ہیں لیکن وہ شعور نہیں رکھتے۔ (البقرہ سورۃ آیت ۱۲،۱۳) پھر فرماتا ہے:''اور جب وہ صاحب اختیار ہو جائے تو زمین میں دوڑا پھرتا ہے تاکہ اس میں فساد کرے اور فصل اور نسل کو ہلاک کرے جبکہ اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔

(سورۃ البقرۃ آیت ۲۰۶)

میرے وطن میں اُترتے ہوئے اندھیروں کو جو تم کہو، مجھے قہرِ خُدا سا لگتا ہے

اے نام نہاد مولوی!

شیطان شر پھیلانے آدمی کی طرف آتا ہے۔ تیری جانب نہیں آتا، کیونکہ تُو شیطان سے بدتر ہے۔ جب تک تُو آدمی تھا شیطان تیرے پیچھے دوڑتا تھا اور تجھے شراب پلاتا تھا جب تُو شیطنت میں پختہ کار ہو گیا۔ اے نالائق! شیطان تجھ سے بھاگتا ہے۔ جو تیرے دامن سے چمٹا ہوا تھا۔ جب تُو ایسا ہو گیا تو وہ تجھ سے بھاگ گیا۔ (مثنوی مولانا رومؒ دفتر اوّل)

مولانا رومؒ نام نہاد مولوی کی تباہ کارانہ و مکّارانہ فطرت سے بخوبی واقف ہونے کی وجہ سے فرماتے ہیں:۔

''چونکہ بہت سے شیطان انسانی چہرے (نام نہاد مولوی) کے ہیں اس لیے ہر ہاتھ میں ہاتھ نہ پکڑانا چاہیے۔''

توجہ فرمائیں: پیشوا ادارہ کا کسی بھی سیاسی جماعت سے تعلق نہیں ہے۔ پیشوا ادارہ تمام سیاسی و مذہبی شخصیات کا تہہ دل سے احترام کرتا ہے مگر ان کے غلط نظریات اور افکار کو بیان کرنے کی قارئین کو اس غرض سے اجازت دیتا ہے تاکہ متذکرہ شخصیات اپنی اصلاح کر سکیں۔ اگر کوئی شخص سمجھے کہ اسے غلط طور پر تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے تو وہ بھی حق رکھتا ہے کہ وہ بھی ناقدین کی اصلاح کے لئے اپنا موقف پیش کرے اور ادارہ ایسے مضامین کو شائع کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ ادارہ پیشوا بلا تفریق مذہب و ملّت خدمت کا دعوے دار ہے۔ سبھی رسالہ میں اپنے افکار اور خیالات کا اظہار کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ ادارہ پیشوا اُن تمام قلمکاروں کو دعوت دیتا ہے جو سمجھتے ہیں کہ وہ لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ادارہ اپنے قارئین کی آراء اور مشوروں کا منتظر ہے۔ قارئین کی آراء پر غور بھی کیا جائے گا۔ انشاءاللہ۔ (ایڈیٹر)

مسلمان بالخصوص پاکستانی مسلمان

چوہدری خورشید احمد۔لندن

ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان بظاہر نماز،کلمہ پڑھتے ہیں،روزے رکھتے ہیں،نیک کام کرتے ہیں،نیک معلوم ہوتے ہیں اور تمام شعائر اسلام بجالاتے ہیں۔وہ کیا وجہ ہے کہ اس کے باوجود نام نہاد مسلمان گندی حالت،غربت،لاعلمی اور گناہ کی موت مر رہے ہیں۔وہ کیا وجہ ہے کہ ان کے اعمال صالح کی برکات اور دین اسلام کا نوران کی زندگیوں کو کیوں روشن نہیں کر رہے؟ اور وہ کیا وجوہات ہیں کہ شیطانی تسلط کا ان پر غلبہ ہے اور کیوں ان کی دعائیں ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتیں؟ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ خدا ایسی عبادات کو جوریا اور گندے اعمال سے لتھڑی ہوں انہیں قطعاً پذیرائی نہیں دیتا۔اور ان عبادات سے فائدہ وہی مردحق اٹھاتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مکمل اطاعت کے فلسفہ کو سمجھتے ہیں۔عصر حاضر میں بھی ایسے حق کے پروانے موجود ہیں جو اس دنیا میں بھی جنت میں رہتے ہیں۔اگر بغور دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ مسلمانوں کے ہاتھ میں چھلکا ہے جس میں مغز ہرگز نہیں ہے۔اور جب مذہب محض پوست اور ہڈی کی طرح رہ جائے،شیطان کا غلبہ ہو جائے تو مامور من اللہ کی ضرورت ہوتی ہے۔پاکستان میں مامور من اللہ کی آمد کو متنازعہ بنا دیا گیا ہے۔امام مہدی کی آمد کو افسانہ بنا دیا گیا ہے۔رسول اللہ ﷺ جب تشریف لائے تو یہودی،عیسائی اور دوسرے مذاہب کے ماننے والے موجود تھے،مگر ان کے ہاتھ میں صرف پوست تھا۔بالکل اسی طرح جس طرح عصر حاضر کے مسلمان اللہ کو مانتے ہیں،رسول اللہ ﷺ سے محبت کا دم بھرتے ہیں مگر سب کام شیطانی کرتے ہیں نیکی کے کام بھی شیطان کو خوش کرنے کے لیے کرتے ہیں۔لطف کی بات یہ ہے کہ گناہوں کا ارتکاب بھی اللہ اور اس کے رسول کے نام پر کرتے ہیں۔کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ آج کل کے مولوی،قاضی،حافظ،صاحب زادے،پیرزادے اور گدی نشین کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے خلاف نہیں کرتے۔اللہ کا وعدہ ہے کہ جو میری کتاب قرآن کی تعلیمات پر عمل کرے گا وہ ظلمت کے اندھیروں سے نجات پا کر نور پاوے گا۔اور یہ سب مذکورہ خدائی فوج دار نا صرف خود ظلمت کے اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں بلکہ امت مسلمہ میں بھی اندھیروں سے دل بہلانے جیسا بے ہودہ اور مشرکانہ شوق پیدا کر چکے ہیں۔یہ بات قابل ذکر ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے قوم اسلام کو امت موسیٰ علیہ السلام کا مثیل بنایا ہے۔اب ایسے ہی رزائل امت مسلمہ میں جمع ہو چکے ہیں جو قوم موسیٰ میں پائے جاتے تھے۔بلکہ امت مسلمہ تو یہود کے نقش قدم پر ایسی چلی ہے جس طرح کوئی اپنے آقا و مولیٰ کی پیروی کرتا ہے۔یہود کے واسطے قرآن کریم میں حکم تھا وہ دو دفعہ فساد کریں گے اور پھر ان کی سزا کے واسطے اللہ اپنے بندے ان پر مسلط کرے گا۔چنانچہ بخت نصر اور طیطوس دونوں نے یہود کو بری طرح ہلاک کیا۔اسی طرح کی مار مسلمانوں کو ہلاکو خان نے ان کے بداعمال کے نتیجے میں ماری تھی۔کہتے ہیں اس وقت آسمان سے آواز آتی تھی ''اے کفار! ان فجار کو قتل کرو۔لکھا ہے کہ بخت نصر کی اولاد خدائے واحد پر ایمان لے آئی تھی،اسی طرح چنگیز خان کی اولاد بھی مسلمان ہوگئی تھی۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کا پیغام لاثانی اور زندگی بخش ہے۔اسلام کا پیغام ایسا شیریں پانی ہے جو ہر قسم کی آلائشوں سے پاک کرکے ایک انسان کو حیات نو عطا کرتا ہے۔

اس وقت اسلام پر صلیبی مذہب غالب ہے۔اور مسلمان عیش وعشرت اور ناپاک خواہشوں میں غرق ہیں۔اسلام کے نام لیوا بدعات کو اپنا کر بے حال ہیں۔بھنگی اور چرسی پیر بن کر لوگوں کو

پھاڑ رہے ہیں۔ جاہل مولویوں اور حکمرانوں نے مل کرامت محمدیہ میں محض اپنے حسد کی بناء پر ایک خونی فساد پیدا کر دیا ہوا ہے۔ خدا نے ایک اونٹنی کی خاطر قوم ثمود کو ہلاک کر دیا تھا۔ پاکستان میں تو بیٹا ماں باپ تک کو مار دیتا ہے، بچوں سے زیادتی ،عورتوں کا قتل عام، فحاشی، جھوٹ، منافقت، غیبت اور دوسری تمام معلوم برائیوں میں مبتلا قوم کو اگر دنیاوی اور آسمانی آفات گھیر کر ہلاک کر دیں تو حیرت کی بات نہ ہونی چاہیے۔ ایسی قوم جو قرآن میں بیان عبرت ناک واقعات کو لہک لہک کر دن رات پڑھتی ہو اور اعمال بیان کردہ قوموں سے بھی بدتر کریں ان کا انجام بتاتے ہوئے بھی دل لرز جاتا ہے۔ اس وقت جو مسلمانوں کو مار پڑ رہی ہے وہ چھوٹا سا ٹریلر ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جب خدا تعالیٰ کا عذاب نازل ہوتا ہے تو فاسقوں کو ڈھیل دی جاتی ہے کہ وہ جی بھر کر فسق کر لیں پھر ان کو ایک ہی دفعہ ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ (پارہ ۱۵) اللہ تعالیٰ مسلمان کہلانے والوں کو مسلمان بنائے تا کہ وہ قہرالٰہی سے بچ جائیں۔ آمین۔

جہاں تک اسلام کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی مدد اور نصرت کا وعدہ کیا ہے۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ مخلص اور اسلام کے لیے قربانیاں دینے والے مسلمان اللہ کی رحمت کے سایے میں ہوتے ہیں۔ اے بدنصیب پاکستانی قوم! کیا تیرے حصہ میں غربت اور مفلسی ہی رہ گئی، تم ہر یک طرف سے ہر طرح سے تباہ ہو رہے

اعلان برائے اشتہارات

کاروبار کی ترقی کے لیے اشتہارات کی اشاعت عصر حاضر میں کاروباری حضرات کی اہم ضرورت ہے۔ ادارہ پیشوا نہایت کم قیمت پر اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے حاضر ہے۔

قیمت اشتہارات

A.4۔فل سائز۔کلر۔ 150£	بلیک اینڈ وائٹ 100£
A.4۔ہاف پیج۔کلر۔ 80£	بلیک اینڈ وائٹ 60£
A.4۔کوارٹر پیج۔کلر۔ 50£	بلیک اینڈ وائٹ 30£

اپنے کاروباری قارئین کی سہولت کے لیے ادارہ پیشوا نہایت کم قیمت پر اشتہارات تیار بھی کروا سکتا ہے۔

پیشوا میں اشتہارات شائع کروانے کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ فرمائیں

رانا عبدالصمد خاں 07792998973

ہو جس طرح ایک کھیتی کو رات کے وقت کسی اجنبی کے مویشی تباہ کر دیتے ہیں۔ تمہاری باطنی حالت بہت خراب ہو چکی اور بیرونی حملے بھی انتہا کو پہنچ گئے اور تم خاک میں مل گئے مگر خدا نے تمہاری خبر نہ لی۔ تم بدعات میں ڈوب گئے اور خدا نے تمہیں چھوڑ دیا۔ تم میں سے روحانیت جاتی رہی اور صدق و وفا کی بو نہ رہی۔ اے قوم! سچ کہو اب تم میں روحانیت اور انسانیت کہاں ہے؟ خدا سے تعلقات کے نشان کہاں ہیں؟ دین تمہارے نزدیک کیا ہے؟ صرف زبان کی چالاکی اور شرارت سے بھرے ہوئے جھگڑالو اور تعصب کے جوش اور اندھوں کی طرح حملے۔ اللہ کی طرف سے تمہیں پاکستان ملا۔ مگر تم نے اسے شناخت نہ کیا اور تم نے ضلالت اور تاریکی کو اختیار کیا۔ تم نے پاکستان جیسے دل آویز باغ کی قدر نہ کی۔ اے میری قوم! اور نتیجہ یہ نکلا کہ اب تم دھوپ میں شدت گرمی اور بھوک و پیاس سے مر رہے ہو۔ اے میری قوم! اگر تم نے اجتماعی توبہ کر کے اپنا قبلہ نہ درست کیا تو اب یوں دکھائی دیتا ہے کہ خدا تمہاری جگہ کوئی اور قوم لائے گا جو اس باغ کے ٹھنڈے سایوں میں بیٹھے گی اور شریں پھلوں کو کھائے گی اور میٹھے پانی سے روح و بدن کو سیراب کرے گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سیدھا رستہ کی جانب راہنمائی عطا کرے جس کے نتیجہ میں انسان انعام یافتہ لوگوں کے ساتھ شامل ہو سکتا ہے۔ سیرت حضرت محمد ﷺ جیسے حسین و جمیل گلستان سے ہمیں فیضاب ہونے کی توفیق دے۔

جھوٹ کبیرہ گناہوں کی جڑ

جان بوجھ کر بطور ہنسی مذاق جھوٹ بولنا جیسی بدعادت کا تُو خود کو عادی نہ بنا کہ یہی عادت عمداً جھوٹ بولنے کا عادی بنا دیتی ہے۔ اور جھوٹ کبیرہ گناہوں کی جڑ ہے جب تُو جھوٹا مشہور ہو گیا تو تُو بے اعتبار ہو جائے گا۔ تیری ہر بات نا قابلِ تسلیم ٹھہرے گی اور لوگ تجھے حقارت اور ذلّت سے دیکھیں گے۔ اگر تُو اپنے جھوٹ کی برائی کا اندازہ کرنا چاہے۔ تو یہ دیکھ کہ تُو خود کسی جھوٹ بولنے والے شخص کو کتنا برا جانتا اور اس سے کتنی نفرت کرتا ہے تُو اس کو اس قدر حقیر جانتا ہے کہ اس کی کسی بات پر اعتبار نہیں کرتا۔ اسی پر دیگر تمام برائیوں کو قیاس کر لے کہ جس برائی کو تُو کسی دوسرے شخص میں دیکھ کر اُسے برا جانتا ہے۔ اس برائی کو اپنے لیے بھی برائی ہی جان کر چھوڑ دے۔ کہ اگر وہ برائی تجھ میں بھی پائی جائے گی تو لوگ تجھ کو بھی برا ہی جانیں گے۔

(بدایۃ الہدایہ، از امام غزالی۔ صفحہ ۶۷ ترجمہ حکیم محمد رمضان۔ حنفیہ پاک پبلکیشنز کھارادر کراچی)

شاہ کا مصاحب

ہر پیغمبر دنیا میں تنہا آیا، تنہا تھا اور اس میں سو جہان چھپے ہوئے تھے۔ قدرت سے عالم کبریٰ کو مسخر کر لیا، معمولی نقش میں خود کو لپیٹ دیا۔ بیوقوفوں نے اس کو اکیلا اور کمزور سمجھا، وہ کمزور کب ہوگا جو شاہ کا مصاحب ہو۔ بے وقوفوں نے کہا ایک انسان سے زیادہ نہیں ہے، اس پر افسوس جو عاقبت اندیش نہیں ہے۔ کامل ہونا، انجام پر نظر رکھنا ہے، ہر وقت جہالت سے دور رہنا ہے۔ (مولانا رومؒ۔ دفتر اوّل)

اہم اعلان

دُکھی دُنیا کے دُکھی چہرے میں بھر دیں رونق ایسی خُوشبُو کوئی اب پیار کی ایجاد کریں

ادارہ پیشوا (پرائیویٹ) ایک زیر رجسٹرڈ نمبر ۸۷۴۷۱۵۸ چیرٹی ہے جو معذور اور بے بس مریضوں کو وہیل چئیرز مہیا کرتی ہے۔ اور غریب بچوں کو تعلیم جیسا بنیادی حق دلانے کی کوشش کرتی ہے۔ سسکتی اور لڑکھڑاتی زندگیوں کی مدد کے لئے قدم بڑھانا نہایت ثواب کا کام ہے۔ زمین پر گھسٹ گھسٹ کر ہر لمحہ مرنے والوں کی مدد کرنا تمام انسانوں کا فرض ہے۔ اگر آپ غریبوں، بے بسوں، بے کسوں اور لاچاروں کی مدد کرنا چاہتے ہیں تو درج ذیل اکاؤنٹ میں اپنے عطیات جمع کروائیں۔ (نئی اور پرانی وہیل چئیرز بھی عطیہ کی جاسکتی ہیں)

PESHWA LTD.

Account # :(Barclays Bank): 90730343 Sort Code: 208420

برائے مہربانی اپنے چیک پیشوا لمیٹڈ کے نام سے ارسال فرمائیں۔

2.London Road,Morden,Surrey,SM4 5BQ. UK

E-mail. peshwaltd@gmail.com : Tel. 020.36747909: Mob. 07792998973

میری اُمّت میں ایک وہ ہے

گفت پیغمبر کہ ہست از اُمّتم کُو بود ہم گوہر و ہم ہمّتم

پیغمبرؐ نے فرمایا کہ میری اُمّت میں ایک وہ ہے، جو میرے جوہر اور میری ہمت میں میرا شریک ہوگا۔

مُر مرا زاں نُور بیند جانِ شاں کہ من ایشاں را ہمی بینم بداں

اُس کی جان مجھے اُس نُور سے دیکھے گی، جس سے مَیں اس کو دیکھتا ہوں۔

بے صحیحین واحادیث و رُوات بلکہ اندر مشربِ آبِ حیات

(مجھے میرے نور سے دیکھے گا) بغیر صحیحین اور احادیث اور راویوں کے، بلکہ مشرب (عشق) میں (جو) آب حیات ہے (دیکھے گا)۔ (مشاہدہ کی یہ صورت مشربِ عشق سے حاصل ہوتی ہے جو روح کے لیے آب حیات ہے۔ مترجم) (مثنوی روم دفتر اوّل صفحہ ۳۵۶)

(باعثِ تحریر آنکہ۔۔) ”تمدّن میں ہنُود“

مسلمانانِ ہند سے ایک ہندو شاعر کا فکر انگیز خطاب

(طارق احمد مرزا۔آسٹریلیا)

مروی ہے کہ مخبرِ صادق سیدنا خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے زمانۂ فتن کے مسلمانوں کی ایمانی حالت کی خبر دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب اسلام کا فقط نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کے محض الفاظ رہ جائیں گے، (یعنی عمل جاتا رہے گا)۔اس زمانہ کے لوگوں کی مساجد تو بظاہر آباد ہوں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی۔اور ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہونگے۔چنانچہ اس زمانہ میں قوم کا درد رکھنے والے مختلف صوفی شعرا نے آنحضور ﷺ کی اس پیشگوئی کے آج کے دور میں پورا ہوجانے کی تصدیق اپنے کلام میں کی مثلاً مولانا حالیؔ نے کہا۔

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
فقط اسلام کا رہ گیا نام باقی

اور حضرت حکیم الامت، شاعرِ مشرق، علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؔ نے شرمائے بغیر جوابِ شکوہ میں برملا کہہ دیا کہ

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

اور ان مسلمانوں کے ائمہ کرام کا ایک گہرا نفسیاتی اور روحانی جائزہ لینے کے بعد ضربِ کلیم میں ان کے بارہ میں فرمایا ۔

قوم کیا چیز ہے ، قوموں کی امامت کیا ہے
اس کو کیا سمجھیں یہ بیچارے دو رکعت کے امام

افسوس کہ ان بزرگوں کی نصائح سے مسلمانانِ برصغیر کی اکثریت نے ہنوز منہ موڑ رکھا ہے اور بدعات و اختراعات کی شکل میں ہنود کا وہ مشرکانہ تمدن بدستور اپنا رکھا ہے جس کی نشاندہی اقبالؔ نے کی۔نوبت یہاں تک آپہنچی ہے کہ اب اپنے تو کیا غیر بھی ہمیں دین اسلام کی اصل تعلیمات سے روگرداں ہوجانے کا طعنہ دینے لگ گئے ہیں۔چنانچہ بھارت کے ایک ہندو شاعر شنکر دیال شرما نے اس حوالہ سے مسلمانانِ ھند سے مخاطب ہوکر ایک نظم کہی ہے، جس کے منتخب اشعار ذیل میں درج کئے جاتے ہیں جو مزید کسی تبصرہ یا تشریح کے محتاج نہیں ۔گو ایک مخصوص مکتبہ ِ فکر سے تعلق رکھنے والے طبقہ نے اس نظم کو دیو بندی تخلیق اور شاعر کو طنزاً (معاذ اللہ) ”شنکر دیال نجدیؔ“ کا نام دیا ہے مگر ہمیں کسی بے مقصد ثانوی بحث سے غرض نہیں۔ع (ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو، نصیحت ہے غریبانہ)۔شاعر کہتا ہے ۔

اپنی سجدہ گاہ دیوی کا اگر استھان ہے
آپ کے سجدوں کا مرکز بھی تو قبرستان ہے
”جتنے کنکر ، اُتنے شنکر“ ، یہ اگر مشہور ہے
جتنے مُردے اُتنے سجدے آپ کا دستور ہے
ہم بھجن کرتے ہیں گا کر دیوتا کی خوبیاں
آپ بھی گاتے ہیں قبروں پر یونہی قوّالیاں
ہم چڑھاتے ہیں بتوں کو دودھ اور پانی کی دھار
آپ کو دیکھا چڑھاتے مُرغ و چادر شاندار
آپ مشرک ہم بھی مُشرک ، بات بالکل صاف ہے
جنّتی تم ، دوزخی ہم ، یہ کوئی انصاف ہے؟
فرق ہم میں اور تم میں کچھ نہیں شنکر دیال
ہم کو سمجھا دو نہیں تو تم پہ سب ہو گا وبال

(بحوالہ: ماہنامہ الحسنات ۔رامپور ، انڈیا۔شمارہ جون 2008 ء)

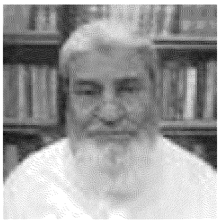

مشرقی اُفق (۵؍فروری ۲۰۱۶ء یوم یکجہتی کشمیر پھر آیا)

(تحریر: میر افسر امان۔ کنوینز کالمسٹ کونسل آف پاکستان اسلام آباد (سی سی پی))

۵؍فروری ہر سال آتا ہے۔ اِس سال بھی آیا ہے اور اپنے سنگ کئی نئی ظلم کی داستانیں لایا ہے۔ کشمیر میں انسانوں کو سفا کیت کے ساتھ ظلم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ آئے دن اگروادی کا الزام لگا کر نوجوانوں کو شہید کیا جا رہا ہے۔ خواتین کی آبروریزی کی جا رہی ہے۔ بھارت کی آٹھ لاکھ فوج نے کشمیر کا محاصر کیا ہوا ہے۔ کسی کشمیری نے پاکستانی کھلاڑیوں کی تعریف کی تو اس کا بدلہ لینے کے لیے بھارت کی یونیورسٹیوں سے کشمیری طلبہ کو خارج کر دیا جاتا ہے۔ گائے ذبح کرنے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ روز روز نماز جمعہ پر پابندی لگا دی جاتی ہے۔ اب تک ایک لاکھ سے زائد کشمیریوں کو آزادی مانگنے کے جرم میں شہید کیا جا چکا ہے۔ بھارت کی جیلوں میں ہزاروں کشمیری اذیت کی قید کاٹ رہے ہیں۔ کشمیریوں کی اجتماعی قبریں دریافت ہو چکیں ہیں۔ نوجوانوں کو قید میں اذیتیں دے دے کر اپاہج بنا دیا گیا ہے۔ گم شدہ افراد کو مائیں تلاش کر کر کے تھک گئیں ہیں نہ ان کی لاش دی جا رہی ہے نہ ان کا کچھ اتہ پتہ معلوم ہو سکتا ہے۔ گن پاؤڈر چھڑک کر کشمیریوں کی پراپرٹیز کو راکھ کا ڈھیر بنا دیا جاتا ہے۔ کشمیری ان مظالم کے بدلے بھارت کے یوم آزادی کے موقعہ پر یوم سیاہ مناتے ہیں۔ جب کہ پاکستان کے یوم آزادی کے موقعہ پر کشمیر میں پاکستان کے جھنڈے لہراتے ہیں جلوس نکالتے ہیں۔ نعرے لگاتے ہیں ''ہم پاکستان کے ساتھ شریک ہونا چاہتے ہیں'' یہ سب کچھ کشمیری اس لیے کر رہے ہیں کہ وہ پاکستانی ہیں۔ بھارتی فوج اس کے بدلے میں کشمیریوں کو مذید سفا کیت کا نشانہ بناتی ہے۔ یہ سلسلہ ۱۹۴۷ء سے جاری ہے جو ختم ہونے کا نام تک نہیں لیتا۔ اصل میں کشمیریوں کی تحریک تکمیل پاکستان کی تحریک ہے جس کی تفصیل ہم آگے بیان کریں گے۔ بھارت تکمیل پاکستان کی تحریک کو مستقل نشانہ بنا رہا ہے بلکہ ایٹمی پاکستان کو توڑنے کی سازش میں تقسیم کے وقت سے لگا ہوا ہے۔ بھارت نے پہلے مشرقی پاکستان کو توڑا۔ اس کا برملہ اعلان بھارت کے دہشت گرد نریندر مودی نے بنگلہ دیش میں اس کام کا ایوارڈ وصول کرنے کی تقریب میں ساری دنیا کے سامنے کیا۔ اس کے ساتھ بلوچستان اور کراچی میں پاکستان کے خلاف لوگوں کی مالی اور اسلحہ سے مدد کر رہا ہے۔ اپنے ایجنٹوں کو فوجی ٹرینگ بھی دے رہا ہے۔ اس کے ثبوت پاکستان نے بھارت، اقوام متحدہ اور دنیا کے آزاد ملکوں کے سامنے پیش بھی کر دیے ہیں۔

صاحبو! مسئلہ کشمیر پاکستان کے لیے زندگی موت کا مسئلہ ہے اسی لیے قائداعظم محمد علی جناحؒ بانی پاکستان نے اس کی اہمیت پاکستانی قوم پر اُجاگر کرنے کے لیے شروع ہی میں فرما دیا تھا کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے۔ اس بات کا ادراک ہر ذی شعور انسان خوب جانتا ہے کہ انسان اپنی شہ رگ کی مکمل صحت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا اس لیے پاکستانیوں کو معلوم ہے کہ کشمیر ان کے لیے کتنا اہم ہے۔ کشمیر کے سارے دریا ہمالیہ کی ڈھلان ہونے کی وجہ سے پاکستان کی سمت بہتے ہیں۔ اس سے پاکستان کے زندہ رہنے کے سامان ہیں۔ اگر پانی نہ ہو تو انسانی زندگی پنپ نہیں سکتی۔ پاکستانی علاقے سے سارے زمینی راستے کشمیر کو جاتے ہیں بھارت سے کوئی بھی زمینی راستہ کشمیر کو نہیں جاتا۔ کشمیر کیونکہ پہاڑی علاقہ ہے اس لیے پاکستان کے دفاع کے لیے بھی ضروری ہے۔ کشمیر سے آگے دنیا کا سب سے اونچا پہاڑ ہمالیہ ہے جس طرف سے کسی بڑی پیدل فوج کا آنا بھی ناممکن ہے۔ لہٰذا پاکستان کے دفاع کے لیے بھی کشمیر کا پاکستان کے ساتھ ہونا ضروری ہے۔ ویسے بھی بین الاقوامی قانون اور اخلاقیات جو تین قوموں، انگریزوں، ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان طے ہوئیں تھیں ان کے تحت بھی کشمیر پاکستان کا لازمی حصہ ہے۔ برٹش ہندوستان کی تقسیم بھی اس ہی فارمولہ کے تحت ہوئی تھی کہ جس علاقوں میں ہندو زیادہ ہیں وہ علاقے بھارت میں شامل ہو نگے اور جن علاقوں میں مسلمان

زیادہ ہے وہ علاقے پاکستان میں شامل ہونگے۔ جو آزاد ریاستیں پاکستان اور بھارت دونوں کے قریب قریب ہیں اور جن میں ہندووں کی آبادی زیادہ ہے وہ بھارت کے ساتھ اور جن میں مسلم آبادی زیادہ ہے وہ پاکستان کے ساتھ شریک ہونگی۔ اس سلسلے میں ریاستوں کی رائے کو بھی مقدم رکھا جائے گا۔ اس فارمولے کے تحت اس وقت کے سرحد صوبے میں رفرینڈم ہوا تھا اور اس کی ساری آبادی نے پاکستان کے ساتھ شامل ہونے کی رائے دی تھی اس لیے سرحد پاکستان میں شامل ہوا تھا۔ کشمیر جو مسلم اکثریتی ریاست تھی اس کو بھی پاکستان میں شامل ہونا تھا اس میں انگریز اور ہندو کی سازش کے تحت رفرینڈم نہ ہونے دیا گیا۔ لارڈ مائنٹ بیٹن سے نہرو کی ذاتی دوستی تھی اس لیے باؤنڈری کمیشن نے کہا جاتا ہے اکثریتی ضلع گورداس پور کو بھارت میں شامل کروا دیا تھا یہ اس لیے کیا گیا کہ کشمیر میں جانے کے لیے واحد زمینی راستہ بھارت کو دے دیا جائے تاکہ وہ کشمیر پر قبضہ کرنے کے لیے اپنی زمینی فوجیں کشمیر میں داخل کر سکے اور کشمیر پر اپنا قبضہ برقرار بھی رکھ سکے۔ یہی ہوا بھارت نے سارے طے شدہ اصولوں کو ایک طرف رکھ کر اپنی زمینی فوجیں کشمیر میں داخل کر دیں اور مسلم اکثریتی ریاست پر کشمیر پر بزور قبضہ کر لیا۔ کشمیر کو بچانے کے لیے پاکستان کے اس وقت کے فوج کے انگریز کمانڈر ران چیف جنرل گریسی کو قائداعظمؒ نے کشمیر میں فوج بھیجنے کے لیے کہا تھا۔ اس نے قائداعظمؒ کا حکم نہیں مانا اور پاکستانی فوج کو کشمیر بچانے کا حکم نہیں دیا۔ کشمیریوں نے خود بھارت سے کشمیر کو آزاد کرنے کے لیے پونچھ کے علاقے سے مسلح جدو جہد شروع کی۔ پھر ان کی مدد کے لیے اس وقت کے صوبہ سرحد کے قبائل نے کشمیر کو آزاد کرانے کے لیے مسلح جدو جہد شروع کی اور کشمیر میں اکھنور تک کے علاقے کو فتح کر لیا پاکستان کے قبائلی سری نگر تک پہنچ گئے تھے کہ بھارت کا وزیر اعظم نہرو اقوام متحدہ میں چلا گیا اور درخواست دی کہ جنگ بند کر دی جائے ہم دنیا کے ساتھ وعدہ کرتے ہیں کہ کشمیریوں کو حق خود داریت کا موقع فراہم کریں گے کہ وہ بھارت کے ساتھ شریک ہونا چاہتے ہیں یا پاکستان کے ساتھ شریک ہونا چاہتے ہیں۔ تجزیہ کار کہتے ہیں کہ پاکستان کی طرف سے جنگ بندی کو ماننا تاریخی غلطی ہوئی تھی۔ اس کے بعد اقوام متحدہ بھی کئی دفعہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ سر چوہدری ظفر اللہ خان کی جانفشانی کی بدولت حق خود داریت کی قراردادیں پاس کر چکی ہے اور بھارتی حکمران بھی اپنا وعدہ وھراتے رہے۔ مگر بھارت آہستہ آہستہ کشمیریوں اور اقوام متحدہ سے کیے گئے وعدوں سے پیچھے ہٹتا گیا اور کشمیریوں کو غلام بنائے رکھا۔ آج تک وہی پوزیشن ہے کشمیری غلام ہیں وہ ہر روز پاکستانی پرچم لہراتے رہتے ہیں اپنے جلسوں میں نعرے بلند کرتے رہتے ہیں ہم کیا چاہتے؟ آزدای۔ ہم پاکستان کے ساتھ ملنا چاہتے ہیں۔ ہمیں اقوام متحدہ کی پاس شدہ قراردادوں کے مطابق حق خود اداریت کو استعمال کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ اس کے لیے آئے روز کشمیری اقوام متحدہ کے مبصرین کے سامنے اپنی یاداشتیں پیش کرتے رہتے ہیں۔ اقوام متحدہ پانچ ویٹو والی اقوام کی لونڈی بنی ہوئی ہے۔ انڈنیشیا اور سوڈان میں عیسائیوں کو فوراً علیحدہ وطن دے دیا مگر کشمیری مسلمان آج ۷۰ رسال ہونے کو ہیں آزادی مانگ رہے ہیں لیکن اقوام متحدہ اپنی منظور شدہ قراردادوں پر عمل نہیں کروا رہی ہے۔ دنیا میں کوئی بھی مظلوم کشمیریوں کی آواز نہیں سنتا۔ پاکستان میں ان کی آواز بلند کرنے کے لیے ہر سال ۵ رفروری کو یوم یکجہتی کشمیر منایا جاتا ہے پوری پاکستانی قوم اپنے قائداعظمؒ کے فرمان کے مطابق کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے کو یاد کرتے ہیں۔ پاکستانی کشمیریوں کے ساتھ یوم یکجہتی اس لیے مناتے ہیں تاکہ بھارت کے مظالم سے دنیا کو آگاہ کیا جائے۔ پاکستانی حکومت ہر سال ۵ رفروری کو یوم یکجہتی کشمیر منانے کے لیے چھٹی کرتی ہے تاکہ مسئلہ کشمیر حل ہونے تک آزاد دنیا اس مسئلہ سے باخبر رہے۔ اللہ کرے کہ دنیا کا انسانی ضمیر جاگ اُٹھے اور وہ سالوں پرانے مسئلہ کو حل کرنے کی طرف راغب ہو۔ آمین۔

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے ادارہ پیشوا کا اتفاق ضروری نہیں ہے

RH CATERERS

Our Chefs are dedicated to creating Authentic Dishes.Our Menus offer a wide variety of dishes originating from all parts of the Indian & Pakistani. Sub Continent.We can offer a range of Catering Options such as a sit down Silver Service,a simple Buffet,Multi dish or Karahi Stand service.We are able to cater for any number of guests & our specialized MENUS can be accommodated in any Venue and any budget.A bespoke tailor made Menu can be made upon request.

The Complete Catering & wedding package consists of all the necessaries ensuring that you will have the most successful event:

Our Gold pakage includes

☆ Authentic Asian Catering
☆Welcome Drinks Reception (Exotic Fresh Juices)
☆Unlimited Soft Drinks & Juices Throughout the day
☆Cutlery Crockery & Glassware
☆Linen Tableclothes & Napkins
☆ Professional Uniformed Waitress Staff
☆Event Manager & Wedding coordinator
☆All Serving Utensils
☆Chefs ansite
☆Kitchen Staff & Porters
☆ Complete Peace of mind

For further assistance please contact: Tel : 02036747909 Mob: 07792998973

2 london Road, SM4 5BQ;Morden,surrey.

www.peshwa.co.uk

آتش گل

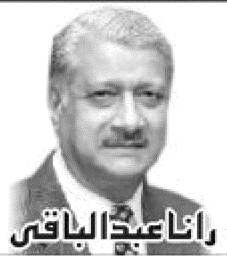

رازِ اس آتشِ نوائی کا مرے سینے میں دیکھ

تحریر: رانا عبدالباقی (خصوصی رپورٹ)

قارئین کرام! سافٹ ویئر اور الیکٹرانک میڈیا سے متعلقہ انٹرنیٹ، فیس بک، ٹویٹر اور سکائپ وغیرہ کے میدانوں میں غیر معمولی ترقی کے باعث دنیا سمٹ کر ایک گلوبل ویلیج یعنی آسان الفاظ میں کسی بھی ملک کے ایک گاؤں کی مانند ہوگئی ہے جہاں ہر کوئی کسی بھی دوسرے کو جانتا ہے۔ چنانچہ دنیا بھر میں کسی بھی جگہ کوئی دہشت گردی کی واردات، حادثاتی یا سماوی آفت ظہور پزیر ہوتی ہے تو دوسرے ہی لمحے دنیا کے طول وارض میں یہ خبر زبان زد عام ہو جاتی ہے۔ دریں اثنا سافٹ ویئر کی ترقی کیساتھ ساتھ میڈیا کی طاقت میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے جسے مختلف قومیں دنیا بھر میں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے اور دنیا پر اپنا سیاسی تسلط قائم کرنے کیلئے بین الاقوامی ڈِس انفارمیشن کے ہنر کے ذریعے نفسیاتی طور پر انسانی ذہن پر اثر انداز ہونے کیلئے بھی استعمال کرنے سے گریز نہیں کرتی ہیں۔

چنانچہ بڑی طاقتوں کی باہمی چپقلش نے ہی دہشت گردی کے ایک نئے عفریت کو جنم دیا ہے۔ دنیا بھر میں دہشت گردی کے واقعات کی روک تھام کیلئے انسداد دہشت گردی کے طریقہ کار کا تعین کرنا تو انتہائی اہمیت کا حامل تھا لیکن جب سے مخصوص مفادات کے حصول کیلئے کچھ قوموں نے انسداد دہشت گردی کے علوم میں جوابی دہشت گردی کو داخل کیا ہے تو دنیا بھر میں اِس کے منفی اثرات بھی سامنے آنے شروع ہوئے ہیں جس کے سبب نہ صرف دنیا کے پُرامن گلوبل ویلیج کے تصور میں رخنہ پیدا ہوا ہے بلکہ ڈِس انفارمیشن اور جوابی دہشت گردی کو ہنر کے طور پر استعمال کرنے کی وجہ سے خود یورپ اور امریکہ کی انتہائی تہذیب یافتہ قومیں بھی انتشار اور سماجی خلفشار کا شکار ہوتی جا رہی ہیں۔

جہاں تک دہشت گردی کا تعلق ہے تو یہ منفی ہنر بھی چھوٹی قوموں کے خلاف مغرب کی ناانصافیوں اور مخصوص مفادات کے حصول کیلئے طاقت کے استعمال کے سبب ہی ایک مخصوص انتہا پسند طبقے میں پیدا ہوا ہے جسے مخصوص مفادات کی حامل کچھ قوموں نے مسلم دنیا کے وسائل پر اپنے قبضے کو مستحکم کرنے کیلئے جوابی دہشت گردی اور ڈِس انفارمیشن کے ذریعے مخصوص انتہا پسند گروپوں تک پھیلا دیا ہے جن کا اسلام کی میانہ روی کی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ دنیا بھر میں پچاس سے زیادہ مسلم ممالک نہ تو کسی بھی قسم کی دہشت گردی کے داعی ہیں اور نہ ہی دہشت گردوں کو کسی قسم کا ریاستی تحفظ دیتے ہیں بلکہ خود مسلم ممالک کے عوام ہی دہشت گردی کے عفریت کا سب سے زیادہ نشانہ بنے ہوئے ہیں۔

محترم قارئین! درج بالا تناظر میں دنیا بھر میں مسئلہ کشمیر اور مسئلہ فلسطین ہی دو ایسے مسائل ہیں جنہیں اقوام متحدہ کی کوششوں اور بھارت و اسرائیل کی ہٹ دھرمی کے سبب چھ سات عشروں سے حل نہیں کیا جا سکا ہے۔ یہی دو ایسے ممالک ہیں جو دنیا بھر کی رائے پر اثر انداز ہونے کیلئے بھارتی اور یہودی لابی کے زور پر ڈِس انفارمیشن اور جوابی دہشت گردی کے ہنر کو بخوبی استعمال کرتے ہوئے نہ صرف مسلم ممالک میں اندرونی خلفشار پھیلانے میں ملوث ہیں بلکہ اِن ممالک کی بے حکمتی کے سبب خود مغربی دنیا کو بھی اندرونی مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ القاعدہ کے بعد داعش کو جنم دینے میں بھی اِن ہی ممالک کی لابیاں پس پردہ کام کر رہی ہیں۔ خود سپر پاور امریکہ کے صدر اُوبامہ نے بھی امریکی مسلمان اقلیت کے خلاف مبینہ طور پر بھارتی و یہودی لابی کی جانب سے پھیلائی جانے والی تعصب و نفرت کی مہم کا احساس کرتے ہوئے گذشتہ دنوں امریکی ریاست بالٹی مور میں ایک اسلامی مشن و مسجد کا دورہ کیا اور امریکی عوام کو یہ بتانے کی کوشش کی کہ اسلام امن و سلامتی کا مذہب ہے اور محض چند انتہا پسندوں کی کاروائیوں کے سبب مسلمانوں کے خلاف تعصب و نفرت کے جذبات پھیلانا کوئی احسن اقدام نہیں ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ امریکہ میں مقیم پاکستانی تارکین وطن بھی بھارتی لابی کی یہودی لابی کی

پس پردہ حمایت سے امریکہ میں جاری وساری تعصب ونفرت سے لبریز اس مہم جوئی سے حیرانی و پریشانی کے عالم میں ہیں جبکہ حسین حقانی جیسے غداران وطن جو بے حکمت رہنماؤں کے ہاتھوں امریکہ میں ہی پاکستانی سفیر کے طور پر ملکی مفادات کو نقصان پہنچاتے رہے اب پاکستانی مفادات کے خلاف بھارتی لابی کی زبان استعمال کرتے ہوئے پاکستان کو ایف سولہ طیاروں اور دیگر حساس اسلحہ کی فراہمی کے خلاف ایک منظّم مہم چلا رہے ہیں۔ اِس اَمر کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے کہ حسین حقانی کے معاملے کو محض سفارتی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہوجانے کے باعث طاقِ نسیاں میں نہیں رکھا جاسکتا۔ چنانچہ میموگیٹ سازش کے بعد قومی سلامتی کو زک پہنچانے کے حوالے سے اب افواجِ پاکستان کے خلاف اُن کی منظّم ڈِس انفارمیشن کے حوالے جو شواہد سامنے آئے ہیں اُن پر ملکی آئین اور قانون کے مطابق کاروائی کی جانی چاہیے۔

درحقیقت، حسین حقانی کی بھارتی لابی کیساتھ معاونت اِس لئے بھی غداری کے زمرے میں آتی ہے کیونکہ بھارت افغانستان میں شمالی اتحاد کی سیاسی، سفارتی اور انٹیلی جنس سہولتوں سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے نہ صرف پاکستان اور امریکہ کے درمیان غلط فہمیوں کی دیوار کھڑی کرنے میں مصروف ہے بلکہ پاکستان میں دہشت گردی کو مہمیز دے رہا ہے جس کی تصدیق خود بھارتی وزیر دفاع اور بھارتی سیکیورٹی مشیر کے حالیہ بیانات سے ہوتی ہے جن میں وہ پٹھانکوٹ دہشت گردی کے خلاف پاکستان کو سبق سکھانے کی بات کرتے ہوئے یہ بھول جاتے ہیں کہ غیر ریاستی دہشت گردی کا سب سے زیادہ نقصان تو خود پاکستانی عوام کو برداشت کرنا پڑا ہے۔ جبکہ پاکستان کے خلاف دہشت گردی کے ٹیلر ڈ الزامات کے شواہد بنانے میں بھارتی ریاستی لیڈر نہ صرف پیش پیش ہیں بلکہ جنوبی ایشیا میں اپنے خفیہ وسعت پسندانہ ایجنڈے کو مہمیز دینے کیلئے افغانستان میں پشتون آبادی کے سیاسی حقوق کی بحالی کی جدوجہد کو پاکستان حمایت یافتہ دہشت گردی سے تعبیر کرتے ہوئے پاکستان کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ ماضی قریب میں میں پاک امریکہ تعلقات انتہائی اعصاب شکن مرحلے سے گزرے ہیں جنہیں بہرحال جنرل راحیل شریف کے آپریشن ضربِ عضب کے سبب نہ صرف پاکستانی عوام کے خلاف بھارتی حمایت یافتہ دہشت گردی کو محدود کرنے میں کامیابی ہوئی بلکہ امریکہ اور مغربی ملکوں میں بھی یہ احساس بیدار ہوا کہ افغانستان میں افغان طالبان کو اقتدار میں شریک کئے بغیر معاملات درست نہیں ہو سکتے جس کیلئے اب چار قومی ادارہ افغان طالبان سے بات چیت کے ذریعے معاملہ فہمی کی کوششوں میں مصروف ہے۔

قارئین کرام! قوموں کی زندگی میں مشکل وقت ضرور آتے ہیں تب قوموں کو مشکل فیصلے کرنے پڑتے ہیں لیکن جمہوریتوں میں عوام یا پارلیمنٹ سے بالاتر ہو کر محض مخصوص مفادات یا کرپشن و بدعنوانیوں کو تحفظ دینے کیلئے ذاتی مفادات کے حامل فیصلے کسی بھی قوم کی مجموعی قوتِ ارادی، عزت اور وقار کو ناقابل تلافی نقصان پہنچانے کا سبب بنتے ہیں۔ اِسی طرح بے حکمت حکمران جب آئین، قانون اور تاریخ کو روندتے ہوئے مستقبل سے بے نیاز ہوکر اغیار کی سازشوں کا شکار ہو جاتے ہیں تو پھر ریاستی معاملات بھی دِگرگوں ہو جاتے ہیں۔ پاکستان کیلئے پریشان کن بات یہی ہے کہ صہیونی اور بھارتی لابی ایک گریٹر گیم پلان کے ذریعے خطے میں افغانستان اور بھات کو مضبوط تر اور پاکستان کو اندرونی انتشار میں مبتلا دیکھنا چاہتی ہے۔ امریکہ اور دیگر مغربی ممالک میں اسرائیلی و بھارتی حمایت یافتہ بلوچ گروپس، بلوچستان کی نام نہاد آزادی کی جدوجہد کے نام پر نہ صرف فنڈز جمع کرنے میں پیش پیش ہیں بلکہ بلوچستان میں تخریب کاری پھیلانے کیلئے امریکہ میں احمد مستی خان بلوچ کی قیادت میں بلوچ یہودی اتحاد قائم کیا گیا ہے اور نارتھ امریکہ میں ڈاکٹر واحد بخش بلوچ اور سیز ہندو کمیونٹی کی مدد سے آزاد بلوچستان تحریک کیلئے کام کر رہے ہیں جس میں برہمداغ بگتی کی شرکت نے مزید تقویت پہنچائی ہے۔ امریکہ میں والٹر لینڈری کی قیادت میں حق خود اختیاری کے تھنک ٹینک اور بھارتی سفارتی اداروں میں راء کے ریسرچ سکالرز ہندو شدت پسند تارکین وطن کے ہمراہ بلوچ شدت پسندی کو اُبھارنے میں پیش پیش ہیں جبکہ اسرائیل میں نام نہاد آزاد بلوچستان کے عارضی

دفتر کو میر آزاد خان بلوچ چلا رہے ہیں۔ سوال یہی ہے کہ کیا پاکستان میں قومی یکجہتی کو ممکن بنائے بغیر ان مسائل پر قابو پایا جا سکتا ہے، یقیناً یہ مرحلہ بہت ہی دشوار مرحلہ ہے جس کیلئے ملکی سیاسی قیادت کو اندرونِ ملک رہتے ہوئے قومی یکجہتی کیلئے اپنی کوششوں کو مہمیز دینی چاہیے اور دنیا کو بتا دینا چاہیے کہ پاکستان ایک ایٹمی طاقت ہے، اِسے آزاد دنیا کی دیگر آزاد قوموں کی طرح ایک باوقار قوم کی طرح جینے کا حق حاصل ہے۔ بقول علامہ اقبال.......

راز اِس آتش نوائی کو مرے سینے میں دیکھ
جلوۂ تقدیر میرے دل کے آئینے میں دیکھ

عقیدہ انتظارِ مسیح و مہدی عبید اللہ سندھی کی نظر میں

مولانا عبید اللہ سندھی عقیدہ انتظارِ مسیح و مہدی کو فتنہ اور مفسرین قرآن کی غلطی قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

''شاہ صاحب مہدی کے قائل تھے ایک تو مہدی عباسی کے جو حدیث کا مصداق ہے اور دوسرے مہدی فاطمی کے جس کا امام (شاہ) ولی اللہ بھی انتظار کر رہے تھے۔'' ''مہدی کی ذات کو ایک شخص میں بند کرنے اور محدود بنانے کا خیال در حقیقت تورات سے لیا گیا ہے اور مفسرین نے اسی خیال کو قرآن کریم کی تفسیر میں ذکر کر کے ایک نئے فتنہ کی بنیاد رکھ دی ہے۔ باقی حدیث میں جس مہدی کا ذکر ہے اس سے مراد مہدی عباسی ہے۔'' ''ہماری تحقیق کا مقصد صرف یہ ہے کہ مسلمانوں میں جو ایک غلط عقیدہ واضح اور پکا ہو چکا ہے کہ وہ مہدی اور مسیح کے بغیر ترقی نہیں کر سکتے، اس کو کرید کرید کر دور کر دیا جائے۔ یہ عقیدہ صرف غلطی اور غلط فہمی سے مسلمانوں میں آیا ہے۔۔۔ اس تحقیق سے ہمارا مطلب یہ بھی ہے کہ اسے اسلام کا ضروری مسئلہ قرار نہ دیا جائے اور پھر اس پر بحث کا طومار نہ کھڑا کر دیا جائے بلکہ مسلمان جاگ اٹھیں کہ ان کی ترقی صرف مہدی اور مسیح کی آمد سے وابستہ نہیں ہے بلکہ اب وہ خود اپنے دست و بازو پر بھروسہ رکھیں اور اللہ کا نام لے کر آگے بڑھیں۔''

(عقیدہ انتظارِ مسیح و مہدی از مولوی عبید اللہ سندھی ناشر الرحمٰن ٹرسٹ ناظم آباد کراچی۔ صفحات ۲۹، ۳۳، ۳۵)

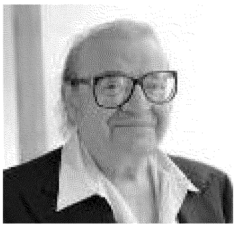

ماریو پوزو (Mario puzo)

ڈائنامائٹ سے بھی خود کو نقصان پہنچائے بغیر اپنے مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

کسی بھی بچے کو اصل والدین کے ناموں سے محروم کرنا اصل والدین کی توہین ہے۔

جو انسان اپنے بچوں کا خیال نہیں رکھتا وہ مرد نہیں ہے۔

اطالوی ازراہ مذاق کہا کرتے ہیں کہ دنیا میں زندگی گزارنا اتنا مشکل ہے کہ انسان کی دیکھ بھال کے لیے دو باپ ہونے چاہئیں۔

اپنی صحت کا خیال رکھو اور نیند پوری کر لیا کرو جوانی زندگی بھر ساتھ نہیں دے گی۔

آج کل کے نوجوان لالچی ہیں اور انہیں بات کرنے کا سلیقہ بھی نہیں آتا وہ خاندانی اصولوں اور وضعداری کا بھی خیال نہیں رکھتے، بڑوں کی باتوں میں دخل دینے لگتے ہیں۔

السلام علیکم ایک مکمل دُعا

(شگفتہ حسن صاحبہ۔لندن)

مسلمانوں کو ہر ملاقات پر السلام علیکم کا تحفہ بھیجنے کی نصیحت ہے۔ دوسری تمام قوموں میں بھی ملاقات پر نیک خواہشات کے اظہار کے طور پر مختلف الفاظ کہے جاتے ہیں جیسے گڈ مارننگ، گٹن ٹاگ، نمستے اور ست سری اکال وغیرہ وغیرہ۔ اسلام سے پہلے عرب ملاقات کے وقت حیاک اللہ، حیاک اللہ بالخیر اور یا انعم صباحا کے لفظ استعمال کرتے تھے۔آج کل بھی عرب ممالک میں صباح النور، ساء النور اور عافاک اللہ کے الفاظ ملاقات کے وقت مستعمل ہیں۔اسلام آنے کے بعد مسلمانوں کو السلام علیکم کی صورت میں ایک ایسا تحفہ عطا ہوا جو مکمل دُعا ہے۔سلام سے مراد سلامتی، امن اور عافیت ہے۔امام راغب اصفہانیؒ المفردات میں فرماتے ہیں ''یعنی ظاہری اور باطنی آفات و مصائب سے محفوظ رہنا'' جب السلام علیکم کہا جاتا ہے تو معنی یہ ہوتا ہے تم جسمانی، ذہنی اور رُوحانی طور پر محفوظ رہو۔کتنی بدقسمتی کی بات ہے مولوی لوگ ہم عقیدہ کے علاوہ کسی سے بھی اتنی خوبصورت دُعا نہ لینا چاہتے ہیں نہ دینا چاہتے ہیں۔آیئے دیکھتے ہیں قرآن اور احادیث میں اس کی فضیلت کس طرح بیان ہوئی ہے اور اس کے ثمرات کیا ہیں؟ کیا قرآنی آیات یا احادیث رسول مقبولﷺ نے کسی پر السلام علیکم کہنے پر پابندی عائد کی ہے؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:'' اے ایمان دارو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو تو چھان بین کر لیا کرو اور جو تمہیں سلام کہے اسے (یہ) نہ کہا کرو کہ تُو مومن نہیں۔تم ورلی زندگی کا سامان چاہتے ہو سو اللہ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں پہلے تم (بھی) ایسے ہی تھے پھر اللہ نے تم پر احسان کیا۔پس تم پر لازم ہے (کہ) تم چھان بین کر لیا کرو۔جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اللہ یقیناً آگاہ ہے۔'' (سورۃ النساء)

اس آیت میں کسی جگہ یہ ثابت نہیں ہوتا کہ سلام کرنے میں کسی کا مذہب دریافت کیا جائے۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

''اور اگر تمہیں خیر سگالی کا تحفہ پیش کیا جائے تو اُس سے بہتر پیش کیا کرو یا وہی لوٹا دو یقیناً اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔''

(سورۃ النساء آیت ۸۷)

سورۃ النساء کی آیت ۸۷ میں بتایا گیا ہے کہ کوئی بھی کسی بھی قسم کا تحفہ دے قبول کرنا چاہیے اور پھر اُس تحفہ سے بڑا تحفہ دو۔السلام علیکم جیسی پیاری دُعا سے بڑھ کر کیا کوئی تحفہ ہو سکتا ہے؟ اگر کوئی السلام علیکم جیسا تحفہ دے تو یہ نہیں کہنا چاہیے کہ پہلے بتاؤ کہ تم مسلمان ہو یا نہیں بلکہ فرمایا کہ اسے اس سے بھی اچھی دُعا دو)

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:''جس روز وہ ان سے ملیں گے ان کا تحفہ (اللہ کی طرف سے) سلام ہو گا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔'' (سورۃ الاحزاب آیت ۴۵)

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:''اور رحمان کے (سچے) بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر آرام سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ اُن سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ (لڑتے نہیں بلکہ) کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے لیے سلامتی کی دُعا کرتے ہیں۔'' (سورۃ الفرقان آیت ۶۴)

طبرانی میں ہے کہ صحابہؓ نے آپﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! جب ہم ملاقات کریں تو 'سلام' میں کون پہل کرے؟ آپﷺ نے فرمایا:''**اطوعاکم للہ تعالیٰ**'' جو تم میں سے اللہ تعالیٰ کا زیادہ فرمانبردار ہے۔

(بحوالہ مقالات فاروقی از حافظ محمد اسرائیل فاروقی ادارہ صوت الحق)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:'' جب تم گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے لوگوں پر اللہ کی طرف سے ایک بابرکت پاکیزہ سلامتی کا تحفہ

اسی طرح اللہ تمہارے لیے آیات کو کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم عقل کرو۔'' (سورۃ النور آیت ۶۲) (عزیزوں اور دوستوں میں ہر طرح کے غیر مسلم بھی مراد ہیں۔مکی زندگی اور مدنی دور کے دوران مسلمانوں کے عزیز اور دوست احباب کافر بھی تھے۔ابو ہریرہؓ بھی اپنی والدہ کے ساتھ رہتے تھے جبکہ وہ مسلمان نہیں تھیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: " اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں نہ داخل ہوا کرو یہاں تک کہ تم اجازت لے لو اور ان میں رہنے والوں پر سلام بھیج لو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔'' (سورۃ النور آیت ۲۸)

(اس آیت میں اللہ تعالیٰ دوسرے گھروں میں داخل ہونے سے پہلے اجازت اور سلام کی تلقین کر رہا ہے۔کیا صحابہؓ صرف مسلمانوں کے گھروں میں جایا کرتے تھے؟ مدنی دور میں تو ایک معاہدے کے تحت کافروں کے مفادات کا مکمل خیال رکھا جاتا تھا)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''اگر گھر میں کوئی آدمی موجود نہ ہو تو پھر بھی سلام کہنا چاہیے،اس لیے کہ فرشتے اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔'' (بخاری)

رسول اللہ ﷺ کا ہی ارشاد مبارک ہے کہ ''اے لوگو! سلام کو عام کرو۔تم جنّت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔'' (ترمذی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''تم اُس وقت تک جنّت میں داخل نہ ہو گے جب تک ایمان نہ لاؤ گے اور اُس وقت تک مومن نہ ہو گے جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو گے کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں کہ جس پر عمل کرنے سے تم باہم محبت کرنے لگو یہ کہ ''سلام'' کو خوب پھیلاؤ۔'' (صحیح مسلم)

حضرت ابن عباسؓ طبرانی میں فرماتے ہیں۔''اگر مسافر کے دل میں یہ گمان ہو کہ وہ بیٹھے ہوئے آدمی کو سلام کہے گا اور وہ اُسے جواب نہیں دے گا تو اُسے چاہیے کہ وہ اپنا یہ گمان چھوڑ دے اور سلام کہے،ہو سکتا ہے کہ اُسکا گمان غلط ہو،اور اگر وہ اُسے سلام کا جواب نہیں دے گا تو فرشتے اُس کے سلام کا جواب دیں گے۔(وہ مسلم اور غیر مسلم جنہیں سلام کا جواب نہ ملنے کی توقع ہو انہیں بھی سلام کرنا چاہیے کہ سلام جیسے حسین تحفے کا جواب فرشتوں نے دے دیا کرتے ہیں)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''جب تم میں سے کوئی اپنے ساتھی کو ملے اُسے چاہیے کہ اپنے ساتھی کو سلام کہے،اگر درمیان میں کوئی درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو جائے،تو پھر ملاقات پر اپنے ساتھی کو سلام کہے۔'' (سنن ابی داؤد بسبل السلام جلد۳ صفحہ ۲۲۱)

قال رسول اللہ ﷺ **"السّلام قبل الکلام"** ''بات سے پہلے سلام کرنا چاہیے۔'' رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے: "جب تم میں سے کوئی مجلس میں آ کر بیٹھے تو سلام کہے اور جب رخصت ہونے کے لیے اُٹھے تو سلام کہے۔'' (ترمذی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''چھوٹے پر لازم ہے کہ وہ اپنے سے بڑے کو سلام کہے اور جو آدمی پیدل چل رہا ہے،اُس پر لازم ہے وہ بیٹھے ہوئے کو سلام کہے اور جو مقدار میں تھوڑے ہوں،اُن پر لازم ہے کہ وہ اپنے سے زیادہ کو سلام کہیں۔'' (بلوغ المرام باب الادب)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ سلام میں پہل کرنے والا فخر و غرور سے بری ہے۔''

(بحوالہ مقالات فاروقی از پروفیسر حافظ محمد اسرائیل)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ ''دو پیدل چلنے والے جب آپس میں ملاقات کریں تو سلام میں پہل کرنے والا افضل ہے۔''

حضرت سرّی سقطیؒ نے فرمایا ہے کہ حدیث شریف میں ہے کہ ''جو کسی کو سلام کرتا ہے اس پر خُدا تعالیٰ کی طرف سے ۱۰۰ رحمتیں نازل ہوتی ہیں،جس میں سے نوے ۹۰ رحمتیں اس کو ملتی ہیں جو دونوں میں سے خندہ پیشانی سے پیش آتا ہے۔'' (تذکرۃ الاولیاء)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کی نظر

میں وہ بہتر ہے جو سلام میں پہل کرے۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جب تمہیں یہود ''سلام'' کہیں تو ان میں سے اگر کوئی یہ کہے **"السّام علیك"** (تم پر ہلاکت ہو) تو **"وعلیك"** کہہ دو۔''

(محترم قارئین! **السّام علیکم** کہنے پر بھی **وعلیك** کہنے کی تاکید ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خوبصورت دُعا السلام علیکم کے جواب دینے پر اسلام میں پابندی ہو۔ اِس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ کفّار بھی آپ ﷺ کو السلام علیکم کہا کرتے تھے السّام علیکم کہنے والے جہاں موجود تھے وہاں السلام علیکم کہنے والے بھی تھے جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث سے ثابت ہے) اگر اہل کتاب تمہیں راستے میں سلام کہنے میں پہل کریں تو تم انہیں علیکم کہہ دو۔

مطالب المومنین میں روایت ہے کہ نبی کریمؐ (کھانا) کھا رہے تھے کہ ایک کافر آیا اور کہا کہ میں آپؐ کے ساتھ (کھانا) کھاؤں؟ آپؐ نے فرمایا کہ ''ہاں''۔ (بحوالہ مقالات فاروقی)

معزز قارئین! یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک کافر آپ ﷺ کو سلامتی کی دُعا دے اور آپؐ فرمائیں کہ نہ مجھے تمہاری سلامتی کی دُعا چاہیے نہ میں تمہیں سلامتی کی دُعا دوں گا، ہاں اگر کھانا کھانا چاہتے ہو تو وہ میرے ساتھ بیٹھ کر کھا سکتے ہو۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کی مخلوق میں سے کوئی بھی سلام کرے اسے جواب دو چاہے وہ مجوسی ہو۔ (تفسیر ابن کثیر پارہ ۵ صفحہ ۷ سورۃ النساء کے گیارہویں رکوع کی تفسیر۔ بحوالہ شریعت یا جہالت صفحہ ۸۷)

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ فرماتے ہیں معلوم ہوا کہ اگر اہل کتاب سلام کا لفظ کہیں اور ہمیں صاف سُنائی دے تو انہیں وعلیکم السلام کہنا چاہیے۔ خصوصاً اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو تم اس سے اچھا جواب دو یا انہیں الفاظ کو لوٹا دیا جائے۔'' (النساء) (شرح کتاب الجامع صفحہ ۵۳ ترجمہ حافظ عبدالسلام ناشر دارالاندلس ۴ لیک روڈ چوبرجی لاہور)

یہودی یا نصرانی یا مجوسی مسلمان کو سلام کریں تو اس کا جواب دینے میں مضائقہ نہیں۔ (اغائب الاوطار اردو ترجمہ، درمختار جلد نمبر ۴ صفحہ ۲۳۹ باب الکفر۔ بحوالہ شریعت یا جہالت) حنفی مسلک کے علماء حق کہتے ہیں کہ ذمیوں اور کفّار کو جواب سلام دینے میں مضائقہ نہیں۔

(عین الہدایہ جلد ۴ صفحہ ۳۶۴ کراہت کا بیان، بحوالہ شریعت یا جہالت از محمد پالن حقانی گجراتی صفحہ ۸۷)

سلام اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے اور اللہ نے (سورۃ النساء میں) فرمایا جب تم کو کوئی سلام کرے تو تم اُس سے بڑھ کر اچھا جواب دو۔ (بخاری کتاب الاذن باب ۶۸۳ پارہ ۲۵ صفحہ ۴۸۶)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اسلام میں کون سا کام بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا! کھانا کھلانا اور ہر ایک کو سلام کرنا اس سے پہچانت ہو یا نہ ہو۔ (بخاری کتاب الاذن پارہ ۲۵ جلد ۳ حدیث ۱۱۶۵ صفحہ ۴۸۸ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور)

اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مجلس پر سے گزرے جس میں مسلمان، مشرک بت پرست یہودی سب ملے جلے ہوئے تھے۔ ان میں عبداللہ بن ابی سلول اور عبداللہ بن رواحہ بھی تھے۔ آنحضرت ﷺ نے مجلس والوں کو سلام کیا۔

(بخاری حدیث نمبر ۱۱۸۳ جلد ۳ پارہ ۲۵ کتاب الاذن)

حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا، اے لوگو! سلام کو رواج دو۔ ضرورت مند کو کھانا کھلاؤ۔ صلہ رحمی کرو اور اُس وقت نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں اگر تم ایسا کرو گے تو سلامتی کے ساتھ جنّت میں داخل ہو جاؤ گے۔'' (ترمذی ابواب القیمۃ) جو بھی آپ ﷺ کے سامنے آتا آپ ﷺ سلام کرنے میں پہل کرتے۔ (شفاء قاضی عیاض جلد ۱ صفحہ ۸۶)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بلاتمیز مذہب وملت سلام کرنے اور سلام کا جواب دینے کی توفیق دے۔ آمین۔

﴿کتاب 'علماءِ سوء' کے باب 'السلام علیکم' سے ماخوذ﴾

آوارگانِ دشتِ خار (قسط ۵)

(تحقیق وترتیب: رانا محمد حسن خاں)

جہاں عصرِ حاضر کے مسلمانوں کی حالتِ زار دیکھ کر ہر اُس مسلمان کا دِل خُون کے آنسو رو رہا ہے جس کے بدن میں اللہ اور اُس کے رسول کی محبت خُون کی طرح دوڑ رہی ہے وہاں علماء سُوء جو اُمّت مسلمہ کو اِس نہایت دردناک صورت حال سے دوچار کرنے والے ہیں نہایت ڈھٹائی اور بے شرمی کے ساتھ اصلاحِ اُمّت کے نام پر فرقہ بازی اور تکفیر بازی کا بازار گرم کیے ہوئے ہیں، اللہ اور رسول ﷺ کے نام پر خُون کی ہولی کھیل رہے ہیں۔ اِن اسلام کے جھوٹے ٹھیکیداروں کی بے لگام تحریروں اور تقریروں نے جہاں کلمہ طیّبہ پڑھنے والوں کو کُفر کی بھٹی میں جھونک دیا ہے وہیں ایک دوسرے کے خُون کے پیاسے بھی بنا دیا ہے۔ کل تک یہ فرقہ بازی کے مقابلے مولانا لوگ اپنی اپنی مسجدوں میں کیا کرتے تھے یا موٹی موٹی کتابیں تحریر کی جاتی تھیں جو کُفر کے فتووں، بُرے الفاظ اور اخلاقی گراوٹ کا شاہکار ہوتی تھیں۔ اب یہ کارِ گناہ اسلام کے نام پر بنائے جانے والے ٹی وی چینلز پر بھی ہو رہا ہے۔ آوارگانِ دشتِ خار میں ذکر ہوگا ان نام نہاد مولویوں کا جو اُمتِ مسلمہ کو گُھن کی طرح کھا رہے ہیں۔ جو جُبے اور دستار میں ملبوس عالموں کے بھیس میں عامتہ الناس کو گُمراہ کر رہے ہیں کبھی فرقوں کے نام پر، کبھی عقیدوں کے نام پر اور کبھی سیاست کے نام پر۔ اور آوارگانِ دشتِ خار میں ذکر ہوگا اُن مذہبی جنونیوں کا جو اپنی پسند کا اسلام نافذ کرنا چاہتے ہیں تاکہ انسانوں کی گردنیں مذہب کے نام پر کاٹی جاسکیں۔ آوارگانِ دشتِ خار لکھنے کا مقصد اُن عوامل اور مذہبی جنونیوں کے چہرے سے نقاب اُٹھانا ہے جنکی تفسیروں اور تقریروں نے اُمّتِ مسلمہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے اور جن کی تفرقہ بازیوں نے کلمہ گو مسلمانوں کی اخوت کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ آوارگانِ دشتِ خار میں ذکر ہوگا اُن نام نہاد علماء کا، پیروں کا اور اُن نام کے مسلمانوں کا جو بددیانتی اور ناانصافی کرتے ہیں اور دم بھرتے ہیں اسلام کا۔ آوارگانِ دشتِ خار لکھنے کا مقصد قطعاً کسی کا دل دکھانا مقصود نہیں ہے، صرف اور صرف اصلاح احوال کے لیے کوشش کرنا ہے۔

شیطان کے دوست

ایک گروہ کو اس نے ہدایت بخشی اور ایک گروہ پر گُمراہی لازم ہوگئی۔ یقیناً یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خُدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو دوست بنا لیا اور یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔ (سورۃ اعراف آیت ۳۱)

مسلمان، مسلمان کا بھائی

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:۔

”مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، نہ اُس پر ظُلم کرے اور نہ اُسے بے یار و مددگار چھوڑے اور نہ ہی اُس کو حقیر سمجھے۔ تقویٰ یہاں ہے (تین بار) آپؐ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا۔ مزید آپ ﷺ نے فرمایا انسان کے لیے اتنا شر کافی ہے کہ وہ مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، ہر مسلمان کا خُون، مال اور آبرو تمام مسلمانوں پر حرام ہے۔“ (مشکوۃ باب الشفقۃ)

بچے کی لاش

کراچی کے ایک مدرسہ سے ایک بچہ اچانک غائب ہوگیا۔ پھر اس کی لاش مدرسہ کے قاری کے صندوق سے برآمد کرلی گئی۔ قاری کی تلاش میں پولیس کے چھاپے۔ (جنگ ۱۳ دسمبر ۲۰۱۶ء)

۶ باریش حفاظ و اماموں کی کرتوت

راولپنڈی۔ نمائندہ جنگ: انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت نمبر ۲ کے جج ملک آصف مجید اعوان نے چھ سالہ بچہ اغواء کر کے ۱۶ لاکھ روپے تاوان طلب کرنے کے الزام میں گرفتار چھ ملزمان کو چھ روزہ جسمانی ریمانڈ پر پولیس کے حوالے کر دیا۔ تمام ملزمان باریش، حافظ قرآن اور مختلف مساجد میں پیش امام ہیں۔ ملزمان سے تاوان کی رقم برآمد کر لی گئی ہے۔ انہوں نے مسجد سے ملحقہ گھر سے ایک سرکاری ادارے کے نائب قاصد کے چھ سالہ بیٹے غلام احمد کو اغواء کر کے ۱۶ لاکھ روپے تاوان طلب کیا تھا۔ بعد ازاں یہ رقم دس لاکھ روپے کر دی گئی اور پھر تین لاکھ روپے دینے پر رہائی ممکن ہوئی۔ تاوان کی رقم وصول کرتے ہوئے تمام مجرمان کو گرفتار کرلیا گیا۔ (جنگ ۱۶ دسمبر ۲۰۱۶ء)

جسدِ خاکی اور آسمان

مولانا عبدالحق کہتے ہیں:۔

”قرآن مجید نے اعلان کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسدِ عنصری

کے ساتھ آسمان پر اُٹھائے گئے ،بل رفعہ اللہ الیہ۔مگر جدید تعلیم یافتہ حضرات اسے ناممکن بتلا رہے ہیں کہ اس جسم کے ساتھ اوپر کیسے زندگی گذر سکتی ہے مگر آج خود چاند، مریخ اور زہرہ میں اپنے لیے الاٹمنٹ کروانا چاہتے ہیں۔

(فتاویٰ حقانیہ جلد اول صفحہ ۳۴۰)

قرآن مجید میں ایک بھی ایسی آیت نہیں ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ فرمایا گیا ہو کہ وہ زندہ، جسد خاکی کے ساتھ آسمان پر اُٹھائے گئے ہیں ۔بل رفعہ اللہ الیہ۔اس آیت میں نہ زندہ کا لفظ ہے نہ جسد خاکی کا اور نہ آسمان کا۔ جو دوسری بات مولانا نے بیان کی ہے وہ ان کی علمیت کا گھڑا پھوڑنے کے لیے کافی ہے۔ان مولانا کو یہ بھی نہیں معلوم کہ زمین پر آباد اللہ کی مخلوق ہوا، پانی اور زمینی غذا کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔اس لیے انسان جب بھی زمین سے باہر جاتا ہے تو وہ تمام ضروری لوازمات زندہ رہنے کے لیے ساتھ لے کر جاتا ہے۔سوال تو بنتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ دو ہزار سال سے بنا کھائے پیے کیسے زندہ ہیں؟

بھٹو کافر، بےنظیر کافر

’’مولانا مودودی نے میرے والد (ذوالفقار علی بھٹو) کی سیاست کو انتہا پسندوں کے ایجنڈے سے ہم آہنگ نہ پا کر ۱۹۷۰ء میں انہیں بھی کافر قرار دے دیا۔ (مودودی کو خوش کرنے اور مسلمان کا فتویٰ حاصل کرنے کے لیے بھٹو صاحب نے ۱۹۷۴ء میں لاکھوں مسلمانوں کو کافر قرار دے کر اپنے خیال میں خود نا صرف مسلمان بلکہ جنّت کے حقدار بن گئے تھے۔آنے والے ہر مورخ کو یہ بات دعوت فکر دیتی رہے گی کہ ایسے مسلمان اور جنّتی کے حصے میں پھانسی کی رسّی کیوں آئی؟) بےنظیر صاحبہ مزید فرماتی ہیں’’ ۱۹۸۸ء میں جب میں نے وزیر اعظم کا انتخاب لڑا تو مودودی کی جماعت نے مجھے بھی کافر قرار دے دیا، بالکل ویسے جس طرح کہ انھوں نے مجھ سے پہلے میرے والد کو قرار دیا تھا۔(والد نے احمدیوں کو کافر قرار دیا تھا) (مفاہمت (RECONCILIATION) از بےنظیر بھٹو صفحہ ۶۹)

مغضوب علیھم اور الضّالین

ہمارے زمانے میں جو علماء قرآنی سیاست کو چھوڑ کر سیاست میں کسی قوم کی تقلید کرتے ہیں وہ ’’مغضوب علیھم‘‘ کی زد میں آتے ہیں اور جو انگریزی دان دوسری قوم کی سیاست کی تقلید کرتے ہیں وہ ’’الضّالین‘‘ کی شق میں شامل ہیں۔ایسے ہی جو لوگ کہتے ہیں کہ اس زمانے میں کوئی شخص قرآن کریم کو نہیں سمجھ سکتا وہ بھی ضالین میں سے ہے۔اس زمانے میں بعض مشائخ طریقت اور مولانا شیخ الہند کے زمانے میں جہاد کے مخالف یا اس کی اہمیت نہ سمجھنے والے ضالین میں داخل ہیں۔ (صفحہ ۱۰۲ قرآنی شعور انقلاب از عبید اللہ سندھی۔شائع کردہ مکی دار الکتب لاہور۔جمع و ترتیب شیخ بشیر احمد لدھیانوی)

اگر ان الفاظ کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو ہمارے ملک پاکستان میں کم از کم تمام مولوی اور سیاست دان مغضوب علیھم اور الضّالین شمار ہوں گے۔اور جہاں مغضوب علیھم اور الضّالین بستے ہوں وہاں سے خیر کی خبر نہ آنے پر حیران نہیں ہونا چاہیے۔

حیض ایک مرض

حیض ایک مرض ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے بنات آدم کو مبتلا کیا ہوا ہے، حضرت حواؑ نے گندم یا کسی اور شے کو جو ان کے لیے ممنوع تھی کھا لیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت حوا کو اسی وجہ سے اس مرض میں مبتلا فرمایا اور آج تک ان کی اولاد میں یہ بیماری چلی آ رہی ہے۔

(فتاویٰ حقانیہ از مولانا عبدالحق جلد دوم صفحہ ۵۵۹)

مولانا کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس بیماری یا مرض کی بدولت ہی آپ کا وجود تشکیل کے مراحل سے گزرا ہے۔بانجھ پن اگر ہو تو حیض نہیں آتا اگر آتا بھی ہو تو بے قاعدہ۔مولانا کو یاد رکھنا چاہیے کہ یہ اللہ کی طرف سے تخلیق آدمیت کے لیے ایک ضروری امر ہے نہ کہ بیماری یا سزا۔جہاں

تک تعلق ہے کہ ان کی اس بیماری کی وجہ ممنوع چیز کھانا ہے تو اس ممنوع چیز کو آدم نے بھی کھایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کبھی بھی ناانصافی نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو نبی نہیں بنایا مگر عورتوں کو نبیوں کی مائیں بنایا ہے اور بیویاں بھی بنایا ہے۔ اور جنت میں جہاں نبی ہو گا وہیں یہ خواتین بھی ہوں گی۔

آدمؑ کی اولاد

حضرت آدم علیہ السلام کے ہاں جب بھی بچہ پیدا ہوتا تو ایک لڑکے اور لڑکی کا جوڑا ہوتا، چونکہ آدمؑ دنیا میں پہلے انسان تھے (قرآن کریم کے مطابق حضرت آدمؑ خلیفہ اللہ تھے۔ اور اللہ کا خلیفہ کسی قوم کا تقاضہ کرتا ہے۔ اگر عوام نہ ہو تو اللہ کا خلیفہ کس کی اصلاح کرے گا۔ یقیناً حضرت آدمؑ پہلے انسان نہ تھے) اور اللہ تعالیٰ کو ان کی نسل باقی رکھنا منظور تھی اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ ضابطہ مقرر کیا تھا کہ ہر جوڑے کا آپس میں نکاح ناجائز ہوتا اور دوسرے جوڑے کے ساتھ جائز ہوتا تھا اور ان کے لیے ضرورت کی بناء پر افتراق بطون بمنزلہء افتراق نسب کے تھا۔ (سمجھ نہیں آتی کہ مولانا نے کس طرح معلوم کر لیا کہ اللہ نے اسطرح کا ضابطہ مقرر کیا تھا۔ اسلامی تعلیمات سے ثابت ہوتا ہے کہ بہن بھائی کا نکاح کسی صورت میں بھی جائز نہیں ہے۔ یقیناً حضرت آدمؑ کو ان کی قوم میں نبی بنا کر بھیجا گیا تھا۔ اور ایک نبی کی پاک طبیعت کبھی بھی یہ گوارا نہیں کر سکتی کہ ان کے بچے آپس میں شادی کریں) تو اسی طرح حضرت آدمؑ کے ایک بیٹے قابیل کے ساتھ جو لڑکی پیدا ہوئی اس کا نام اقلیما تھا۔ اور وہ حسین بھی تھی اور ان کے بعد دوسرے بطن سے جو بیٹا پیدا ہوا تھا اس کا نام ہابیل اور اس کی بہن کا نام لیودا تھا۔ اب اصول کے مطابق جب نکاح کا وقت آیا اور اقلیما کا نکاح ہابیل سے ہونے لگا تو قابیل نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ چونکہ یہ میرے ساتھ پیدا ہوئی لہذا میرا حق ہے اور یہ لیودا سے حسین بھی ہے۔ اس پر آدمؑ نے قابیل کو سمجھایا مگر وہ نہ مانا تو پھر آدمؑ نے ہابیل اور قابیل دونوں کو نذر کا حکم دیا کہ جس کی نذر قبول ہوگئی فیصلہ اس کے حق میں ہوگا، ب ہابیل کی نذر قبول ہوگئی جس پر قابیل کا غصہ مزید بڑھا اور آخر کار اس نے ہابیل کو قتل کر دیا۔ (فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ ۱۴۱)

یہ واقعہ بھی مولانا کے فراست سے عاری ذہن کی اختراع ہے۔ حضرت آدمؑ نے، بیان کردہ فضول قصے کے تناظر میں قطعاً اپنے بیٹوں کو نذر دینے کا حکم نہیں دیا تھا۔ مولانا کی قصہ گوئی کا قلع قمع کرنے کے لیے درج ذیل اللہ تعالیٰ کا فرمان پیش ہے:۔

''اور ان کے سامنے حق کے ساتھ آدم کے دو بیٹوں کا واقعہ پڑھ کر سنا جب ان دونوں نے قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی قبول کر لی گئی اور دوسرے سے قبول نہ کی گئی۔ اس نے کہا میں ضرور تجھے قتل کر دوں گا۔ اس نے کہا یقیناً اللہ متقیوں ہی کی (قربانی) قبول کرتا ہے۔ اگر تُو نے میری طرف ہاتھ بڑھایا تا کہ تو مجھے قتل کرے (تو) میں (جواباً) تیری طرف اپنا ہاتھ بڑھانے والا نہیں تا کہ تجھے قتل کروں۔۔ یقیناً میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ یقیناً میں چاہتا ہوں کہ تُو میرے اور اپنے گناہ اٹھائے ہوئے لوٹے پھر تُو اہل نار میں سے ہو جائے اور ظلم کرنے والوں کی یہی جزا ہوتی ہے۔ تب اس کے نفس نے اس کے لیے اپنے بھائی کا قتل اچھا بنا کر دکھایا۔ پس اس نے اسے قتل کر دیا۔ اور وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گیا۔'' (سورۃ المائدہ)

قرآن سے شادی

مخدوم امین فہیم نے اپنی تین بہنوں کی شادی قرآن سے کی تھی۔ حالانکہ ونی، سوارا جیسی رسوم اور قرآن سے شادی جیسے اقدامات پر فوجداری ترمیمی ایکٹ ۲۰۱۱ء موجود ہے۔ قرآن سے شادی کرنے والی خواتین پیر بن جاتی ہیں یا انہیں مالیخولیا ہو جاتا ہے یا ناجائز طور پر جائز طبعی خواہش کو پورا کرنے پر خود کو مجبور پاتی ہیں۔

کیا انسانی دماغ میں معلومات ڈاؤن لوڈ کی جا سکتی ہیں؟

تحریر: محمد سلیم انصاری

انسانی دماغ میں معلومات ڈاؤن لوڈ کرنے کا مظاہرہ سائنس فکشن مووی دیکھنے والے ناظرین فکشن موویز میں دیکھ چکے ہیں، جیسے کہ مشہور فلم (Matrix) میٹرکس میں دیکھا یا گیا ہے کہ بہت سی معلومات ایک دفعہ میں انسانی دماغ میں انڈیل دی جاتی ہیں اور مختلف مہارتیں Skills ایک دفعہ میں انسانی دماغ میں Upload ہو جاتی ہیں اسی طرح اب حقیقت میں بھی سائنسدانوں نے کامیاب تجربات کیے ہیں۔

ایچ آر ایل انفارمیشن اینڈ سسٹم سائنسس لیبارٹری کیلیفورنیا کے سائنسدانوں Dr. Matthew Phillips and his team نے ایسا ہی طریقہ ایجاد کیا ہے، انہوں نے ایک مخصوص قسم کی Device ڈیوائس بنائی ہے جو ایک ٹوپی Cap کی طرح کی ہے جو ایک دماغ سے سگنل (Neurostimulation) Signals کو پڑھ کر دوسرے دماغ میں منتقل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے، انہوں نے ابھی چھوٹے پیمانے پر ایک تجربہ، ایک ماہر پائلٹ پر یہ ڈیوائس لگا کر اسکے دماغ کے الیکٹرک سگنلز Signals کو ریڈ کیا Data ڈیٹا کلیکٹ Collect کیا پھر اس ڈیٹا کا مطالعہ کیا اور ایک غیر تربیت یافتہ پائلٹ کے دماغ میں اسی ڈیوائس brain stimulation via electrode-embedded head caps کے ذریعے منتقل کیا، اس غیر تربیت یافتہ پائلٹ نے دوسروں سیکھنے والوں کے مقابلہ میں 33 فیصد زیادہ بہتر انداز میں سیکھا۔ مستقبل میں اس ذریعہ سے اور ڈیوائس کی بدولت سیکھنے کی رفتار کو بڑھایا جا سکے گا۔

AZED&CO

Incorporated Precticing Accountants

Rizwan Azed

B.COM,MBA,AIIA,FSPA

سیلف ایمپلائیڈ، سول ٹریڈر، لمیٹڈ کمپنی اکاؤنٹس، پی سی او ڈرائیور اکاؤنٹس، سیلف ایسیسمنٹ۔
ٹیکس ریٹرن، لمیٹڈ کمپنی فارمیشن۔ بک کیپنگ، بجٹ۔ بزنس پلان، بزنس سٹارٹ اپ

392 London Road — Tel.020 8646 6777
Mitcham Surrey — Fax.020 8646 9416
London .CR4 4EA — Mob.0786 788 6952

E.Mail. azed@azed.fsbusiness.co.uk

جابر بن سلیمؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: مجھے کچھ نصیحت کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:۔ ”لَا تَسُبَّنَ اءَ حَدًا ۔“ ”کسی کو بھی گالی نہ دینا۔“ پس اس دن کے بعد میں نے کبھی کسی کو گالی نہیں دی۔ نہ آزاد کو، نہ غلام کو ن، نہ اونٹ کو، نہ بکری کو۔ (سنن ابی داؤد حدیث ۴۰۸۴)

# ارتقاء اور آدم		(محمد سلیم انصاری۔لندن)

انسان کی ارتقاء اور آدم کی پیدائش کے بارے میں تین طرح کی سوچ رکھنے والے لوگ مشاہدے میں آتے ہیں، ایک وہ جو صرف مذہب کی آنکھ سے دیکھتے ہیں آیاتِ کریمہ کو مکمل طور پر Literal سمجھتے ہیں اور نیز سائنس کو بھی کلیتہً رد کر دیتے ہیں، دوسرے وہ لوگ جو صرف سائنس کو مانتے ہیں اور تیسرے وہ لوگ جو مذہب اور سائنس کے درمیان کنفیوز ہیں۔

یہاں ہم پہلے ارتقا کو قران کی روشنی میں دیکھیں گے۔قران جو کہ آدم کے پہلے انسان ہونے کے عقیدہ کو باطل ثابت کرتا ہے اور تواتر کے ساتھ ارتقاء کے متعلق آیات پیش کرتا ہے۔قرانِ کریم کہیں بھی یہ نہیں کہتا کہ آدم پہلے انسان تھے، یہ عقیدہ تو بائیبل و توریت سے اخذ کیا گیا ہے۔

وَ اِذۡ قَالَ رَبُّکَ لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیۡ جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَۃً ؕ قَالُوۡۤا اَتَجۡعَلُ فِیۡہَا مَنۡ یُّفۡسِدُ فِیۡہَا وَ یَسۡفِکُ الدِّمَآءَ ۚ وَ نَحۡنُ نُسَبِّحُ بِحَمۡدِکَ وَ نُقَدِّسُ لَکَ ؕ قَالَ اِنِّیۡۤ اَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۱﴾

اور (یاد رکھ) جب تیرے ربّ نے فرشتوں سے کہا کہ یقیناً میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔انہوں نے کہا کیا تُو اُس میں وہ بنائے گا جو اُس میں فساد کرے اور خون بہائے جبکہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور ہم تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔اُس نے کہا یقیناً میں وہ سب کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔		(سورۃ البقرہ آیت ۳۱)

قران کریم آدمؑ کو پہلا خلیفہ اور نبی کہتا ہے نہ کہ پہلا انسان، مندرجہ بالا آیت میں اللہ بعثتِ آدم سے پہلے فرشتوں کو مطلع کر رہا ہے کہ میں زمین میں اپنا نائب مقرر کرنے والا ہوں۔فرشتے کہہ رہے ہیں فساد ہوگا اور خون خرابہ ہوگا بالفرض اگر آدمؑ پہلے انسان ہوتے تو فرشتوں کو کیا معلوم کہ خون خرابہ کیا ہوتا ہے اور فرشتوں کو غیب کا علم بھی نہیں نیز خلیفہ کے لیئے لوگوں کی موجودگی بھی ضروری ہے تاکہ وہ خدا کا پیغام پہنچا سکے۔

قرانِ کریم آدم (انسان) کی پیدائش کے بارے میں دو طرح کی تخلیق کا ذکر کرتا ہے، ایک جب انسان کی تخلیق زمین میں شروع ہوئی تجریدی اور ارتقائی طور پر اور دوسری نطفہ سے۔مندرجہ ذیل آیت میں اللہ تعالیٰ اُس وقت کا ذکر فرما رہا ہے جب انسان کوئی قابلِ ذکر چیز نہیں تھا۔

ہَلۡ اَتٰی عَلَی الۡاِنۡسَانِ حِیۡنٌ مِّنَ الدَّہۡرِ لَمۡ یَکُنۡ شَیۡئًا مَّذۡکُوۡرًا ﴿۲﴾

کیا انسان پر زمانے میں سے کوئی ایسا لمحہ بھی آیا تھا کہ وہ کوئی قابلِ ذکر چیز نہیں تھا۔		(سورۃ الدھر آیت ۲)

پھر سورۃ نوح میں انسانی طریقِ پیدائش کے کا ذکر کرتا ہے یعنی تجریدی طور پر step by step۔ایسا نہیں کہ پتلا بنا کے زمین پہ پھینک دیا، اللہ کی تخلیق تجریدی طور پر مرحلہ وار تشکیل پاتی ہے۔

مَا لَکُمۡ لَا تَرۡجُوۡنَ لِلّٰہِ وَقَارًا ﴿ۚ۱۴﴾ وَ قَدۡ خَلَقَکُمۡ اَطۡوَارًا ﴿۱۵﴾

تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم اللہ سے کسی وقار کی توقع نہیں رکھتے؟ حالانکہ اُس نے تمہیں مختلف طریقوں پر پیدا کیا۔		(سورۃ نوح آیات ۱۴،۱۵)

پھر مندرجہ ذیل آیت کریمہ میں صاف صاف ارتقائی طور پر انسانی پیدائش کو بیان فرماتا ہے۔

لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ ۫﴿۵﴾

یقیناً ہم نے انسان کو بہترین ارتقائی حالت میں پیدا کیا۔		(سورۃ التّین آیت ۵)

قرانِ کریم مزید انسانی پیدائش کے مراحل جو پانی اور مٹی سے تشکیل پائے مختلف آیات میں فرماتا ہے۔

اَوَلَمۡ یَرَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ کَانَتَا رَتۡقًا فَفَتَقۡنٰہُمَا ؕ وَ جَعَلۡنَا
مِنَ الۡمَآءِ کُلَّ شَیۡءٍ حَیٍّ ؕ اَفَلَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۳۱﴾ Anbiya' Chapter 21 : Verse 31

کیا انہوں نے دیکھا نہیں جنہوں نے کفر کیا کہ آسمان اور زمین دونوں مضبوطی سے بند تھے پھر ہم نے ان کو پھاڑ کر الگ کر دیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی۔ تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے؟

قرانِ کریم کے مطابق ہر زندہ چیز پانی سے پیدا ہوئی اور سائنس بھی یہی کہتی ہے، نیز آسمان اور زمین کے بند ہونے سے مراد stage of Pre-material Universe یا Nebular Mass ہے جس سے ستارے اور اجرامِ فلکی وجود میں آتے ہیں۔

وَاللّٰہُ خَلَقَ کُلَّ دَآبَّۃٍ مِّنۡ مَّآءٍ ۚ فَمِنۡہُمۡ مَّنۡ یَّمۡشِیۡ عَلٰی بَطۡنِہٖ ۚ وَ مِنۡہُمۡ مَّنۡ یَّمۡشِیۡ
عَلٰی رِجۡلَیۡنِ ۚ وَ مِنۡہُمۡ مَّنۡ یَّمۡشِیۡ عَلٰۤی اَرۡبَعٍ ؕ یَخۡلُقُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی
کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۴۶﴾

اور اللہ نے ہر چلنے پھرنے والے جاندار کو پانی سے پیدا کیا۔ پس ان میں سے ایسے بھی ہیں جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں اور ان میں سے ایسے بھی ہیں جو چار (پاؤں) پر چلتے ہیں۔ اللہ جو چاہے پیدا کرتا ہے۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔ (سورۃ النور آیت ۴۶)

ایک بار پھر قرانِ کریم ہر قسم جانداروں کی پیدائش پانی سے فرما رہا ہے۔ آج سائنس بھی یہی کہتی ہے کہ پانی سے ہی زندگی ہے، جہاں پانی ہے وہاں زندگی ہے، بہر کیف ہم مزید قرانی آیات دیکھتے ہیں جو انسانی ارتقاء پر دلیل ہیں۔

قرانِ کریم کے مطابق آغازِ زندگی اور انسانی پیدائش کے مختلف مراحل پانی، مٹی، گیلی مٹی، گارے اور خشک ٹھیکری سے ہوئے جیسا کہ مندرجہ ذیل آیات میں مذکور ہے۔

الَّذِیۡۤ اَحۡسَنَ کُلَّ شَیۡءٍ خَلَقَہٗ وَ بَدَاَ خَلۡقَ الۡاِنۡسَانِ مِنۡ طِیۡنٍ ۚ﴿۸﴾ الۡاِنۡسَانِ مِنۡ طِیۡنٍ ۚ﴿۸﴾

وہی ہے جس نے ہر چیز کو جسے اس نے پیدا کیا بہت اچھا بنایا اور اس نے انسان کی پیدائش کا آغاز گیلی مٹی سے کیا۔ (سورۃ السجدہ آیت ۸)

وَ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ سُلٰلَۃٍ مِّنۡ طِیۡنٍ ۚ﴿۱۳﴾ Al-Mu'minun 23 : Verse 13

اور یقیناً ہم نے انسان کو گیلی مٹی کے خلاصے سے پیدا کیا۔

ہُوَ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ طِیۡنٍ ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلًا ؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّی عِنۡدَہٗ
ثُمَّ اَنۡتُمۡ تَمۡتَرُوۡنَ ﴿۳﴾ Al-An`am Chapter 6 : Verse 3

وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ پھر ایک مدت مقرر کی اور معین مدت (کا علم) اسی کے پاس ہے پھر بھی تم شک میں مبتلا ہوتے ہو۔

خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ صَلۡصَالٍ کَالۡفَخَّارِ ﴿۱۵﴾

اس نے انسان کو مٹی کے پکائے ہوئے برتن کی طرح کی خشک کھنکتی ہوئی مٹی سے تخلیق کیا۔ (سورۃ الرحمان آیت ۱۵)

مندرجہ بالا آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ انسانی پیدائش کا وہ مرحلہ جب مٹی پک کے ٹھیکری کی شکل اختیار کر گئی جس میں سے آواز آتی ہو۔

وَ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ﴿۲۷﴾

اور یقیناً ہم نے انسان کو گلے سڑے کیچڑ سے بنی ہوئی خشک کھنکتی ہوئی ٹھیکریوں سے پیدا کیا۔ (سورۃ الحجر آیت ۲۷)

حقوق نسواں بل

(تحریر: رانا محمد حسن خاں)

پرویز مشرف کے دور حکومت میں بنائے گئے حقوق نسواں بل کی مولویوں نے جی بھر کر مخالفت کی تھی اور حقوق نسواں بل کی کاپیوں کو بے دردی سے پھاڑ کر پاؤں کے نیچے روندا تھا۔ حال ہی میں پنجاب اسمبلی نے حقوق نسواں بل ترمیم کے ساتھ پاس کیا ہے، اس بل کی مخالفت میں مولوی حضرات کے تیور نہایت خوفناک ہیں۔ ممتاز قادری کی موت نے مولویوں کو فتنہ وفساد کا ایک ایسا موقع فراہم کر دیا ہے جس کا سہارا لے کر وہ اچھل کود کر سکتے ہیں۔ مولانا فضل الرحمان کو اس بل نے نہایت تکلیف دی ہے۔ انہوں نے پنجاب اسمبلی کے مرد ارکان کو ''زن مرید'' کا لقب عطا کیا ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی کے کسی ممبر نے بھی زن مرید کہنے پر برا نہیں منایا، بعض سیاست دان مختلف ٹی وی پروگراموں میں ہنس ہنس کر کہہ رہے ہیں کہ اگر بیوی کا خیال رکھنا زن مریدی کے زمرے میں آتا ہے تو ہم ہیں ''زن مرید''۔

نئے قانون کا اہم مقصد عورتوں کو تشدد سے بچانا اور انہیں ان کے حقوق سے آگاہ کرنا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو پاکستان میں بے شمار قوانین موجود ہیں جو پاکستانیوں کو مذہبی اور سیاسی بدمعاشوں کے علاوہ ظالم لوگوں سے نجات دلا سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر ممتاز قادری کو پھانسی دینے کے لیے ۵ سال لگے۔ بچوں سے زیادتی کے سالانہ ہزاروں واقعات ہوتے ہیں اور اس بھیانک جرم پر کسی کو بھی پھانسی نہیں دی گئی۔ بھٹو دور میں گڑھی شاہو کے رہائشی دس سالہ پپو سے زیادتی کر کے قتل کرنے والے قاتلوں کو چند ہفتوں میں سر عام پھانسی پر لٹکا دیا گیا تھا۔ اس سزا کے بعد اس قسم کا جرم ہونا تقریباً ختم ہو گیا تھا۔ عورتوں سے اجتماعی زیادتی کے واقعات بھی عام ہیں۔ عورتوں کو زندہ دفن کرنا، غیرت کے نام پر قتل، ونی، سوارا اور قرآن سے عورتوں کی شادی وغیرہ بھی بدمعاشی سے کی جاتی ہے۔ عورتوں کی ہڈیاں توڑنا، ان پر تیزاب پھینکنا اور گھروں سے مار پیٹ کر نکال دینا بھی عام ہے۔ اگر ان جرائم کے مرتکب افراد کو عبرت ناک سزائیں سر عام دی جاتیں تو ان جرائم کا ارادہ کرنے والوں کو سو بار سوچنا پڑتا۔ کرپشن کرپشن کا سبھی شور مچاتے ہیں اگر دو چار کو لٹکا دیا جاتا تو کرپشن بھی ختم ہو جاتی اور شور بھی ختم ہو جاتا۔ ایسے مدارس جن پر دہشت گردی کا جرم ثابت ہو جائے تو ان کے دس بیس کرتا دھرتاؤں کو سر عام لٹکا دیا جاتا تو مدرسے، مدرسے بن جاتے۔ اگر ممتاز قادری جیسے قاتل کو شہید کہنے والوں اور حکومت وقت کو دھمکیاں دینے والوں کو گردن سے دبوچ لیا جائے تو ہڑتالیں اور فتنہ وفساد کم کیا جا سکتا ہے۔ توہین رسالت قانون کو مذاق بنا دیا گیا ہے جائداد کے تنازع پر بھی مخالفین کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ درج کر دیا جاتا ہے۔ کسی مولوی کے ساتھ تو بات کرنا بھی دشوار ہے، ذرا سی بات پر توہین رسالت کی دھمکی دی جاتی ہے۔ مولوی آج کل کہہ رہے ہیں کہ یہ بل غیر اسلامی ہے۔ بھائی ہمیں تو صحیح بات ہے یہ مولوی ہی غیر اسلامی لگتے ہیں۔ بات کرتے ہیں اسلامی نظریاتی کونسل کی، کہ اس نے اس بل کو غیر اسلامی قرار دیا ہے۔ کوئی ہمیں ایمانداری سے بتائے شیرانی اور اشرفی جس کونسل کے سربراہ ہوں وہ کونسل اسلامی کہلا سکتی ہے۔ مولانا فضل الرحمان کے فتوے کی ویسے ہی کوئی حقیقت نہیں ہے لاکھوں دوسرے مولویوں کی طرح یہ فتوے بیچتے ہیں۔ ہم حکومت کے لائے گئے ٹوٹے پھوٹے بل کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور توقع کرتے ہیں اس بل کو بے رحمی سے لاگو کیا جائے گا۔ حکومت وقت سے یہ درخواست بھی کرتے ہیں کہ حلالہ سینٹروں، پیر سینٹروں اور فتاویٰ کی دکانوں پر بھی پابندی لگا کر خواتین کو مذہبی درندوں سے نجات دلائی جائے۔ اور پاکستانی عوام کو بھی ایک بات کہنا چاہتے ہیں کہ اپنے بچوں کو بچپن ہی سے خواتین کی عزت کرنا سکھائیں اور یہ تبھی ممکن ہے جب آپ اپنے بچوں کے سامنے اپنی بیوی اور دوسری خواتین کا عزت واحترام عملی طور پر کر کے دکھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایک دوسرے کے حقوق قرآن کریم وسنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

ہومیو پیتھک نُسخہ جات

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب حضور ﷺ کسی مریض کے پاس آتے یا کوئی مریض آپ کے پاس لایا جاتا تو یہ کلمات پڑھتے: "اے اللہ! بیماری کو دور کر، اے لوگوں کے ربّ! اور شفا بخش! بے شک تُو شفا دینے والا ہے، کوئی شفا نہیں تیری شفا کے سوا ایسی شفا جو بیماری قطعاً نہ چھوڑے۔ (کنز العمال حدیث نمبر ۸۳۷۲)

خون میں شوگر کے لیے تین نسخے:

۱۔ آرنیکا لیکسس اور لیڈم ملا کر ۲۰۰ طاقت میں اور ساتھ کلکیر یا کارب، روٹا اور سمفائٹم ملا کر ۳۰ طاقت میں روزانہ تین بار۔

۲۔ نٹرم سلف ۲۰۰ اور ساتھ کلکیر یا فاس، نٹرم فاس اور کالی فاس ملا کر ۱۶ ایکس طاقت میں۔ یا لیکٹک ایسڈ ۲۰۰ اور ساتھ کلکیر یا فاس، نٹرم فاس اور کالی فاس ملا کر ۱۶ ایکس طاقت میں روزانہ تین بار۔

۳۔ نٹرم فاس ۳۰ یا ۱۶ ایکس اور ساتھ انسولین ۳۰ دن میں ۳ بار۔

دیسی نسخہ برائے شوگر:

دار چینی کا استعمال شوگر کا قلع قمع کرنے کی بھر پور صلاحیت رکھتا ہے۔ اگر آدھا چائے کا چمچ صبح اور آدھا چمچ رات کو لیا جائے تو شوگر کا خاتمہ اللہ کے فضل سے ممکن ہے۔ دار چینی کا سفوف بغیر چینی کے دودھ میں ڈال کر لیا جا سکتا ہے۔ نوٹ: چینی اور چینی سے بنی اشیاء کا استعمال مکمل طور پر چھوڑنا ضروری ہے۔ یاد رہے بدن کے لیے ضروری مٹھاس تمام کھانے پینے کی اشیاء پوری کر دیتی ہیں، گندم کی روٹی میں بھی چینی موجود ہوتی ہے۔ ہر وہ چیز جس کو چینی سے بنایا جائے مضر صحت ہے۔ وہ افراد جنہیں شوگر ہونے کا احتمال ہے وہ سب سے پہلے چائے، کافی، دودھ اور شربت وغیرہ میں چینی کا استعمال بند کر دیں۔ اسی طرح کالے، پیلے اور نیلے بازاری مشروبات سے بھی پرہیز کریں۔

چھپاکی:

اگر گرمی سے چھپاکی نکل آئے۔ بیلاڈونا (اگر صرف متاثرہ حصہ گرم ہو)

گوشت کھانے پر چھپاکی ہو جاتی ہو۔ روٹا

چھپاکی Urticaria مختلف بخاروں سے تعلق رکھتی ہے۔ اگر ملیریا کی وجہ سے چھپاکی نکلنے کا رجحان ہو۔ رسٹاکس

اگر سارا جسم گرم اور گرمی سے جلے تو ۳۰ ایپس + ۳۰ پلسٹیلا ملا کر دینا بہت مفید ہے۔

اگر معدہ کی خرابی کے نتیجہ میں چھپاکی نکلے تو پلسٹیلا ۳۰ + نکس وامیکا ۳۰ بہتر ہے۔

اگر چھپاکی ناک میں نکلے اور ہونٹوں کے ارد گرد کھجلی ہو۔
آرم ٹرائی فیلم

پُرانی چھپاکی میں اگر رسٹاکس پورا فائدہ نہ دے تو بووسٹا مکمل شفا

ہومیو فزیشن محترم رانا محمد حسن صاحب کی کتاب ''**خزینة الشفاء**'' کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو چکا ہے۔ اس کتاب کے تین سو ستّر صفحات میں تقریباً تمام بیماریوں کا ہومیو پیتھک علاج بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح خواتین کیلئے ایک سو باون صفحات پر مشتمل کتاب '**امراض خواتین**' بھی شائع ہو چکی ہے۔ اس کتاب میں خواتین کے مخصوص امراض اور اُن کا ہومیو پیتھک علاج تجویز کیا گیا ہے۔ کتب کے حصول کیلئے فون کریں۔

Mob.07792998973 Tel. 020.36747909

E-mail. peshwltd@gmail.com

کا باعث بن سکتی ہے۔

جب مچھلی کا گوشت کھانے سے اور ساحل سمندر پر چھپا کی ہو۔ آرسینیکم البم

اگر بستر کی گرمی سے زیادتی ہو، خارش ہو، جلن ہو، پیاس نہ ہو، دائرے دار سوزش جو سرخ اور زرد ہو اور شدید خارش ہو ایپس ایم ۳۰۔ اگر ایپس ناکام ہو جائے تو ارٹیکا یورینس دینی چاہیے اس کی اضافی علامت صرف پیشاب کا زیادہ آنا ہے۔

جب قے، اسہال اور گیس کے ہمراہ چھپا کی ہو۔ پلسٹیلا

ہر قسم کی چھپا کی کے لیے مندرجہ ذیل نسخہ مفید ہے۔

بیلا ڈونا، پلسٹیلا اور ایپس میلفیکا ملا کر ۳۰ طاقت میں روزانہ تین بار اور ساتھ نیٹرم سلف ۲۰۰ اور لائیکوپوڈیم ۲۰۰ ملا کر پہلے تین دن روزانہ ایک بار بعد میں ہفتے میں تین بار۔

الرجی:

اگر بہار کے موسم میں اچانک سخت چھینکیں آنے لگیں تو لیکیسس نہایت مفید ہے (سالہا سال کی بہار کی الرجی یعنی دن رات بکثرت چھینکیں آنا لیکیسس ۱۰۰۰ دینے سے ٹھیک ہو سکتی ہے۔ اگر لیکیسس سے ٹھیک ہونے کے بعد دوبارہ الرجی ہو جائے تو اس دوا کو دُہرانا چاہیے۔ اور اگر لیکیسس ناکام ہو جائے تو اس قسم کی الرجی کے لیے نیٹرم میور اور سباڈیلا بھی اچھا کام کرتی ہیں۔ ڈلکامارا ایک ایسی دوا ہے جس کا ہر موسم میں چھینکیں آنے سے تعلق ہے۔ برائی اونیا بھی سردی سے گرمی میں بدلتے ہوئے موسم میں بہت کارآمد ہے)

اگر سکے سے الرجی ہو اور پینٹ والے کمرے میں جاتے ہی پیٹ میں بل پڑنے لگیں۔ پلمبم۔

اگر موسمِ خزاں میں الرجی ہو اور بہت چھینکیں آئیں تو ایلیم سیپیا بہترین دوا ثابت ہوتی ہے۔ (ایلومینا سے مستقل علاج کرنا چاہیے)

اگر گلاب کے پھول سے الرجی ہو تو سینگونیریا اس کا تریاق ثابت ہوتی ہے۔ اگر سکے سے الرجی ہو اور پینٹ والے کمرے میں جاتے ہی پیٹ میں بل پڑنے لگیں۔ پلمبم۔

اگر گلاب کے پھول سے الرجی ہو تو سینگونیریا اس کا تریاق ثابت ہوتی ہے۔

جب دھوپ، مٹی اور گردوغبار سے الرجی ہو اور دانے بنیں تو نٹرم سلف ۲۰۰ کے علاوہ نٹرم میور اور بیسی لینم ملا کر ۲۰۰ طاقت میں لینا مفید ثابت ہوتا ہے۔

چہرے پر الرجی کی وجہ سے دانے بنیں۔ سورائینم ۲۰۰ ہفتے میں تین بار اور کلکیر یا کارب ۳۰ روزانہ تین بار۔

(جلد کی الرجی کے لیے صندل کی لکڑی کی پیسٹ میں ایک چمچ لیمن جوس ملا کر لگانا نہایت مفید ہے۔ اس کے علاوہ خش خش Khushus کی پیسٹ میں ایک چمچ پانی اور ایک چمچ تازہ لیموں کا رَس ڈال کر لگانا مفید ہے)

اہم اعلان

پیشوا میں ہومیو پیتھک و دیسی نسخہ جات شائع کرنے کا مقصد خدمت خلق اور قارئین کو علاج بالمثل کے فوائد سے آگاہ کرنا ہے۔ کسی بھی ہومیو پیتھک نسخہ یا دیسی ٹوٹکے کو استعمال کرنے سے پہلے کسی مستند ہومیو فزیشن یا حکیم سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔ بغیر مشورہ کے نسخہ استعمال کرنا نقصان کا باعث بھی ہو سکتا ہے جس کا ادارہ پیشوا ذمہ دار نہیں ہوگا۔

ایڈیٹر رسالہ پیشوا

پیشوا ہومیو کلینک

ادارہ پیشوا کی زیرنگرانی کام کرنے والا پیشوا ہومیو کلینک اپنے قارئین کی صحت کے متعلق مسائل کے حل کے لئے مقررہ اوقات میں مفت مشورہ کی سہولت پیش کررہا ہے۔آج ہی فون کر کے مفت مشورہ حاصل کریں یا براہ راست جواب کے لئے ای میل کریں۔اگر قارئین پیشوا ملاقات کے متمنی ہوں تو وقت طے کرنا ضروری ہے۔ (تمام ہومیو ادویات تمام دُنیا میں بھیجنے کا انتظام موجود ہے)

اوقات کلینک

پیر تا جمعرات 13.00 PM تا 17.30 PM ---بروز جمعہ 15.30 PM تا 17.30 PM

2. London road , Morden Surrey , SM4 5BQ , U.K

Telephone Number Tel.020.36747909

peshwaltd@gmail.com....www.peshwa.co.uk

ہومیو پیتھی کیا ہے؟

ہومیو پیتھی طب نہایت خوبصورت اور سدا بہار پھول ہے۔جس کی مہک دنیا میں پھیلتی چلی جارہی ہے (مگر آہستہ)۔ہو میو پیتھک جیسے کرشماتی طریقہ علاج کے فیض کو عام کرنے کے لیے ہومیو پیتھی کے سب پروانوں کو مل کر دعا کے ساتھ بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ہومیو پیتھی طریقہ علاج ایک ایسی نیکی ہے جس کا پھیلانا باعث برکت ہے۔دل کی گہرائیوں سے دعا ہے کہ مولا کریم ہومیو پیتھی کے فیض کو پوری دنیا میں پھیلانے کے جلد از جلد سامان پیدا فرمائے۔آمین۔ادارہ پیشوا کے منتظمین خاص طور پر رانا محمد حسن خاں صاحب دُعا اور تعریف کے مستحق ہیں جن کی ہومیو پیتھک طریقہ علاج سے بنی نوع انسان کی خدمت قابل ستائش ہے۔اللہ تعالیٰ انہیں اور تمام ہومیو پیتھی طریقہ علاج سے انسانیت کی خدمت کرنے والے احباب وخواتین کو بہترین جزاعطا فرمائے۔آمین۔ (عبدالحق شاکر۔لندن)

(مردانہ کمزوری دور کرنے کے لیے دو نسخے)

ا۔ایسڈ فاس مدر ٹنکچر، ایگنس کاسٹس مدر ٹنکچر اور نیوفر لوٹا مدر ٹنکچر پانچ پانچ قطرے پانی میں ملا کر دن میں تین بار، کھانے کے دوران یا کھانے کے فوراً بعد۔ایک ہفتہ بعد نسخہ نمبر دو۔ ۲۔سلیکس ناگرا مدر ٹنکچر، ڈامیانہ مدر ٹنکچر اور ٹریبولیکس ٹیرسٹرس مدر ٹنکچر ملا کر دن میں دس قطرے تین بار کھانے کے دوران یا کھانے کے فوراً بعد۔

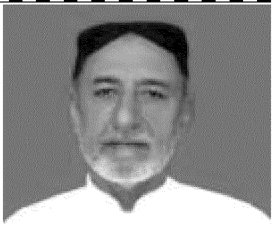

لہسن (Garlic) کے فوائد

تحریر: عبدالحق شاکر۔لندن

قدرت نے انسانوں کو کھانے پینے کے لئے لاتعداد نعمتیں عطا کی ہیں جن میں سے اکثر بہت سے امراض میں بے حد کارآمد ثابت ہوتی ہیں۔اُن نعمتوں میں سے ایک لہسن بھی ہے۔حفظان صحت کے اصولوں کا دشمن انسان،مختلف ذرائع سے اپنی بربادی کو خود دعوت دیتا ہے لیکن لہسن ہے کہ تنہاء انہیں تندرستی سے لطف اندوز ہونے کے مواقع فراہم کرتا ہے۔

زمانہ قدیم سے انسان لہسن کا استعمال کرتا آیا ہے۔رومن،مصری، ایرانی، یہود،عرب اور دُنیا کی تمام قدیم اقوام نے لہسن کے فوائد پر سیر حاصل گفتگو کی ہے،ہر دور میں ہر قوم نے اس کے استعمال کو ہر لحاظ سے فائدہ مند قرار دیا ہے نیز اسے ”مصالحہ جات کا سردار“ بھی کہا گیا ہے۔لہسن کو عربی میں ثوم،سندھی اور پنجابی میں تھوم،پشتو میں اوگہ اور انگریزی میں گارلک (Garlic) کہتے ہیں۔اسکا رنگ،سفید،ذائقہ، تیز و تلخ،مزاج خشک و گرم تیسرے درجہ میں اپنی تریاقیت کے ساتھ ہوتا ہے۔فوائد کی بات کریں تو ’ریح‘ کو خارج کرتا ہے۔معدہ اور انتڑیوں میں موجود ناقص جراثیم اور مواد کو ختم کرتا ہے۔سردیوں میں جسم کو گرم رکھتا ہے اور طاقت دیتا ہے۔ہضم کی کئی صورتوں میں لہسن ایک مفید دوا ہے۔غذا کو ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے۔پیشاب وحیض جاری کرتا ہے۔ آواز کو صاف کرتا ہے۔بہت سے بلغمی امراض،دمہ،وجع مفاصل،فالج،لقوہ،اور رعشہ کیلئے مفید ہے۔اس کی مقدار خوراک تین ماشے (ایک یا دو توری) آغاز میں ہونا مناسب ہے۔

کئی لوگ انار دانہ،پودینہ،ادرک کے ساتھ کونڈی ڈنڈے میں رگڑ کر حسب ضرورت نمک ملا کر چٹنی کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔علاوہ ازیں ریاحی امراض اور اپھارہ میں اسے بھون کر بھی کھایا جاسکتا ہے۔ اکثر لوگ ہائی بلڈ پریشر کے لئے ایک توری کچا لہسن کھانے کے دوران کھالیتے ہیں،لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہائی بلڈ پریشر میں ہر آدمی کیلیے مفید ہو۔تجربہ کے طور پر ایک ہفتہ استعمال کر کے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔کھایا جاسکتا ہے۔اکثر لوگ ہائی بلڈ پریشر کے لئے ایک توری کچا لہسن کھانے کے دوران کھالیتے ہیں،لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہائی بلڈ پریشر میں ہر آدمی کیلئے مفید ہو۔تجربہ کے طور پر ایک ہفتہ استعمال کر کے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

لہسن تمام امراض بلغمی وسوداوی اور جملہ زہروں کے لئے تریاق کی حیثیت رکھتا ہے۔انگریزی طب میں بھی لہسن بطور دواء استعمال کیا جاتا ہے۔یورپی ممالک کی کئی کمپنیاں مختلف طریقوں سے لہسن کے کیپسول بھر کر یا ٹِکیاں بنا کر خوبصورت پیکنگ میں فروخت کرتی ہیں جو معدہ کی تزابیت اور تعافن دور کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔اسی طرح بعض ہائی بلڈ پریشر کے لئے بھی ادویات تیار کی جاتی ہیں۔

بعض دیہاتی علاقوں میں سل و دق کے مریضوں کو لہسن کا پانی بھینس کے دودھ میں پلانے کا پرانا رواج چلا آرہا ہے۔پانی کی مقدار دو ماشہ سے شروع کر کے چھ ماشہ تک بڑھائی جاتی ہے۔اس کے علاوہ لہسن کو پیس کر پھوڑے پر بھی لگایا جاتا ہے۔جدید تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ لہسن میں گندھک کافی مقدار میں پائی جاتی ہے۔لہسن کے استعمال کا ایک آسان طریق یہ بھی ہے کہ ایک یا دو توری کاٹ کر ایک گلاس پانی میں رات سوتے وقت بھگو دیں اور صبح اُٹھ کر اسے پُن کر پی لیں۔آجکل کے دور میں جس طرح بیماریاں پھیل رہی ہیں اور ایک دوسرے میں منتقل ہو رہی ہیں ان حالات میں لہسن کو مختلف طریقوں سے استعمال کر کے آزمانہ چاہئے۔ برطانیہ میں لہسن سے تیار کی ہوئی گولیاں اور کیپسول Hollan and Barrett کی دکان با آسانی دستیاب ہیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحت وسلامتی والی پاکیزہ لمبی زندگی عطا فرمائے۔آمین

بقایا: آوارگانِ دشتِ خار

صریحی کفر

مشہور خطیب سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے اپنی ایک تقریر میں کہا۔ ہمارا اسلام۔ ہم نے اسلام کے نام پر جو کچھ اختیار کر رکھا ہے وہ تو صریحی کفر ہے۔ ہمارے دل دین کی سمجھ سے دور۔ ہماری آنکھیں بصیرت سے نا آشنا۔ کان سچی بات سننے سے گریزاں۔ یہ اسلام جو تم نے اختیار کر رکھا ہے۔ کیا یہی اسلام ہے جو نبی کریم ﷺ نے سکھایا تھا۔ ہماری رفتار و گفتار اور کردار میں وہی دین ہے جو خدا نے نازل کیا تھا؟ (بحوالہ اخبار آزاد ۹ دسمبر ۱۹۴۹۔ مرسلہ محی الدین عباسی)

ایّوب خان رسول اللہ

سوال ایک شخص نے بھری مجلس میں کہا کہ اگر صدر صاحب غلہ روک دیں اور لوگوں کو غلہ نہ ملے تو ہم لا الہ الا اللہ ایوب خان رسول اللہ کہیں گے۔

جواب: مولانا عبد الحق صاحب: (اگر اعتقاد سے یہ کلمات کہے گئے ہوں تو کفر ہے) لیکن اگر یہ اعتقاد کی وجہ سے نہ ہو بلکہ کسی پر بطور تعریض کہا گیا ہو، مثلاً قوم کی خوشامدی اور ذہنی غلامی پر طنز کے طور پر یہ کلمات کہے گئے ہوں کہ یہ قوم اب اس قدر ذہنی غلامی میں تیار ہے کہ اپنے حکمرانوں کو کسی وقت بھی خدا کا پیغمبر کہنے کو تیار ہو سکتی ہے، تو یہ کفر نہیں۔ (فتاویٰ حقانیہ جلد اول صفحہ ۱۴۴)

زلیخا باکرہ رہی

حضرت یوسف علیہ السلام جب شاہِ مصر کے ہاں گئے تو عزیزِ مصر کی بیوی کے ساتھ پیش آنے والے واقعہ کی صفائی کے بعد شاہ مصر نے آپ کو اپنے خواص میں نمایاں جگہ دی اور پھر عزیز مصر کے انتقال کے بعد حضرت یوسفؑ کو اس کے منصب پر فائز کیا اور اس کی بیوی جس کا نام بعض مفسرین نے زلیخا بتایا ہے کا نکاح حضرت یوسف کے ساتھ کر دیا۔ چونکہ عزیزِ مصر نامرد تھا اس لیے زلیخا اس وقت تک باکرہ ہی رہی۔ پھر زلیخا سے حضرت یوسفؑ کے تین بچے پیدا ہوئے جن کے نام افرائم، میشا اور رحمت ہیں۔

(فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ ۱۴۵)

معزز قارئین! قرآن و احادیث کے مطالعہ سے نام نہاد مفسرین کے یہودیانہ خیالات کی قطعاً تصدیق نہیں ہوتی۔

زلیخا کا ذکر بائبل میں بھی نہیں ہے۔ یہودی روایات کی کتاب یعنی طالمود میں عزیز کی بیوی کا نام زلیخا لکھا ہے۔ مسلمان تفسیر نگاروں نے یہ نام طالمود سے لیا ہے۔

زلیخا کا برا ارادہ

جب زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام سے برے کام کا ارادہ کیا تو اللہ نے حضرت یوسف کے والد کا عکس ان کے سامنے کر دیا۔، انہوں نے اپنے والد کی شبیہ دیکھی، اللہ نے غیب سے ان کی مدد فرمائی۔ (مقصد تخلیق حیات صفحہ ۱۱۳ از مولانا حکیم محمد اختر۔ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ)

معزز قارئین! کیا ایسا پاکباز وجود جسے بچپن سے اللہ تعالیٰ نے پاکیزگی عطا کی ہو وہ گناہ کا تصور بھی کر سکتا ہے؟ مولوی صاحب یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ نعوذ باللہ حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ ان کے والد کی شبیہ نہ دکھاتا تو وہ گناہ کے مرتکب ہو جاتے۔

(نام نہاد مولویوں کی کرتوتوں کے متعلق آپ بھی لکھیں)

ضروری اعلان

آوارگانِ دشتِ خار لکھنے کا مقصد کسی کی دِل آزاری کرنا قطعاً مقصود نہیں ہے۔ صرف اصلاح احوال کی غرض سے مولویوں کی تحریریں، اہم خبریں اور دانش وروں کے اقتباسات حوالہ کے ساتھ بغیر کسی خاص ترتیب کے مستقل طور پر شائع کیے جاتے ہیں۔ ایڈیٹر

سرگنگارام کا کاروبار میں حصہ دار

لاہور میں قائم مشہور گنگا رام اسپتال بنانے والے عظیم شخص کا نام رائے بہادر سرگنگا رام تھا۔آپ کی پیدائش ننکانا صاحب ضلع میں آباد ایک چھوٹے سے گاؤں مانگٹا نوالہ میں ۱۸۵۱ء کو ہوئی تھی۔آپ کے والد دولت رام اگروال سب انسپکٹر تھے بعدازاں امرتسر میں عدالت میں کاپی رائٹر کا کام کرتے رہے۔سرگنگارام نے بحثییت سول انجینئر ملازمت کا آغاز کیا تھا۔مگر جلد ہی آپ نے انجینئرنگ کی ملازمت چھوڑ کر کنسٹرکشن کا کاروبار شروع کر دیا اور رفتہ رفتہ بہت بڑی کنسٹرکشن کمپنی کے مالک بن گئے۔آپ کی اس کمپنی نے جنرل پوسٹ آفس لاہور، لاہور عجائب گھر، ایچی سن کالج، نیشنل کالج آف آرٹس، ہیلی کالج آف کامرس، لاہور ہائیکورٹ، کچہری شیخوپورہ اور سول لائن تھانے کے علاوہ بے شمار تاریخی عمارتیں تعمیر کیں۔سرگنگارام کا ایک بہت بڑا کارنامہ منٹگمری میں پچاس ہزار ایکڑ بنجر بارانی زمین لیز پر حاصل کر کے اسے تین برس کے قلیل عرصہ میں Hydroelectric Plant کے ذریعہ پانی کو سینکڑوں میل دور تک پہنچا کر سرسبز و شاداب کھیتوں میں تبدیل کرنا ہے۔سرگنگارام نے اس دور میں کروڑوں روپے کمائے اور اس رقم کا اکثر حصہ خیرات کر دیا۔

سرگنگارام اپنی امارت کی کہانی سناتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

میں نے جو کاروبار شروع کیا ہے اس میں ایک حصہ دار ہے جس کی وجہ سے میرا کاروبار دن دگنی رات چگنی ترقی کر رہا ہے۔اور میرا وہ حصہ دار ہے **’’بھگوان‘‘**۔میں کاروبار میں روز حساب کرتا ہوں اور جو بچتا ہے اس کا آدھا حصہ فوری نکال کر بھگوان کیلئے علیحدہ کر دیتا ہوں۔

تین چیزیں (مرسلہ وسیم خان۔لندن)

تین چیزیں ہر انسان کی جدا ہوتی ہیں۔	صورت۔سیرت۔قسمت
تین چیزیں پردہ چاہتی ہیں۔	کھانا۔عورت۔دولت
تین چیزیں ایک جگہ پرورش پاتی ہیں۔	پھول۔کانٹے۔خوشبو
تین چیزیں انسان کو تباہ کر دیتی ہیں۔	قرض۔حسد۔غم
تین چیزیں بھائی کو بھائی کا دشمن بنا دیتی ہیں۔	زن۔زر۔زمین
تین چیزیں انسان کو زندگی میں ایک بار ملتی ہیں۔	والدین۔حُسن۔جوانی
تین چیزوں کو چھوٹی نہ سمجھیں۔	قرض۔فرض۔مرض
تین چیزوں کو بڑھاؤ۔	عقل۔ہمت۔محبت

ایک اہم بات

سہ ماہی پیشوا میں شائع ہونے والے تمام اشتہارات خلوص نیت کی بنیاد پر شائع کئے جاتے ہیں۔قارئین اس بارے میں اطمینان کرنے کے بعد اپنی ذمہ داری پر پیش رفت کریں۔ادارہ اس حوالے سے کسی بھی قسم کے لین دین اور نقصان کا ذمہ دار نہیں ہے۔

فیض احمد فیض

فیض احمد فیض ۱۳ فروری ۱۹۱۱ء کو سیالکوٹ م میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد سلطان محمد خان افغان شاہ کے وزیر رہے، اردو، عربی اور فارسی زبان بہت اچھی بولتے تھے۔ بہت اچھے وکیل بھی تھے۔ آپ کے والد کا ادبی حلقہ بھی بہت وسیع تھا۔

۱۹۱۶ء میں فیض نے اپنی تعلیم کا آغاز مشہور مذہبی اسکالر مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی شاگردی میں کیا۔ پھر اسکاچ مشن اسکول میں داخلہ لیا جہاں انہوں نے اردو، عربی اور فارسی زبانیں سیکھیں۔ کہا جاتا ہے کہ میر حسن نے بھی آپ کو پڑھایا تھا۔ عربی میں ڈگری حاصل کی۔ کچھ عرصہ بعد آپ نے اورینٹل کالج لاہور سے عربی میں ماسٹر ڈگری بھی حاصل کی تھی۔ بعد ازاں گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے انگلش کیا۔ تعلیم مکمل ہونے کے بعد فیض نے اپنی عملی زندگی کا آغاز M.A.O کالج امرتسر سے بطور استاد کیا۔ فیض نے ہیلی کالج آف کامرس لاہور میں بھی تدریسی فرائض انجام دیے تھے۔ فیض کی شادی ایک انگریز خاتون ایلس جارج سے ہوئی تھی۔ جن سے فیض کی دو بیٹیاں تھیں۔

فیض نے شاعری کا آغاز ہلکی دل کو چھونے والی شاعری سے کیا۔ ابتدائی دور کی شاعری میں محبت اور خوبصورتی فیض کے کلام کا موضوع تھی۔ مگر لاہور میں قیام کے دوران ان کی شاعری میں سیاست اور معاشرتی مضامین بھی شامل ہو گئے۔ ۱۹۴۲ء میں فیض نے درس وتدریس کا سلسلہ بند کر دیا اور انڈین آرمی میں بھرتی ہو گئے۔ دوسری جنگ عظیم میں بہادری دکھانے پر انہیں برٹش ایمپائر میڈل دیا گیا۔ ۱۹۴۷ء میں پاکستان بن جانے کے بعد فیض نے انڈین آرمی کو خیر باد کہہ دیا اور پاکستان آ گئے۔ اور انگریزی اخبار پاکستان ٹائمز کے ایڈیٹر بنا دیے گئے۔ ۹ مارچ ۱۹۵۱ء کو فیض کو فوج کے ایک باغی گروپ جن پر الزام تھا کہ انہوں نے حکومت کا تختہ الٹنے کا منصوبہ بنایا تھا، کا ساتھ دینے کا الزام لگا کر فوجی اہلکاروں سمیت گرفتار کر لیا گیا۔ اس واقعہ کو راولپنڈی سازش کیس کہا جاتا ہے۔ فیض کو اس کیس کے تناظر میں سزائے موت سنائی گئی تھی۔ تاہم چار برس بعد انہیں رہا کر دیا گیا۔ قید کے دوران فیض کی شاعری کی دو کتابیں دستِ صبا اور زندان نامہ مکمل ہوئیں۔ بھٹو دور میں جیل سے رہا ہونے کے بعد نیشنل کونسل آف دی آرٹس میں ان کا تقرر ہو گیا۔ اسی دوران فیض کی ان نظموں کو جن کا روسی زبان میں ترجمہ کیا گیا تھا، روس کی حکومت نے فیض کی بہترین شاعری پر انہیں لینن پیس پرائس ۱۹۶۳ء دیا۔ اس اعزاز کے حاصل کرنے پر انہیں پاکستان میں سوشلسٹ کہا گیا۔

۱۹۶۴ء میں فیض کراچی آ گئے اور ان کا تقرر بحیثیت پرنسپل عبداللہ ہارون کالج میں ہوا۔ اس دوران فیض بہت سارے مشہور رسائل اور اخبارات کیلیے بطور ایڈیٹر بھی کام کرتے رہے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ کے دوران اعزازی طور پر انفارمیشن وزارت سے بھی منسلک رہے۔ اسی دوران فیض نے انسانی خون بہتا دیکھ کر فکر انگیز نظمیں لکھیں۔ جب ضیاء الحق نے بھٹو حکومت کا خاتمہ کر دیا تو ضیاء حکومت نے فیض کو بھی زبردستی بیروت لبنان جلاوطن کر دیا۔ فیض کا بیروت میں اوڑھنا بچھونا اردو شاعری تھی۔ بیروت سے شائع ہونے والے ایک مشہور رسالے لوٹس کو بھی ایڈٹ کرتے رہے۔ ۱۹۸۲ء میں ان کی جلاوطنی ختم ہو جانے پر فیض واپس وطن آ گئے۔ ۱۹۸۴ء میں انہیں نوبل پرائز برائے ادب کے لیے انہیں نامزد کیا گیا۔ اس خبر کے ملنے کے چند دن بعد ۲۰ نومبر ۱۹۸۴ء کو لاہور میں فیض احمد فیض اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ آمین۔ چند مشہور ایوارڈ جو فیض کو ملے اور ان کی کتابوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

HRC Peace Prize MBE (1946).. Nigar Awards (1953 ..Lenin Peace Prize 1962 ...Nishan-e-Imtiaz 1990..Avicenna Prize (2006)

نقشِ فریادی۔ دستِ صبا۔ زندان نامہ۔ میزان۔ دست تہ سنگ۔ حرف حرف۔ سرِ وادیٔ سینا۔ متاعِ لوح وقلم۔ شام شہریاراں۔ میرے دل، میرے مسافر۔ نسخہ ہائے وفا

(نمونہ کلام فیضؔ احمد فیضؔ۔ انتخاب ادارہ پیشوا)

گلوں میں رنگ بھرے بادِ نو بہار چلے / چلے بھی آؤ کہ گلشن کا کاروبار چلے

قفس اداس ہے یارو صبا سے کچھ تو کہو / کہیں تو بہرِ خُدا آج ذکرِ یار چلے

مقام فیضؔ کوئی راہ میں جچا ہی نہیں / جو کوئے یار سے نکلے تو سُوئے دار چلے

ہم پرورشِ لوح و قلم کرتے رہیں گے / جو دل پہ گزرتی ہے رقم کرتے رہیں گے

زندگی کیا کسی مفلس کی قبا ہے جس میں / ہر گھڑی درد کے پیوند لگے جاتے ہیں

دونوں جہان تیری محبت میں ہار کے / وہ جا رہا ہے کوئی شبِ غم گزار کے

اِک فرصتِ گناہ ملی ، وہ بھی چار دن / دیکھے ہیں ہم نے حوصلے پروردگار کے

اور بھی دُکھ ہیں زمانے میں محبت کے سوا / راحتیں اور بھی ہیں وصل کی راحت کے سوا

لوٹ جاتی ہے ادھر کو بھی نظر کیا کیجیے / اب بھی دلکش ہے تیرا حُسن ، مگر کیا کیجیے

جسم پر قید ہے ، جذبات پہ زنجیریں ہیں / فکر محبوس ہے ، گفتار پہ تعزیریں ہیں

گرجے ہیں بہت شیخ سرِ گوشہ ء منبر / کڑکے ہیں بہت اہلِ حکم برسرِ دربار

نثار مَیں تیری گلیوں کے اے وطن کہ جہاں / چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اُٹھا کے چلے

جو کوئی چاہنے والا طواف کو نکلے / نظر چرا کے چلے ، جسم و جاں بچا کے چلے

آج تک شیخ کے اکرام میں جو شے تھی حرام / اب وہی دشمنِ دیں ، راحتِ جاں ٹھہری ہے

ہم نے جو کی طرزِ فغاں کی ہے قفس میں ایجاد / فیضؔ گلشن میں وہی طرزِ بیاں ٹھہری ہے

دشتِ تنہائی میں ، اے جانِ جہاں ، لرزاں ہیں / تیری آواز کے سائے ، تیرے ہونٹوں کے سراب

دشتِ تنہائی میں ، دوری کے خس و خاک تلے / کِھل رہے ہیں، تیرے پہلو کے سمن و گلاب

آئے تو یوں کہ جیسے ہمیشہ تھے مہربان / بھولے تو یوں کہ گویا کبھی آشنا نہ تھے

رختِ دل باندھ لو دل فگارو چلو / پھر ہمیں قتل ہو آئیں یارو چلو

جن کا دیں پیرویء کِذب و ریا ہے اُن کو / ہمتِ کفر ملے ، جرآتِ تحقیق ملے

جن کے سر منتظرِ تیغِ جفا ہیں ان کو / دستِ قاتل کو جھٹک دینے کی توفیق ملے

اُن سے جو کہنے گئے تھے فیضؔ جاں صدقہ کیے / اَن کہی ہی رہ گئی وہ بات سب باتوں کے بعد

اپنے بے خواب کواڑوں کو مقفل کر لو / اب یہاں کوئی نہیں ، کوئی نہیں آئے گا

بول ، کہ لب آزاد ہیں تیرے / بول ، زباں اب تک تیری ہے

بول ، کہ سچ زندہ ہے اب تک / بول ، جو کچھ کہنا ہے کہہ دے

چل رہی ہے کچھ اس انداز سے نبضِ ہستی / دونوں عالم کا نشہ ٹوٹ رہا ہو جیسے

جینا جو آ گیا تو اَجل بھی حیات ہے / اور یوں تو عمرِ خضر بھی کیا بے ثبات ہے

نوائے بے نوا (کلام۔ مصلح راجیکی۔مرسلہ عطاالنور۔لندن)

یہ ثبوتِ بے نیازی تجھے کیوں ہوا گوارا
کہ فلک سے توڑ پھینکا میری زندگی کا تارا
میری بے بسی کے سجدے نہ مٹا سکے جنوں کو
جو اُٹھا بھی کوئی نالہ تو گرا گیا شرارا
تیرے فیض کی بدولت ہوئے شاد کام لاکھوں
کبھی اے بہارِ زندگانی کوئی اس طرف اشارا
تجھے ناپسند ہے تو میری آرزو بدل دے
ابھی ہے اسی روش پر میرے آنسوؤں کا دھارا
نہ فلک سے کچھ شکایت نہ گلہ تیری جفا سے
مجھے خواہشوں نے لوٹا مجھے زندگی نے مارا
نہ ملا کوئی ٹھکانا میری بے قراریوں کو
کہیں رو کے شب گزاری کہیں رو کے دن گزارا
بڑے دُکھ بھرے ہیں جاناں میری زندگی کے لمحے
کبھی ہو سکے تو سننا میری داستاں ، خُدارا
نہ بدل سکی اگرچہ تیری خوئے لَــن تَــرَنِــی
میرے آنسوؤں نے پھر بھی تجھے بارہا پکارا
میری نیستی کا عالم تیرے کُن کا منتظر ہے
میرے مہرباں دکھا دے فَیَکُون کا نظارا

گوذراسی بات پر۔۔ (کلام۔خاطرؔ غزنوی)

گو ذرا سی بات پر برسوں کے یارانے گئے
لیکن اتنا تو ہوا کچھ لوگ پہچانے گئے
گرمیء محفل فقط اک نعرہ ء مستانہ ہے
اور وہ خوش ہیں کہ اس محفل سے دیوانے گئے
میں اسے شہرت کہوں یا اپنی رسوائی کہوں
مجھ سے پہلے اس گلی میں میرے افسانے گئے
یوں تو وہ میری رگِ جاں سے بھی تھے نزدیک تر
آنسوؤں کی دھند میں لیکن نہ پہچانے گئے
وحشتیں کچھ اس طرح اپنا مقدّر ہو گئیں
ہم جہاں پہنچے ، ہمارے ساتھ ویرانے گئے
اب بھی ان یادوں کی خوشبو ذہن میں محفوظ ہے
بارہا ہم جن سے گلزاروں کو مہکانے گئے
کیا قیامت ہے کہ خاطرؔ کشتہ ء شب بھی تھے ہم
صبح بھی آئی تو مجرم ہم ہی گردانے گئے

ایک بار دلی میں رات گئے کسی مشاعرے یا دعوت سے مرزا غالبؔ ،مولانا فیض الحسن فیض سہارنپوری کے ہمراہ واپس آرہے تھے۔جبکہ وہ ایک تنگ وتاریک گلی سے گزر رہے تھے،ایک گدھے کو کھڑے دیکھا۔مولانا نے اسے دیکھ کر کہا:''مرزا صاحب! دلی میں گدھے بہت ہیں۔'' مرزا غالبؔ نے برجستہ کہا:''نہیں حضرت،باہر سے آجاتے ہیں۔''مولانا فیض الحسن فیض سہارنپوری جھینپ کر چُپ ہورہے۔

علیم ہی کہیں نغمہ سرا سا لگتا ہے

(کلام۔عبیداللہ علیم)

شکستہ حال سا ، بے آسرا سا لگتا ہے / یہ شہر دِل سے زیادہ دُکھا سا لگتا ہے
ہر اِک کے ساتھ کوئی واقع سا لگتا ہے / جسے بھی دیکھو وہ کھویا ہواسا لگتا ہے
زمین ہے سو وہ اپنی ہی گردشوں میں کہیں / جو چاند ہے سو وہ ٹوٹا ہوا سا لگتا ہے
میرے وطن میں اُترتے ہوئے اندھیروں کو / جو تم کہو ، مجھے قہر خُدا سا لگتا ہے
جو شام آئی تو پھر شام کا لگا دربار / جو دن ہوا تو وہ دن کربلا سا لگتا ہے
یہ رات کھا گئی ایک ایک کر کے سارے چراغ / جو رہ گیا ہے وہ بجھتا ہوا سا لگتا ہے
دُعا کرو کہ مَیں اُس کے لیے دُعا ہو جاؤں / وہ ایک شخص جو دِل کو دُعا سا لگتا ہے
تو دِل میں بجھنے سی لگتی ہے کائنات تمام / کبھی کبھی جو مجھے تُو بجھا سا لگتا ہے
جو آرہی ہے صدا غور سے سنو اس کو / کہ اس صدا میں خُدا بولتا سا لگتا ہے
ابھی خرید لیں دُنیا کہاں کی مہنگی ہے / مگر ضمیر کا سودا بُرا سا لگتا ہے
یہ موت ہے یا کوئی آخری وصال کے بعد / عجب سکون میں سویا ہوا سا لگتا ہے
ہوائے رنگِ دو عالم میں جاگتی ہوئی لَے / علیم ہی کہیں نغمہ سرا سا لگتا ہے

ففٹی ففٹی

(کلام۔محمد سعید حضرت ناگپوری۔مرسلہ محمد ثاقب رشید۔لندن)

مذہب اور دھرم کے دھندے میں ففٹی ففٹی / ہر اک کما رہا ہے چندے میں ففٹی ففٹی
صدقہ ہو یا ہو عطیہ سب کچھ ہمیں چلے گا / مرغا ہو یا کہ مرغی انڈے میں ففٹی ففٹی
وہ بھیک دے رہے ہیں سب کو دکھا دکھا کر / ظاہر میں پوری پوری پردے میں ففٹی ففٹی
بس گر گئی ندی میں اُلٹی بہاؤ گنگا / زندے کو لاکھ روپے مردے میں ففٹی ففٹی
حضرت بتا دو نمبر کیا ہے کہ مَیں لگاؤں / دے دوں گا آئے گا تو سٹّے میں ففٹی ففٹی

کسی صاحب نے ایک بار اسرار الحق مجازؔ (۱۹۱۱ء تا ۱۹۵۵ء) سے پوچھا: ''کیوں صاحب! آپ کے والدین آپ کی رندانہ بے اعتدالیوں پر کچھ اعتراض نہیں کرتے؟'' مجازؔ نے کہا: ''جی نہیں۔'' پوچھنے والے نے کہا: ''کیوں؟'' مجازؔ نے کہا: ''لوگوں کی اولاد سعادت مند ہوتی ہے۔ مگر میرے والدین سعادت مند ہیں۔''

۔۔۔مسجدوں میں جھگڑے ہیں (کلام مشتاق احسنؔ)

تم عمل کیے جاؤ تم کو کس نے روکا ہے
ہم تو خواب دیکھیں گے یہ ہمارا حصہ ہے

آشیاں کو جلتے تو ہر نظر نے دیکھا ہے
کتنے جل چکے ارماں کیا کسی نے سوچا ہے

حسرتیں زمانے کی پال کر کرو گے کیا
وہ ہی فصل کاٹو گے بیج جس کا بویا ہے

اُس سے غیر اچھے ہیں ہنس کے مل تو لیتے ہیں
بھائی نے مجھے اکثر گھور کر ہی دیکھا ہے

نہ زبان شیریں ہے نہ بیان سنجیدہ
مقتدی پریشاں ہیں یہ امام کیسا ہے

رات دن کے سجدے ہیں مسجدوں میں جھگڑے ہیں
بے اثر دعاؤں کا حشر یہ ہی ہوتا ہے

باغباں کی محنت ہو اور خدا کی رحمت ہو
خاردار شاخوں پر تب گلاب کھلتا ہے

دوسروں کی عینک سے خود کو دیکھیے احسنؔ
آپ اپنی نظروں سے تو سبز سبز دکھتا ہے

روئیں گے ہم کو زمانے والے (کلام۔حبیب جالبؔ)

ہم کو نظروں سے گرانے والے
ڈھونڈ اب ناز اٹھانے والے

چھوڑ جائیں گے کچھ ایسی یادیں
روئیں گے ہم کو زمانے والے

رہ گئے نقش ہمارے باقی
مٹ گئے ہم کو مٹانے والے

منزلِ گل کا پتا دیتے ہیں
راہ میں خار بچھانے والے

ان زمینوں پر گُہر برسیں گے
ایسے کچھ ابر ہیں چھانے والے

دیکھ وہ صبح کا سورج نکلا
مسکرا اشک بہانے والے

آس میں بیٹھے ہیں جن کی جالبؔ
وہ زمانے بھی ہیں آنے والے

ڈاکٹر اشرف الحق جو مولوی عبدالحق دہلوی کے پوتے اور ڈپٹی نظیر احمد مفسر قرآن کے نواسے تھے۔ان کے متعلق جوشؔ ملیح آبادی لکھتے ہیں کہ بادہ خوار، فحش نگار اور پھکڑ بازی میں یگانہ روزگار تھے۔وہ فحشیات کے شاعر تھے اور تخلص تھا عریاں۔دیوان عریاں کے نام سے ان کا کلام چھپ چکا ہے۔وہ سونے کا وقت نکال کر ہر وقت آدھے آدھے پیگ کے حساب سے پیتے رہتے تھے۔لیکن بادہ خوری کے اس تواتر کے باوجود، کیا مجال کہ وہ بہک جائیں، یا لڑکھڑانے لگیں۔(مولانا مودودی کی بھی ان سے جان پہچان تھی۔ان کی موجودگی میں ڈاکٹر صاحب نے نہایت گندی بات کی تھی جسے لکھا نہیں جا سکتا)

بہتان پر صبر

(انتخاب از دُرِّ عدن۔ مرسلہ حنا یاسمین۔لندن)

صبر ہر رنگ میں اچھا ہے پر اے مرد عقیل
غلط الزام پہ ہو صبر تو ہے صبر جمیل

لوگ سمجھیں گے تو سمجھیں یہ خطا کا ہے ثبوت
تم سمجھ لو کہ ہے سو بات کی اک بات ''سکوت''

شعلہ جو دل میں بھڑکتا ہے دبا دو اس کو
جھوٹ پہ آگ جو لگتی ہے بجھا دو اس کو

ضبط کی شان کچھ اس طرح نمایاں ہو جائے
آپ سے آپ ہی دشمن بھی ہراساں ہو جائے

آج جو تلخ ہے بے شک وہی کل شیریں ہے
سچ کسی نے ہے کہا ''صبر کا پھل شریں ہے''

کیا یہ بہتر نہیں مولا تیرا ناصر ہو جائے
نامرادیء عدو خلق پہ ظاہر ہو جائے

صبر کر صبر کہ اللہ کی نصرت آئے
تیری کچلی ہوئی غیرت پہ وہ غیرت دکھائے

وہ لڑے تیرے لیے اور تُو آزاد رہے
خوب نکتہ ہے اللہ کرے یاد رہے

لب خاموش کی خاطر ہی وہ لب کھولتا ہے
جب نہیں بولتا بندہ تو خدا بولتا ہے

''کام آسان ہے، کر جانے دے''

(کلام۔ جمشید اعظم چشتی۔لاہور)

عشق کی راہ میں مر جانے دے !
کام آسان ہے ، کر جانے دے !

دِل میں اِک بار مجھے ، جانِ سخن
بات بن کر ہی اُتر جانے دے !

کیسے سُن پاؤں گا آواز تری
دِل کی دھڑکن تو ٹھہر جانے دے !

ایسی عجلت بھی ہے کیا ، اے سورج
آج کا دن تو گزر جانے دے !

ابرِ پُرنم ، تجھے جلدی کیا ہے ؟
میری آنکھیں بھی تو بھر جانے دے !

اے ہوا ، اپنی نہیں فکر مجھے
ان پرندوں کو تو گھر جانے دے !

مجھے معلوم ہے ، تُو لمحوں کو
روک سکتا ہے ، مگر جانے دے !

ہاتھ مت روک ہوا کا جمشیدؔ
زُلف چہرے پہ بکھر جانے دے !

face book.warsane.abu.jahal اور گوگل پر پیشوا میگزین کو وزٹ کریں۔اور پیشوا رسالہ کی ویب سائیٹ www.peshwa.co.uk پر تمام گزشتہ شمارے دیکھے جاسکتے ہیں ۔

بُروں سے اُمید کہاں ہے اچھائی کی (حکایت سعدی سے ماخوذ۔منظوم ترجمہ رانا محمد حسن)

بھڑوں نے اِک گھر میں چھتہ بنا لیا — مالک پریشاں تھا کہ اب کروں میں کیا
اُنھیں کسی طرح بھگانا چاہتا تھا — ہر حال میں کچھ کرنا چاہتا تھا
بی بی بولی جو کرنا چاہتا ہے تُو نہ کر — یہ مسکیں ہو جائیں گی گھر سے منتشر
مردِ ناداں نے بی بی کا کہا مان لیا — اور کام کاج کے لئے گھر سے چلا گیا
اسی دن بھڑوں نے حملہ کر دیا اُس پر — دشمن ہوا چھتہ ترس کھایا تھا جس پر
گھر اکیلی تھی بی بی اور شوہر دور تھا — چار سو بس چیخوں کا ہی شور تھا
آ کر شوہر عقل کی باتیں بتانے لگا — پیر مردوں کی پیاری باتیں سنانے لگا
بُروں سے اُمید کہاں ہے اچھائی کی — بدوں سے نیکی جڑ ہے برائی کی
بھڑوں پر اب تُو غصہ مت کر — خود ہی بچانا چاہتی تھی تُو ان کا گھر
کوئی بچھاتا نہیں کتے کے لئے دستر خواں — دلبر کافی ہیں بس ان کے لئے ہڈیاں
جو دیتا ہے معصوموں کو آزار — اس کے گلے پر چلا تو تلوار
گر بد باطن بھیڑیا تیرے گھر آئے — ہلاک کر اس سے پہلے کہ تیری بکری کھائے
ابلیس کو سجدہ کرنے کی توفیق نہیں — بدذات خصلت کسی کا بھی رفیق نہیں
موت کے ہاتھوں ہر کوئی لاچار ہے — سیلاب کے بعد ہر تدبیر بے کار ہے
حسنؔ شیطان کا سر پتھر سے کوٹ دے — نفس دُشمن ہے اسے کبھی نہ چھوٹ دے

مجمع رُوحانیاں ڈی چوک میں (مرسلہ۔محمد سلیم انصاری)

دیکھ آ کر مجمع روحانیاں ڈی چوک میں — دندناتی پھر رہی ہیں داڑھیاں ڈی چوک میں
اک طرف جوشِ عقیدت، اک طرف لنگر کی فکر — چار دن سے عرس کا سا ہے سماں ڈی چوک میں
جھڑ رہی ہے مثل گلہائے عقیدت دم بہ دم — مولوی صاحب کے منہ سے گالیاں ڈی چوک میں
سیکڑوں مُلاّ ہیں اور مسدود ہر راہ طعام — سخت خطرے میں ہیں مُرغے مُرغیاں ڈی چوک میں
ہو وہ شاہیں یا کبوتر ، کون پَر مارے بھلا — مائل پرواز ہوں جب جوتیاں ڈی چوک میں
’’عشق‘‘ کا اعجاز تھا یا دستِ خفیہ کا کمال — شیر بن گیا مٹھو میاں ڈی چوک میں

کیا آپ جانتے ہیں؟

انگور اور آنکھیں: امریکہ کی میامی یونیورسٹی میں کی گئی تازہ تحقیق کے مطابق انگور کھانے سے آنکھوں کے قرینے میں نقصان دہ مالیکیولز کے اخراج کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔انگور چونکہ اینٹی آکسیڈنٹس سے بھرپور ہوتے ہیں اسی لیے وہ ڈی این اے کو نقصان سے بچا کر صحت مند خلیات کو تحفظ دیتے ہیں اور اس کے نتیجے میں بینائی بہتر ہوتی ہے۔قرینہ آنکھ کا وہ حصہ ہوتا ہے جہاں موجود خلیات روشنی پر ردعمل ظاہر کرتے ہیں اور عمر بڑھنے کے ساتھ لاحق ہونے والے امراض سے اندھے پن کا خطرہ بڑھتا ہے، محققین کے مطابق انگوروں کو غذا میں شامل کرنے سے قرینے کی صحت کو تحفظ ملتا ہے اور وہ مضر صحت مالیکیولز سے ہونے والے نقصان کا ازالہ کر کے آنکھوں کو تندرست رکھتے ہیں۔انگور وٹامن سی، وٹامن کے اور بیٹا کیروٹین سے بھرپور ہوتے ہیں جو جسم کے اندر سے نقصان دہ مالیکیولز کو نکال باہر کرتے ہیں۔بشکریہ جنگ لندن

البرٹ آئن سٹائن: البرٹ آئن سٹائن نے کہا تھا کہ ''سیاست انسانیت کا کینسر ہے۔''
آئن سٹائن کے متعلق ایک استاد نے کہا تھا Albert was a lazy Dog. البرٹ ایک سست کتا تھا۔

معانقہ نہیں مباطنہ: روڑکی میں ایک مرتبہ دو مولوی صاحبان میں معانقہ ہوا دونوں کے پیٹ بڑے تھے، گلے سے پہلے پیٹ مل گئے۔ماموں صاحب (مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کے حیدرآباد والے ماموں) نے فرمایا مولانا یہ معانقہ تو نہیں ہوا مباطنہ ہو گیا۔ (ملفوظات حکیم الامت جلد ۳ ملفوظ ۹۵ صفحہ ۸۰)
مولوی اکثر موٹے ہوتے ہیں اس لیے معانقہ کرتے وقت، ان کے سینے جن میں دل ہوتا ہے کبھی نہیں ملتے مگر پیٹ شد و مد سے ملتے ہیں۔کیسے نہ ملیں، نام نہاد مولوی کا ایک ہی تو کام ہے یعنی ''پیٹ کا دھندا۔''

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ: اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ دوزخ ہمیشہ کے لیے رہے گا اور کفار بھی اس میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے۔۔۔۔ یہ عقیدہ رکھنے والا عالم دین کہ آخر میں کفار بھی جنت میں جائیں گے، ضروریات کا منکر ہے، ایسے عالم کو اہل کفر اور زیغ کا امام ہونا چاہیے۔
(فتاویٰ حقانیہ جلد اول صفحہ ۲۴۹ از مولانا عبدالحق صاحب)

اِس نام نہاد تعلیم کی نفی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَن كَانَ هُوداً أَوْ نَصَارَىٰ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۱۲)

اور وہ کہتے ہیں کہ ہرگز جنّت میں کوئی داخل نہیں ہوگا سوائے اُن کے جو یہودی یا عیسائی ہوں۔یہ محض اُن کی خواہشات ہیں۔ تُو کہہ کہ اپنی کوئی مضبوط دلیل تو لاؤ اگر تم سچے ہو۔

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ عیسائیوں اور یہودیوں کے اِس دعوے کا رَدّ فرما رہا ہے کہ صرف اِن کے مذاہب کو ماننے والے جنّت میں جائیں گے۔اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحاً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ یہودی ہیں اور نصاریٰ اور دیگر الٰہی کتب کو ماننے والے، جو بھی اللہ پر اور

آخرت کے دن پر ایمان لائے، اور نیک عمل بجالائے اُن سب کے لیے اُن کا اجر اُن کے ربّ کے پاس ہے اور اُن پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غم کریں گے۔　　　(سورۃ البقرۃ آیت ۶۳)

جیسے یہودیوں اور عیسائیوں کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ صرف وہی جنّت میں جائیں گے اُسی طرح تمہارا یہ دعویٰ کہ صرف مسلمان جنّت میں جائیں گے بالکل غلط ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کسی کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا۔ اور یہ بات کوئی نہیں جانتا کہ اس کی کونسی نیکی جنت میں لے جانے کا سبب بنے گی اور کون سی بدی اس کے جہنم میں لیجانے کا سبب بنے گی۔

مصنوعی سورج: چینی سائنسدانوں نے مصنوعی سورج بنانے کا کامیاب تجربہ کرلیا ہے۔ تجربہ کے دوران مصنوعی سورج کا درجہ حرارت پچاس ملین سینٹی گریڈ سے بھی زائد تھا۔ تجربے کے دوران اس سورج سے ایک سو دو سیکنڈ تک پچاس ملین سینٹی گریڈ توانائی حاصل کی گئی۔ Hefei Institute of Physical Science کے ماہرین نے یہ تجربہ کیا تھا۔

اللہ اللہ۔ رام رام: مولانا عبید اللہ سندھی کہتے ہیں کہ ”آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سیکرٹری مسٹر کرپلانی کے بڑے بھائی مسلمان ہو گئے تھے۔ ان کا اسلامی نام شیخ عبد الرحیم تھا۔ انہوں نے بتایا کہ میں اپنی بیوی اور بچی کو چھوڑ کر مسلمان ہو گیا تھا۔ میں ایک پیر صاحب کے ہاں چلا گیا۔ کچھ عرصہ بعد مجھے بیوی اور بچے کو چھوڑنے کا قلق ہوا۔ پیر صاحب نے میری قلبی کیفیت معلوم کرلی۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تم پھر ہندو ہو جاؤ اور اپنے بچوں کے پاس چلے جاؤ۔ میں نے ان کے حکم کی تعمیل کی اور اپنے والدین کے پاس چلا گیا۔ انہوں نے مجھے ایک ہندو جوگی کے سپرد کر دیا۔ اس نے مجھے جو طریقے بتائے وہی تھے جو پیر صاحب نے بتائے تھے البتہ اللہ اللہ کے رام رام جپنا پڑتا تھا۔ کچھ عرصہ بعد میں پھر پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔“ (یعنی مسلمان ہو گیا) (مولانا عبید اللہ سندھی۔ حالات زندگی ،تعلیمات اور سیاسی افکار از پروفیسر محمد اسلم شائع کردہ سندھ ساگر اکادمی۔ لاہور صفحہ ۱۳۲ پرنٹر پبلشر شیر محمد اختر لاہور)

اس دور میں اگر کوئی پیر کسی کو مرتد ہونے کے لیے کہہ دے تو ایسا کہنے والا پیر اور مرتد ہونے والا شخص واجب القتل ہوتے۔

سقراط نے کہا: اگر تم اتنے زبان دراز ہو کہ تمہاری زبان درازی کے مقابلہ میں کوئی تم سے جیت نہ سکے تو تم کبھی غریبوں کے ساتھ ہمدردی نہیں کر سکتے۔

آغا شورش کاشمیری نے کہا: حاسد ہمیشہ بدقسمت ہوتا ہے۔ اس کی روح کو ایک گھن لگا رہتا ہے۔ جو اس کے خون میں سڑاند پیدا کرتا ہے، حاسد صرف اس لیے جلتے ہیں کہ وہ چیز جو ان کے محسود میں آگئی ہے وہ ان میں کیوں نہیں، یہی آگ ان کے اندر سلگتی رہتی ہے، پھر ایک دن بھڑک اٹھتی ہے۔ آخر کار ان کو بجھا دیتی ہے۔ حاسد سے بڑھ کر کوئی انسان بدقسمت نہیں۔

فرمان حضرت شاہ ولی اللہؒ: ۱۰ ہزار آدمیوں کی ایک بستی ہے اگر اس کا اکثر حصہ نئی چیزیں پیدا کرنے میں مصروف نہیں رہتا تو وہ ہلاک ہو جائے گی۔ ایسے ہی اگر ان کا بڑا حصہ تعیش میں مبتلا ہو گیا تو وہ قوم کے لیے ہار بن جائے گا جس کا ضرر بتدریج ساری آبادی میں پھیل جائے گا اور ان کی حالت ایسی ہو جائے گی جیسے انہیں دیوانے کتے نے کاٹ کھایا۔“

(حجۃ اللہ البالغہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۵ از حضرت شاہ ولی اللہؒ)

اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا۔ پھر ان دونوں میں سے مردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلا دیا۔ (سورۃ النساء آیت ۲)

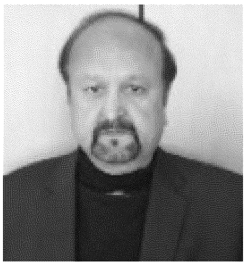

شہید یا مجرم

(محی الدین عباسی لندن MBA سینیئر صحافی و تجزیہ کار)

ممتاز قادری کی پھانسی نے ملک میں دورائے پیدا کردی ہیں۔ایک ہمارا مذہبی جنونی فرقہ اس کو شہید قرار دیتا ہے اور دوسرا اس کو مجرم تاہم حکومتی ریاست اور ملک کی اعلیٰ عدالتیں اس کو مجرم قرار دیتی ہیں ویسے بھی مجرم نے اقبال جرم کیا تھا جس پر تمام عدالتوں نے سزائے موت کا فیصلہ سنایا تھا۔البتہ اس فیصلے اور بحث میں ۵ سال کا عرصہ لگا چونکہ یہ اہم فیصلہ تھا بہرحال دیر آئے درست آئے ہمارا مذہبی طبقہ اس مجرم کو اعلیٰ حضرت، نقش بندی، سہروردی، قادریہ شہید رحمۃ اللہ کے القاب سے نواز رہا ہے اور اس کی قبر پر سجدہ کررہے ہیں۔ممتاز قادری کو جیل میں رسول کریم ﷺ خود تشریف لائے جیل میں اسے گلے لگایا اور اس اقدام کو سراہا۔اگر یہ مان لیا جائے کہ یہ خواب یا حقیقت تھی تو خود اس نے اور اس کی فیملی نے کئی بار صدر مملکت پاکستان سے رحم کی اپیل کیوں مانگی؟ علاوہ ازیں مولوی حضرات یہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کا یہ حق تھا کہ وہ اپنے دشمنوں کو معاف کردیں مگر آج ایک مسلمان کو یہ حق نہیں کہ وہ رسول کریمؐ کے گستاخ کو معاف کردے۔عجیب منطق ہے جس کا اسلام کی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں۔علم دین ترکھان کو برصغیر پاک وہند میں جو شہرت ملی وہ آج ممتاز قادری کو مل رہی ہے اور جلد ہی آنے والا وقت اس کو نجات دہندہ، مسیحا اور ہیرو قرار دے گا ایسے کئی اس کے نقش قدم پر چلنا شروع کردیں گے اور اس کی قبر عظیم الشان درگاہ آستانہ قادریہ میں تبدیل ہوجائے گی پھر لوگ ہر جمعرات کو اس کی درگاہ پر چادریں چڑھائیں گے، عورتیں منتیں مانگیں گی۔اس واقعے سے سوال اُٹھتا ہے کہ اس کار خیر کے لئے جو ممتاز قادری نے انجام دیا اور بلند مقام حاصل کیا جس پر وہ عاشق رسول قرار پایا یہ رتبہ مولوی حضرات ذاتی طور پر خود کیوں نہیں لینا چاہتے؟ آپ کو ان واقعات کی رو سے علم ہوگا کہ ہمارے ملک میں عدم و برداشت کا فقدان ہے اور ہر منصف شخص عدل وانصاف کے فیصلے کرتے ہوئے کیوں گھبراتے ہیں۔جنوری 2015 کو اسلام آباد ہائی کورٹ میں جب اس مقدمے کی سماعت شروع ہوئی تو ممتاز قادری کے وکلاء کی تعداد 90 تھی اور لاہور ہائی کورٹ کے سابق چیف جج خواجہ شریف اور سابق جج نذیر اختر ان کی قیادت کررہے تھے۔ہائی کورٹ نے اس پر فیصلہ سناتے ہوئے اس میں سے دہشت گردی کی دفعات ختم کرنے کا فیصلہ صادر کیا لیکن سپریم کورٹ نے موت کی سزا کا فیصلہ برقرار رکھا۔مزید برآں ممتاز قادری جب جیل میں تھا تو اس کو VIP پروٹوکال ملتا رہا مبارکباد دینے والوں کا تانتا بندھا رہتا تھا حتیٰ کہ اس نے جیل میں دعوت وتبلیغ کا سلسلہ شروع کردیا اس کی تبلیغ سے ایک قیدی نے متأثر ہوکر توہین رسالت کے ایک عمر رسیدہ قیدی کو گولی ماردی۔اس پر میڈیا کا حال یہ تھا کہ اس خبر کو اہمیت دینا مناسب نہیں سمجھا۔میرے لحاظ سے قادری نے ۲ بدترین جرائم کا ارتکاب کیا ہے۔ایک تو اس نے شریعت کی رو سے ایسے شخص کو قتل کیا جس کی شریعت اجازت نہیں دیتی جیسا کہ قرآن کریم کا واضح پیغام ہے: کہ جس نے ایک انسان کا قتل کیا اس نے پوری انسانیت کا قتل کیا۔دوسرا جرم یہ کہ وہ ایک سرکاری نوکر تھا اس کا فرض تھا کہ وہ اپنے افسر کی حفاظت کرے، اس نے اپنے عہدہ اور فرض سے بدفعلی کی جسکا وہ مجرم ہے۔

میری عاجزانہ درخواست ہے کہ خدارا اس کی میت کا پیچھا چھوڑیں۔وہ تو خدا کے پاس جا کر اچھا برا اجر پائے گا۔البتہ تمہیں تو دنیا میں ہی سزا ملتی رہے گی۔ **"واہ رے قادری تیری موت نے تو کتنے مذہبی جنونی مولویوں کی روٹی کا بندوبست کردیا۔"** جماعت اسلامی کے امیر سراج الحق صاحب کہتے ہیں کہ اس کی پھانسی کا دن 29 فروری کو ہر سال برسی کے طور پر منایا جائے گا۔البتہ انہیں یہ علم نہیں کہ یہ لیپ کا سال تھا اور اب یہ انیتسواں دن چار سال بعد آئے گا۔کچھ حکومتی وزرائٔ نے اس پھانسی کو جوڈیشنل قتل قرار دیا ہے جو توہین عدالت اور آئین کی خلاف ورزی کے زمرے میں آتا ہے۔کیا انہیں بھی سزا ملے گی؟ مثلاً سابق جج اور موجودہ وفاقی وزیر مملکت مذہبی امور صاحبزادہ امیر الحسنات شاہ صاحب نے تو باقاعدہ ایک اپیل لیٹر جاری کیا کہ ممتاز قادری کے جنازے میں شرکت کریں۔دوسرا وزیر اعظم نواز شریف کے داماد کیپٹن صفدر نے تو ممتاز قادری کو بے گناہ ثابت کرنے کے لئے باقاعدہ ایک تحریک چلائی تھی اور اس کے قتل کو جوڈیشنل قتل قرار دیا ہے۔

مزید یہ کہ جب سلمان تاثیر نے آسیہ بی بی کے خلاف توہین رسالت کے جھوٹے الزام کے تحت اسے بری کرنے اور توہین رسالت کے قانون کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے اس میں تبدیلی کی بات کی تو الیکٹرونک میڈیا کے جہادیوں میں سے حامد میر، انصار عباسی، مہر عباسی اور کامران خان نے بھرپور مخالفت کی۔اس ضمن میں عوامی جذبات کو ابھارنے میں میڈیا کا بہت بڑا کردار تھا اگر یہ ایسا نہ کرتے تو عوام اور مذہبی جنونی مولوی جذبات میں نہ آتا۔موجودہ حکومت بالخصوص وفاقی وزیر اطلاعات پرویز رشید کو پھانسی کے بعد اس کا سہرا جاتا ہے کہ جس نے اس موقع پر میڈیا کو لگام دی۔بی بی سی اردو نیوز نے بھی اس واقعہ کو سراہا اور لکھا کہ ایسا پر امن اور پرسکون میڈیا شاید پہلی مرتبہ پاکستانی ناظرین کو دیکھنے کو ملا ہے جس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہا جاسکتا۔اللہ تعالیٰ ہمیں بدکردار اور اسلام کو بدنام کرنے والے مولویوں سے محفوظ رکھے۔آمین۔

ہمارا سب سے بڑا دُشمن شیطان

(تحریر: رانا محمد حسن خاں)

اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے دو راستے کھلے چھوڑے ہیں جنہیں خیر اور شر کے نام سے پکارا جاتا ہے۔خیر کا راستہ وہ ہے جس پر چلنے سے اللہ تعالیٰ دلوں پر سکینت نازل کرتا ہے۔اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔اور جنتی راستے کی طرف راہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ انبیاء مبعوث کرتا ہے۔اور انبیاء کرام اللہ تعالیٰ کے پیغام کو نا صرف عام لوگوں تک پہنچاتے ہیں بلکہ اپنی زندگیوں کو ان کے لیے نمونہ بناتے ہیں۔اللہ تعالیٰ، ہر کامیابی کی کنجی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کو قرار دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

''اور جو اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اُس کا تقویٰ اختیار کرے تو یہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔'' (سورۃ النور آیت ۵۲)

شر کا راستہ وہ ہے جس پر چل کر انسان برباد حال ہو جاتا ہے۔اس راستہ پر لے جانے والا کردار راندہ ءدرگاہ یعنی دھتکارا ہوا شیطان ہے۔جو بھی اس کا چیلا بنتا ہے وہ اپنی دنیا و آخرت خراب کر بیٹھتا ہے۔اندھیروں میں بھٹکتا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو حکم دیتے ہوئے شیطان کے متعلق فرماتا ہے:''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم سب کے سب اطاعت (کے دائرہ) میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو۔یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دُشمن ہے۔'' (سورۃ البقرۃ آیت ۲۰۸)

جو انسان یہ سمجھتا ہے کہ ہر چیز کا خالق اور سب کو پالنے والا اللہ تعالیٰ ہے اور اپنے تمام معاملات کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے طابع کر دیتا ہے تو اس متقی انسان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

''یقیناً اُسے (شیطان کو) اُن لوگوں پر کوئی غلبہ نہیں جو ایمان لائے ہیں اور اپنے ربّ پر توکل کرتے ہیں۔'' (سورۃ النحل آیت ۱۰۰)

اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اس کا (شیطان کا) غلبہ تو صرف ان لوگوں پر ہے جو اسے دوست بناتے ہیں اور اُن پر جو اُس (یعنی اللہ کا) کا شریک ٹھہراتے ہیں۔'' (سورۃ النحل آیت ۱۰۱)

پھر اللہ تعالیٰ شیطان کے ساتھیوں کی پہچان کچھ یوں کراتا ہے:۔

''اور وہ لوگ جو اپنے اموال لوگوں کے سامنے دکھاوے کی خاطر خرچ کرتے ہیں اور نہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور نہ یوم آخر پر۔اور وہ جس کا شیطان ساتھی ہو تو وہ بہت ہی بُرا ساتھی ہے۔'' (سورۃ النساء آیت ۳۹)

شیطان سے دوستی کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

''اور جس نے بھی اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنایا تو یقیناً اس نے کھلا کھلا نقصان اٹھایا۔'' (سورۃ النساء آیت ۱۲۰)

اگلی آیت میں شیطان کی شیطانیوں کے متعلق فرماتا ہے:۔

''وہ اِنہیں وعدے دیتا ہے اور اُمیدیں دلاتا ہے،اور دھوکے کے سوا شیطان اِن سے کوئی وعدہ نہیں کرتا۔'' (سورۃ النساء آیت ۱۲۱)

اللہ تعالیٰ کسی بھی صورت میں کسی طرح کے دین میں جبر کی اجازت نہیں دیتا۔جو خود بخود شیطان کی ہمراہی قبول کرلے اس پر بھی جبر کی اجازت نہیں ہے۔ایمان لانے والے اللہ کی پناہ میں آجاتے ہیں۔اور شیطان کی پیروی کرنے والے گمراہی کی دلدل میں دھنستے چلے جاتے ہیں۔اس ضمن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

''دین میں کوئی جبر نہیں۔یقیناً ہدایت گُمراہی سے کھل کر نمایاں ہو چکی۔پس جو کوئی شیطان کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لائے تو یقیناً اُس نے ایک ایسے مظبوط کڑے کو پکڑ لیا جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں۔اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔''

(سورۃ البقرۃ آیت ۲۵۷)

ایمان لانے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ایمان یافتہ مومنوں کو اندھیروں سے نکال لیتا ہے۔اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں اور شیطان کے دوستوں کے ضمن میں فرماتا ہے:۔

''اللہ اُن لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے۔وہ اُن کو اندھیروں سے نُور کی طرف نکالتا ہے۔اور وہ لوگ جنہوں نے کُفر کیا اُن کے دوست شیطان ہیں۔وہ اُن کو نُور سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں۔یہی لوگ آگ والے ہیں وہ اِس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔'' (سورۃ البقرۃ آیت ۲۵۸)

یہ بھی ایک اہم بات ہے کہ شیطان کے دوست اس خوش فہمی میں بھی مبتلا رہتے ہیں کہ ہم ہی ہدایت یافتہ ہیں۔ہر قسم کی شیطانیاں مذہب کا نام لے کر کرتے ہیں۔ان کی گمراہی کی تصدیق کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

''ایک گروہ کو اس نے ہدایت بخشی اور ایک گروہ پر گُمراہی لازم ہوگئی۔یقیناً یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خُدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو دوست بنالیا اور یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔''

(سورۃ اعراف آیت ۳۱)

مندرجہ بالا مقدس آیات قرآنیہ کے مطالعہ سے ایک بات واضح ہے کہ انسان کا سب سے بڑا دشمن شیطان ہے۔شیطان ملعون کے جھانسے میں آکر انسان ایسے ایسے لعنتی کام کرتا ہے جنہیں دیکھ کر شیطان بھی اپنی شیطانیوں کو ادنیٰ سمجھ کر ایسے انسانوں سے دور رہتا ہے۔ہر وہ کام جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے وہ شیطانی کام ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کو شرک کرنے والے سے سخت نفرت ہے۔اور جب انسان کسی بھی قسم کی برائی کرتا ہے تو وہ دراصل شیطان کی تابعداری کر رہا ہوتا ہے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنے باپ سے کہا تھا:۔

''اے میرے باپ! شیطان کی عبادت نہ کر۔شیطان یقیناً رحمان کا نافرمان ہے۔اے میرے باپ! یقیناً میں ڈرتا ہوں کہ رحمان کی طرف سے تجھے کوئی عذاب پہنچے۔پس تُو (اُس وقت) شیطان کا دوست نکلے۔ (سورۃ مریم آیات ۴۵،۴۶)

اس دور میں اگر بغور دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ دنیا میں سیاست دانوں،مذہبی لیڈروں اور عام عوام کی اکثریت پر شیطان نے کنٹرول حاصل کرلیا ہوا ہے۔یہی وجہ ہے کہ بالخصوص اسلامی دنیا اور بالعموم دوسری دنیا ہر قسم کی برائیوں میں مبتلا ہے۔اللہ تعالیٰ ایسے شیطان کے چیلوں کے متعلق فرماتا ہے:۔

''شیطان ان پر غالب آ گیا۔پس اُس نے انہیں اللہ کا ذکر بھلا دیا۔یہی شیطان کا گروہ ہیں۔خبردار! شیطان ہی کا گروہ ہے جو ضرور نقصان اٹھانے والے ہیں۔'' (سورۃ المجادلہ آیت ۲۰)

عصر حاضر میں شیطان کے غلبہ ہونے کی وجوہات میں سب سے بڑی وجہ اپنے اعمال سے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنا ہے۔اور ایسے لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

''یقیناً وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں یہی انتہائی ذلیل لوگوں میں سے ہیں۔'' (سورۃ المجادلہ آیت ۲۱)

اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

''اور تُو میرے بندوں سے کہہ دے کہ ایسی بات کیا کریں جو سب سے اچھی ہو۔یقیناً شیطان اُن کے درمیان فساد ڈالتا ہے۔شیطان بے شک انسان کا کھلا کھلا دشمن ہے۔''

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۵۴)

اس آیت میں بیان کردہ نصیحت پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے مسلمان شیطان کے چیلے بن کر اپنی اتحاد وقوت جیسی قیمتی مالا کو توڑ کر بے وقعت ریزوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔اس وقت حکمران،مذہبی لیڈر اور عوام الناس نے یوں لگتا اپنے فیصلوں کا اختیار شیطان کو دے رکھا ہے۔اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

''وہ چاہتے ہیں فیصلے شیطان سے کروائیں جبکہ انہیں حکم دیا گیا تھا کہ وہ اس کا انکار کریں۔اور شیطان یہ چاہتا ہے کہ وہ انہیں دُور

کی گمراہی میں بہکا دے۔ (سورۃ النساء آیت ۶۱)

عصر حاضر میں مسلمانوں کی حالت زار صاف بتا رہی ہے کہ ان سے کوئی بہت بڑی غلطی ہوئی ہے جس کی پاداش میں انہیں ذلت و رسوائی کا سامنا ہے اور بے بسی و مسکنت کی ایسی مار پڑ رہی ہے کہ جینا حرام ہو گیا ہے۔ یہ تو کسی بھی صورت میں ممکن نہیں ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے اطاعت گزاروں کو ذلت و رسوائی ہلاک کر دے۔ ہاں شیطان کے پیروکار امن و سلامتی سے گمراہ ہونے کی وجہ سے دور ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور شیطان کی فرمانبرداری کرنے والوں پر اللہ لعنت ڈالتے ہوئے فرماتا ہے:۔

''وہ جس پر اللہ نے لعنت کی اور اس پر غضب ناک ہوا اور ان میں سے بعض کو بندر اور سؤر بنا دیا۔ جبکہ انہوں نے شیطان کی عبادت کی۔ یہی لوگ مرتبہ کے لحاظ سے سب سے بدتر اور سیدھی راہ سے سب سے زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں۔'' (سورۃ المائدہ آیت ۶۱)

اس سے زیادہ بدقسمت کون ہو سکتا ہے جس پر اللہ لعنت کرے۔ عصر حاضر میں بھی ہمیں بکثرت بندر اور سؤر کی خصلت رکھنے والے اسلامی دنیا میں نظر آتے ہیں۔ بے شمار نام نہاد مولوی رنگ برنگے جبہ و دستار میں ملبوس اور عجیب و غریب حلیے میں خود کو عالم دین ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کی کوشش ایسے ہی ہے جیسے بندر انسانوں کی نقل اتارتا ہے اور رہتا بندر ہی ہے۔ سؤر جیسی گندی حرکات کرنے والے بھی پارلیمنٹ، مساجد، اسکولوں، مدرسوں وغیرہ میں بکثرت موجود ہیں۔ ان بندروں اور سؤروں کی یہ بھیانک حالت شیطان کی پرستش کرنے کی وجہ سے ہے۔ شیطان ابن آدم کا شروع سے ہی دشمن ہے اللہ تعالیٰ آدم اور انکی بیوی کے متعلق فرماتا ہے۔ ''پس شیطان نے ان دونوں کو اس (درخت) کے معاملہ میں پھسلا دیا پس اس سے انہیں نکال دیا جس میں وہ پہلے تھے۔'' (سورۃ البقرہ آیت ۳۷)

اگلی آیت میں اللہ فرماتا ہے ''پھر آدم نے اپنے ربّ سے کچھ کلمات سیکھے۔ پس وہ اس پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھکا۔ یقیناً وہی بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔''

سچی توبہ اللہ کے فضل سے سابقہ گناہوں کو ختم کرنے کا باعث بن جاتی ہے۔ شیطان کی تدبیر یقیناً کمزور ہوتی ہے۔ (سورۃ النساء) اللہ نے اسکی کاروائیوں سے بچنے کا گُر اس طرح بیان کیا ہے:۔

''اگر تجھے شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پہنچے تو اللہ کی پناہ مانگ۔ یقیناً وہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا جب شیطان کی طرف سے انہیں کوئی تکلیف دہ خیال پہنچے تو وہ بکثرت ذکر کرتے ہیں پھر اچانک وہ صاحبِ بصیرت ہو جاتے ہیں۔ (سورۃ الاعراف آیات ۲۰۱، ۲۰۲)

معزز قارئین! شیطان سے بچنے کا جو طریقہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے اللہ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

شیطان کے حیوانہ حملوں سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ سے بڑھ کر کوئی پناہ گاہ نہیں ہے۔ انسان کا ذاتی طور پر شیطانی حملوں کا روکنا ممکن نہیں ہے۔ ایک ہی راستہ ہے کہ اس شیطان نام کے کتے سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑایا جائے۔ ورنہ شیطان کی مکاری کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

''شیطان کی مثال کی طرح جب اس نے انسان سے کہا انکار کر دے۔ پس جب اس نے انکار کر دیا تو کہنے لگا کہ یقیناً میں بری الذمہ ہوں۔ یقیناً میں تو تمام جہانوں کے ربّ، اللہ سے ڈرتا ہوں۔'' (سورۃ الحشر آیت ۱۷)

یقیناً شیطان فقر سے ڈراتا ہے۔ فقر کے معنی غربت اور ریڑھ کی ہڈی کے ٹوٹنے کے بھی ہیں۔ شیطان فحشاء کا حکم دیتا ہے اور انسان کو یقین دلاتا ہے کہ نیک کاموں پر خرچ کرنے سے تم کمزور ہو جاؤ گے۔ ہر قسم کی برائیوں کو اچھا کر کے دکھاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان کی مکّاریوں سے بچائے۔ آمین۔

جو دُعا سے مُنکر ھے وہ خُدا سے مُنکر ھے

جو دُعا سے مُنکر ہے وہ خُدا سے مُنکر ہے۔صرف ایک دُعا ہی ذریعہ خدا شناسی کا ہے۔اور اب وقت آگیا ہے کہ اُس کی ذات کو طوعاً و کرہاً مانا جاوے۔اصل میں سب جگہ دہریت ہے۔آج کل کی محفلوں کا یہ حال ہے کہ دُعا،توکّل اور انشاء اللہ کہنے پر تمسخر کرتے ہیں۔ان باتوں کو بیوقوفی کہا جاتا ہے؛ ورنہ اگر خُدا سے ان کو ذرا بھی اُنس ہوتا،تو اس کے نام سے کیوں چِڑتے؟ جس کو جس سے محبت ہوتی ہے وہ ہیر پھیر سے کسی نہ کسی طرح سے محبوب کا نام لے ہی لیتا ہے۔اگر اُن کے نزدیک خُدا کوئی شے نہیں ہے۔تو اب موت کا دروازہ کھُلا ہے اُسے ذرا بند کر کے تو دکھلاویں۔تعجب ہے کہ ہمیں جس قدر اس کے وجود پر اُمیدیں ہیں اسی قدر وہ دوسرا گروہ اس سے نا اُمیّد ہے۔اصل میں خدا کے فضل کی ضرورت ہے۔اگر وہ دل کے قفل نہ کھولے تو اَور کون کھول سکتا ہے۔اگر وہ چاہے تو ایک کُتّے کو عقل دے سکتا ہے کہ اس کی باتوں کو سمجھ لیوے اور انسان کو محروم رکھ سکتا ہے۔(بحوالہ ملفوظات از بانی جماعت احمدیہ جلد۴۔مرسلہ انا

الھام کے معنی سمجھنے میں غلطی

مولانا عبید اللہ سندھی صاحب اپنی کتاب عقیدہ انتظار مسیح از عبید اللہ سندھی کے صفحہ ۲۸۔۲۹ پر ایک انوکھی بات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

حضرت شاہ ولی اللہ التفہیمات الٰہیہ میں فرماتے ہیں کہ مجھ کو الہام ہوا ہے کہ ''اگر تُو انقلاب کر دے تو تم مہدی ہو۔اور دوسرے مہدی کی ضرورت نہ ہوگی۔'' اس وقت دہلی کی سلطنت زوال پر تھی اور زمین انقلاب کے لیے تیار تھی مگر شاہ صاحب نے الہام کے معنی سمجھنے میں غلطی کی اور سمجھے کہ مہدی تو عرب میں پیدا ہوگا تو اگر مَیں مہدی ہوں تو مجھے عرب میں جانا چاہیے اور عرب کی طرف جانے کو شاہ صاحب تیار ہوگئے اور شاہ صاحب کو سخت تکلیفیں پیش آئیں۔اور الہام کے معنی نہ سمجھنے کے باعث انقلاب نہ ہوا۔جبکہ ہندوستان کی زمین انقلاب کے لیے تیار تھی جس سے انگریز قوم نے جو ایک تاجرانہ حیثیت رکھتی تھی فائدہ حاصل کیا۔ہمارا خیال ہے کہ انگریزوں نے شاہ صاحب کے فلسفہ سے فائدہ اٹھایا ہے۔اور اس الہام کو سمجھ لیا اور وہ ہندوستان کے مالک ہوگئے۔اور موقع ہاتھ سے جاتا رہا۔

اگر شاہ صاحب اس وقت سلطنت کے انقلاب کا کام کرتے تو سلطنت اسلامیہ قائم رہتی اور مہدی بھی شاہ صاحب ہوتے۔مگر افسوس کہ کام خراب ہوگیا۔

عالمی خلافت (بلا تبصرہ)

تنظیم اسلامی کے بانی جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب (۱۹۳۲ء تا ۲۰۱۰ء) اپنی کتاب خلافت کی حقیقت اور عصر حاضر میں اس کا نظام میں لکھتے ہیں:۔

مصطفیٰ کمال پاشا نے اس وقت صیہونیت کے ایجنٹ کا کردار ادا کیا ۱۹۲۴ء سے لے کر اب ۱۹۹۴ء تک ستّر برس بیت گئے ہیں لیکن پوری دُنیا میں خلافت کے ادارے کا برائے نام بھی وجود نہیں۔اُمّت مسلمہ کی تاریخ میں اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔اب جب بھی خلافت قائم ہوگی تو یہ دُنیا کے کسی ایک خطے پر محدود نہیں ہوگی بلکہ عالمی خلافت ہوگی۔

وہ جماعت جو نبوت کی بنیاد پر قائم ہو،اس سے زیادہ مظبوط جماعت کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔بلکہ میں کہتا ہوں سچی نبوت تو درکنار جھوٹی نبوت بھی تنظیم کی بڑی بنیاد ہے۔اندازہ کیجیے،مرزا غلام احمد صاحب (بانی جماعت احمدیہ) کی جھوٹی نبوت کی بنیاد پر جو جماعت احمدیہ چل رہی ہے وہ کہاں سے کہاں پہنچ گئی،اور ان کا لاہوری فرقہ،جس نے غلام احمد کو نبی نہیں مانا،وہ منتشر ہو کر ختم ہوگیا۔تو مظبوط ترین جماعت جو دُنیا میں بن سکتی ہے،وہ نبوت کے دعویٰ کی بنیاد پر بن سکتی ہے۔

ہمارے افلاس،بدنصیبی اور بدبختی کا یہ عالم ہے کہ کسی بھی مذہبی جماعت نے اس بنیاد پر جماعت سازی کی ضرورت محسوس نہیں کی یہ اس حدیث (انصار کی طرف سے حضرت سعدؓ نے جواب دیا تھا **فانا امنا بك و صدقنك**) کی انتہا درجے کی ناقدری ہے۔چھوٹی چھوٹی حدیثوں کی بنیاد پر دوسروں کو ہدف تنقید بنایا جاتا ہے کہ تم نے رفع الیدین نہیں کیا،تم نے آمین بالجہر کہہ دیا،لہٰذا ہماری مسجد سے نکل جاؤ،مگر اس حدیث کی طرف کسی نے نظر نہیں گئی (ندائے خلافت ۶ جون ۲۰۱۱ء بیان اسرار احمد صفحہ ۷)

باتبصرہ خبریں

مدنی میزائل اور دھوکے کی ٹٹّی: گزشتہ دنوں اچانک فیس بک پر لفظ ''مدنی میزائل'' دیکھ کر حیرت کا جھٹکا لگا اور بے اختیار دل میں خیال آیا کہ لیجیے وہ میزائل جنہیں انسانوں کی ہلاکت کے لیے بنایا جاتا ہے انہیں رحمۃ للعالمین حضرت محمدﷺ کے شہر کا نام دے کر اسے اسلام کا لبادہ اوڑھا دیا گیا ہے۔مگر دوسرے لمحے ہنسی روکنا مشکل ہو گیا، چشمِ تصور میں ہم مکمل خبر پڑھ کر ڈی چوک اسلام آباد پہنچ گئے۔وہاں ہم نے دیکھا، ہزاروں مولوی وہاں جمع تھے اچانک ایک ہیلی کا پٹر مجمع کے سروں سے کافی دور نمودار ہوا، مولوی اسے دیکھ کر جوش میں آ گئے اور گالیاں دیتے ہوئے، ہیلی کاپٹر کو جوتے مارنے لگے، مگر یہ کیا ہیلی کاپٹر کو ''مدنی میزائل'' لگنے کی بجائے مولویوں کے سر پر تڑ تڑ پڑ رہے ہیں۔معاملہ بالکل ایسا تھا جیسے کوئی چاند پر تھوکنے کی کوشش میں اپنا منہ گندا کر رہا ہو۔

بریلوی مکتبہ فکر کے لوگ ممتاز قادری جسے سلمان تاثیر کے قتل کے جرم میں پھانسی پر لٹکا دیا گیا تھے کے چہلم کے سلسلے میں لیاقت باغ میں اکٹھے ہوئے تھے۔چہلم کی رسومات ادا کرنے کے بعد ان لوگوں نے ڈی چوک کا رخ کیا۔پولیس اور رینجرز سے مار دھاڑ کرنے کے بعد چند ہزار افراد ڈی چوک پہنچ گئے۔یہ مار دھاڑ ڈان نیوز کے مطابق چند شرائط پیش کرنے کے لیے کی گئی۔ان شرائط میں اہم شرائط یہ تھیں۔ملک کو سیکولر اسٹیٹ نہ بنایا جائے۔ممتاز قادری ''شہید'' کے اڈیالہ جیل میں سیل کو قومی اثاثہ قرار دیا جائے۔آسیہ بی بی کو پھانسی دی جائے۔احمدیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔دہشت گردوں اور دیگر گرفتار افراد کو رہا کیا جائے۔توہین رسالت قانون ختم نہ کیا جائے۔یاد رہے ننگی گالیاں ان مولویوں نے اس طرح دی ہیں جیسے یہ حلوہ کھاتے ہیں۔سنی تحریک، تحریک لبیک رسول اللہ اور دیگر تنظیموں نے اس دھرنے کا انتظام کیا تھا۔نام نہاد مولوی، ان کے بے ہودہ دھرنے، ان کے مطالبے اور فضول گفتگو، دھوکے کی ٹٹّی کے سوا کچھ نہیں۔

دیوبندیوں اور بریلویوں کا باہمی بغض و نفرت

نامور صحافی جناب سلیم صافی صاحب دیوبندیوں اور بریلویوں کے باہمی بغض و نفرت کے متعلق لکھتے ہیں:۔

اللہ گواہ ہے کہ خوف مجھے نہ سیکولر طبقے سے ہے، نہ امریکہ اور ہندوستان کا بلکہ مجھے خوف مذہبی طبقے سے آتا ہے۔اللہ گواہ ہے کہ میں نے جتنا بغض جے یو آئی والوں کے دلوں میں جماعت اسلامی کے لیے دیکھا ہے، وہ پیپلز پارٹی یا مسلم لیگ (ن) وغیرہ کے لیے کبھی نہیں دیکھا۔اسی طرح جس طرح جماعت اسلامی والے جو نفرت جے یو آئی والوں سے کرتے ہیں، وہ کسی سیکولر پارٹی سے نہیں کرتے۔خلوتوں میں جو کچھ دیوبندی، بریلویوں کے بارے میں کہتے ہیں اور جو بریلوی دیوبندیوں کے بارے میں کہتے ہیں، وہ ناقابل بیان ہے۔رہے شیعہ اور سُنّی فرقہ پرست تو ان کی تو بات ہی کچھ اور ہے۔لال مسجد کے سانحہ سے قبل میں نے دو بڑی مذہبی جماعتوں کے سربراہوں سے بات کر کے مسئلے کے حل میں کردار ادا کرنے کو کہا تو انہوں نے لال مسجد والوں کے بارے میں جو زبان استعمال کی، وہ میں تحریر میں نہیں لا سکتا۔مجھے لگا کہ ان کی خواہش ہے کہ ان کے خلاف کاروائی ہو، لیکن جب کاروائی ہوئی تو انہوں نے ایسا ماتم شروع کیا کہ جو اب تک جاری ہے۔　　(پاکستان سیکولر کیوں بنے گا؟ روزنامہ جنگ ۱۵ اپریل ۲۰۱۶ء)

ادارہ پیشوا کے منتظمین گلشن اقبال لاہور میں ہونے والی دہشت گردی کی شدید مذمت کرتے ہیں جس میں ۹۰ شہریوں کو اپنی قیمتی جانوں کی قربانی دینی پڑی تھی۔اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند کرے، زخمیوں کو صحت دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔حکومت وقت سے یہ اپیل بھی کرتے ہیں کہ شہریوں کے مال و جان کے تحفظ کو یقینی بنائے۔(ایڈیٹر پیشوا)

تیزاب پلا دیا: گجرات میں گھریلو جھگڑے پر صائمہ کو اس کے شوہر نے اپنے گھر والوں کے ساتھ مل کر تیزاب پلا دیا۔صائمہ دو روز تک موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد دوران علاج دم توڑ گئی۔(جنگ ۱۱۲ مارچ ۲۰۱۶ء) نسواں بل کی مخالفت کرنے والا ہے کوئی مذہبی لیڈر جو اس ظلم کے خلاف تحریک چلائے۔نسواں بل کے خلاف اور ایک قاتل کے لیے تحریک چلانے والوں کے پاس کسی کا دکھ دور کرنے کے لیے وقت نہیں ہے۔آسیہ بی بی کو پھانسی دلوانے

کے چکر میں حلالہ سینٹرز اور فتاویٰ سینٹر چلانے والے ایسے پھنسے ہیں کہ ان کے پاس مظلوموں کی دادرسی کے لیے کوئی وقت نہیں ہے۔

ممتاز قادری کا بڑا جنازہ: عصر حاضر میں جس کے جنازہ میں بہت بڑی تعداد میں لوگ شریک ہوں اسے نجات یافتہ سمجھا جاتا ہے۔اس کے اعمال پر کم نظر ہوتی ہے اور جنازے کو اہمیت زیادہ دی جاتی ہے۔کسی زمانے میں بڑے جنازے ان شخصیات کے ہوا کرتے تھے جنہوں اپنی زندگیاں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کے تابع کرنے کے بعد فی سبیل اللہ انسانوں کی اصلاح اور ہمدردی کے لیے وقف کر دی تھیں۔کہا جاتا ہے کہ امام احمد بن حنبل کے جنازے میں ۱۳لاکھ افراد شریک ہوئے تھے۔ممتاز قادری جیسے قاتلوں کے بڑے جنازوں کو نجات کا دروازہ قرار دیا جا رہا ہے۔شہید بنا کر دنیا میں جنت کے مزے لوٹنے والے بڑے بڑے مولوی عوام الناس کو مرنے کے بعد ایک ایسی جنت میں جانے کا تصور پیش کرتے ہیں جسے سن کر جاہل جذباتی اور احمق لوگ معصوم مردوں، عورتوں اور بچوں کو بے دردی سے قتل کر کے ''شہید'' ہو جاتے ہیں۔اور ان شہیدوں کی قبروں کو مولوی دھندے کے لیے استعمال کر کے اپنی دنیا کو رنگین بناتے ہیں۔ممتاز قادری کا بڑا جنازہ اسے کیا فائدہ دے گا ہم نہیں جانتے مگر مولوی کے وارے نیارے ضرور ہو گئے ہیں۔عصر حاضر میں مشہور مصری گلوکارہ ام کلثوم کے جنازے میں ۴۰لاکھ سے زائد افراد شریک ہوئے تھے۔اگر جنازے کے شرکاء کی تعداد نجات کا فیصلہ کرتی ہے تو ام کلثوم اس معیار کے لحاظ سے قادری سے بہت آگے ہے۔اسی طرح شادیوں میں بھی کچھ بڑی شادیاں کہلاتی ہیں جن میں زیادہ افراد شرکت کرتے ہیں۔اس معاملہ میں بھی عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ بے تحاشہ جہیز اور شادی میں کثیر افراد کی شرکت کامیاب زندگی گزارنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔حالات و واقعات ثابت کرتے ہیں کہ یہ بات غلط ہے۔مثال کے طور پر Kim Kardashian اور Kris Humphries کی شادی پر ۶ملین پونڈ خرچ ہوا، ہزاروں افراد شریک ہوئے، دو ملین ڈالر پھول خریدنے پر خرچ کیے گئے اور تین ملین ڈالر کے ہیرے دلہن کے سر کے تاج میں سجائے گئے۔ہوا یہ کہ شادی کے ۷۲دن بعد یہ شادی ختم ہوگئی۔ایک خبر ہے کہ کتے اور کتیا کی شادی میں ۵ہزار سے زائد افراد شریک ہوئے۔ جہاں سیاستدان اور مذہبی شخصیات پیٹ کے پجاری ہوں وہاں بڑے جنازے، بڑی شادیاں نجات اور کامیابی کی ضمانت سمجھے جاتے ہوں وہاں نہ شہیدوں کی کمی ہوتی اور نہ رنڈووں کی۔اور غریب لوگ کتے کتیوں کی شادی کروا کر خوش ہوتے ہیں۔ہمارے ملک میں تو کتوں کو شہید بھی کہا جاتا ہے،کل کلاں انکے بڑے جنازے بھی ہو سکتے ہیں اور کتوں والی سرکار کے مزار پر کتوں کو دودھ جلیبی کھلائی جاتی ہے۔دنیا میں کئی لکا جیسے عظیم کتے بھی ہیں۔جنہوں نے افغانستان میں بارودی سرنگوں کی نشان دہی کر کے ہزاروں افراد کی جان بچائی۔ایک حادثہ میں اپنے ٹانگ گنوا بیٹھا۔اس عظیم امریکی کتے کو برطانوی میڈل ڈکن سے نوازا گیا ہے۔جانوروں کو دیے جانے والے اس میڈل کا درجہ وکٹوریا کراس کے برابر مانا جاتا ہے۔ایسے کام کے کتے ان نام نہاد''شہیدوں'' سے بہتر ہیں جنہیں نام نہاد مولوی شہید قرار دیں۔

گلاسکو میں ایک احمدی کا قتل: گزشتہ ہفتے ایک احمدی تاجر اسد شاہ کو ان کی دکان کے سامنے نہایت بے دردی سے چھریوں کے وار کر کے قتل کر دیا گیا۔ان کے قتل کی وجہ ان کا احمدی ہونا بنا۔اس طرح کی وارداتیں پاکستان میں مذہبی جنونیوں کی طرف سے آئے روز ہوتی رہتی ہیں مگر اس طرح کے گندے عناصر کا انگلستان میں اپنی بربریت کا مظاہرہ کرنا، برطانیہ میں خطرے کا آلارم سمجھنا چاہیے۔اس طرح کے غلیظ عناصر کو برطانوی حکومت کو ہر صورت میں روکنا ہوگا ورنہ مسلمان کہنے والے ممالک کی طرح مذہبی منافرت شہریوں اور حکومت کا جینا حرام کر دے گی۔

مذہبی جنونیوں کے ہاتھوں ایک نوجوان کا قتل: مورخہ یکم مارچ کو کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ میں مذہبی منافرت کی بناء پر احمدی نوجوان قمر الضیاء کو چھریوں کے وار کر کے گھر کے باہر قتل کر دیا۔مرحوم نے والدہ، اہلیہ اور تین بچوں کو سوگوار چھوڑا ہے۔بڑے بچے کی عمر آٹھ سال اور چھوٹی بیٹی کی عمر آٹھ سال ہے۔(وہ قوم جس میں مذہبی جنونیوں کو من مانی کرنے کی اجازت ہو وہ قوم کسی صورت میں بھی امن کا منہ نہیں دیکھ سکتی۔اگر پاکستانی قوم حقیقی امن کے مزے لینا چاہتی ہے تو اسے لازماً مذہبی درندوں کو قابو کرنا ہوگا۔پاکستانی حکومت اور عوام کو چاہیے کہ ان مذہبی نام نہاد اسلام کے ٹھیکیداروں سے وطن عزیز اور اس کے گلی محلوں کو پاک صاف کرنے جیسا مقدس کام زور شور سے فوراً شروع کریں اور آخری مذہبی جنونی کے خاتمہ تک اسے جاری رکھیں)

امن کانفرنس لندن: ۱۹مارچ ۲۰۱۶ء کو ۱۳ویں امن کانفرنس احمدیہ مسلم جماعت برطانیہ کے زیر اہتمام مسجد بیت الفتوح لندن میں منعقد ہوئی۔اس قومی امن کانفرنس میں ۲۶ممالک سے ۹۰۰ مندوبین شریک ہوئے،ان مہمانوں میں ۵۰۰ افراد کا تعلق مختلف مذاہب اور ممالک سے تھا۔مہمانوں حکومتی وزراء،سفیران کرام اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات نے امن کانفرنس میں شرکت کی۔امن کانفرنس کا افتتاح امام جماعت احمدیہ نے کیا۔امام جماعت احمدیہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ اس وقت دنیا کو بنیادی ضرورت انصاف کی فراہمی ہے اور سوسائٹی کے تمام افراد تک اس کا پہنچنا ضروری ہے تاکہ حقیقی اور دیرپا امن قائم

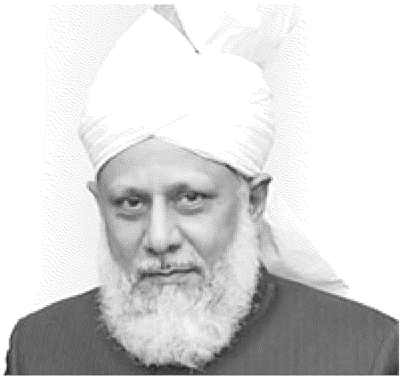

امام احمدیہ مسلم جماعت عالمگیر مرزا مسرور احمد صاحب

کیا جا سکے۔انہوں نے میڈیا کے متعلق کہا کہ وہ اپنا کام اس طرح کریں کہ مسلمان ممالک میں بسنے والے مسلمانوں کی اکثریت کی مثبت باتوں پر توجہ دیں نہ کہ چھوٹے چھوٹے انتہا پسندوں پر۔انہیں "as a force for good and a force for peace" میڈیا کو استعمال کرنا چاہیے۔امام جماعت احمدیہ نے اپنے خطاب کا اختتام اس دعا سے کیا کہ مَیں دعا کرتا ہوں کہ اللہ ہمیں انسانیت کے لیے اپنا کردار ادا کرنے کی توفیق دے اور دعا ہے کہ حقیقی امن جس کی بنیاد انصاف پر ہو دنیا کے ہر حصے میں قائم ہو۔

اس موقع پر امام جماعت احمدیہ نے احمدیہ مسلم پرائز فار پیس Ms Hadeel Qassim کو دیا۔انہوں نے مشرق وسطیٰ میں ہزاروں مصیبت زدہ مہاجر بچوں کی بغیر کسی تفریق کے خدمت کی ہے۔احمدیہ مسلم پرائز فار پیس حاصل کرنے والوں میں محترمہ کا نواں نمبر ہے۔اس انعام کا آغاز ۲۰۰۹ء میں ہوا تھا۔۲۰۱۰ء میں مشہور پاکستانی سماجی کارکن عبدالستار ایدھی بھی احمدیہ مسلم پرائز فار پیس حاصل کر چکے ہیں۔انعام کی رقم دس ہزار برطانوی پونڈ ہے۔

مذہبی جنونیوں کے ہاتھوں ایک نوجوان کا قتل: مورخہ یکم مارچ کو کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ میں مذہبی منافرت کی بناء پر احمدی نوجوان قمر الضیاء کو چھریوں کے وار کر کے گھر کے باہر قتل کر دیا۔مرحوم نے والدہ، اہلیہ اور تین بچوں کو سوگوار چھوڑا ہے۔بڑے بچے کی عمر آٹھ سال اور چھوٹی بیٹی کی عمر آٹھ سال ہے۔(وہ قوم جس میں مذہبی جنونیوں کو من مانی کرنے کی اجازت ہو وہ قوم کسی صورت میں بھی امن کا منہ نہیں دیکھ سکتی۔اگر پاکستانی قوم حقیقی امن کے مزے لینا چاہتی ہے تو اسے لازماً مذہبی درندوں کو قابو کرنا ہوگا۔پاکستانی حکومت اور عوام کو چاہیے کہ ان مذہبی نام نہاد اسلام کے ٹھیکیداروں سے وطن عزیز اور اس کے گلی محلوں کو پاک صاف کرنے جیسا مقدس کام زور شور سے فوراً شروع کریں اور آخری مذہبی جنونی کے خاتمہ تک اسے جاری رکھیں)

اماموں کی وجہ سے مساجد کا خاتمہ: مسلم اکثریت والی وسطی ایشیائی ریاست تاجکستان میں اسلامی نام رکھنے اور حجاب پر پابندی کے بعد مساجد کو قہوہ خانوں، سلائی کڑھائی سکھانے اور بچوں کے کھیل کود کے مراکز میں تبدیل کیا جارہا ہے۔خوجاند شہر کے میئر کا کہنا ہے کہ ان مساجد کو اس طرح کے مراکز میں تبدیل کیا جارہا ہے جنہیں حکومت کی اجازت کے بغیر سرکاری زمین پر بنایا ہے اور شہر کی وہ تمام مساجد جو ۱۰۰ مربع میٹر پر بنائی گئی ہیں، بند کی جارہی ہیں۔چیئرمین بلدیہ نے شہر کے علماء کرام اور مساجد کے خطباء کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے انہیں اسلامی شریعت کے اصولوں کے بارے میں جاہل مطلق قرار دیا۔(بشکریہ۔روزنامہ جنگ 19 فروری ۲۰۱۶ء) پاکستانی اماموں کے بارے میں ضیاء الحق نے کہا ہے کہ" جمعرات کی روٹیوں پر تکیہ کرنے والوں سے قوم کیا توقع کر سکتی ہے۔ملک میں اس وقت تقریباً ۵۵ ہزار امام مسجد ہیں جن میں سے صرف ۸ ہزار ایسے ہیں جنہوں نے درس نظامی تعلیم حاصل کی جبکہ ۳۶ ہزار نیم تعلیم یافتہ اور ۱۱ ہزار سفید ان پڑھ ہیں اور یہ ان پڑھ بھی اپنے آپ کو امام مسجد قرار دیتے ہیں۔انہوں نے کہا ان اماموں سے قوم کیا توقع کر سکتی ہے جو صرف جمعرات کی روٹی پر تکیہ کر کے جی رہے ہیں جبکہ قوم کو حقیقی اماموں کی ضرورت ہے۔" (جنگ لاہور یکم فروری ۱۹۸۵ء) جس درس نظامی تعلیم کو حاصل کر کے امام بنتے ہیں کے متعلق مولوی طاہر القادری کہتے ہیں:۔"دوسری اہم وجہ ہمارے علماء کرام کے اذہان میں پایا جانے والا ایک غلط تصوّر رہے کہ ہمارے ہاں مدارسِ اسلامیہ کے نصاب "درس نظامی" میں صدیوں سے جو فلسفہ پڑھایا جارہا ہے وہ اسلام سے ماخوذ ہے۔یہ تصوّر ہی حقیقت کے خلاف ہے، کیونکہ وہ فلسفہ بنیادی طور پر اِسلامی نہیں بلکہ یونانی فلسفہ ہے۔ ہمارے بعض کم نظر علماء وہ کتابیں پڑھ کر یہ تمیز بھول گئے ہیں کہ وہ فلسفہ یونانی ہے قرآنی نہیں۔" (اسلام اور جدید سائنس از مولوی طاہر القادری صفحہ ۷۰) اور مسلمانوں کی حالت کے متعلق رپورٹ ہے کہ" اس وقت کرّہ ارض پر مسلمانوں کی تعداد قریباً ایک ارب ہے ان میں سے تقریباً ۶۰ کروڑ ان پڑھ اور بالکل ناخواندہ ہیں۔بیشتر قرآن ناظرہ بھی نہیں پڑھ سکتے۔" (ہفتہ وار سائنس میگزین ۱۶ جون ۱۹۸۹ء صفحہ ۸) اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نام نہاد مولویوں کے سایے سے بھی بچائے اور حقیقی علماء کو پہچاننے کی توفیق دے۔آمین

طاقت اور شریعت: قمر زمان کائرہ کہتے ہیں کہ طاقت کے زور پر شریعت نافذ کرنے کی سوچ ختم کرنی ہوگی۔(جنگ ۲۳ جنوری) اس بات پر یہی تبصرہ کیا جا سکتا ہے کہ اگر طاقت کے زور پر شریعت نافذ کرنے کی سوچ کو ختم کرنا ہے تو ساری قوم کو بھرپور قوت کے ساتھ اس غیر اسلامی سوچ کو پیدا کرنے والے ان مدرسوں اور اماموں کو کچلنا ہوگا جن کے منہ کو انسانی خون کی اور فتنہ وفساد کی لت لگ گئی ہے۔انسانی خون پینے والوں کی موت ہی مسائل کا حل ہے۔

مولوی، بندر اور رجم

(تحریر: رانا محمد حسن خاں)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت پر اضطراب اور انتشار کا ایک ایسا شدید زمانہ بھی آئے گا کہ لوگ اپنے علماء کے پاس (راہنمائی کی امید سے) جائیں گے تو کیا دیکھیں گے کہ وہ بندر اور سور ہیں۔'' (کنز العمال)

عصر حاضر میں نام نہاد بے ہنگم مولوی زانیوں کو پتھر مار کر مارنے کی سزا کو نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور میں واضح طور پر زانی کے لیے سو کوڑوں کی سزا مقرر فرمائی ہے۔ زنا کے مرتکب کو سزا دینے کے لیے چار گواہوں کی شرط بھی عائد کی ہے اور میاں بیوی اگر ایک دوسرے پر زنا کا الزام لگائیں تو انہیں چار مرتبہ اللہ کی قسم اٹھانی ہوگی اور اگر عورت چار مرتبہ قسم کھا کر کہے کہ وہ گناہ گار نہیں ہے تو شوہر کی قسم زائل ہو جائے گی۔ آگے چل کر اس کی تفصیل بیان کی جائے گی۔

سورۃ النور کے نزول سے پہلے ایک مرد اور ایک عورت کو سنگسار کرنے کا واقعہ پیش آیا تھا۔ مرد ماعز بن مالک کا تعلق قبیلہ اسلم سے تھا۔ یہ شخص چار بار رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور لوگوں کے سامنے اپنے گناہ کا اعتراف کیا۔ اس کے اصرار پر حد نافذ کر دی گئی۔ ایک روایت کے مطابق جب صحابہؓ اسے سزا دے کر واپس آئے تو ایک صحابی نے بتایا، ہم نے جب اسے پتھر مارنے شروع کیے تو وہ بھاگنے لگا، میرے ہاتھ میں اونٹ کی ران کی ہڈی تھی، میں نے اس کے سر پر ماری تو وہ گر گیا، یہ سن کر نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور آپؐ نے فرمایا: ''وہ اگر بھاگ رہا تھا تو اسے بھاگنے دینا تھا۔'' ایک اور بخاری کی روایت میں ہے کہ اسے بھاگنے دینا تھا ہو سکتا ہے وہ توبہ کرتا اور اللہ اسے بخش دیتا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے لیے دعا بھی کی۔ (بخاری و مسلم کتاب الحدود)

خاتون کا واقع اس طرح تھا قبیلہ غامد کی خاتون نے آپ کے کان میں عرض کیا میں گناہ گار ہوں۔ آپؐ نے بات سنی ان سنی کر دی، وہ دوسرے کان کی طرف آئی وہاں بھی یہی عرض کیا، آپؐ نے بات پھر سنی ان سنی کر دی، اس کے بعد اس نے اتنی اونچی آواز سے گناہ کا اعتراف کیا کہ وہاں موجود لوگوں نے سن لیا، آپؐ نے سر اٹھا کر اس عورت کی طرف دیکھا، عورت نے بتایا: ''میں حاملہ ہوں'' آپؐ نے فرمایا تمہارے گناہ میں بچے کا کیا قصور؟ اسے پیدا ہونے دو پھر آنا۔ عورت چلی گئی۔ بچے کی پیدائش کے بعد پھر آ گئی فرمایا: ''بچے کا ماں کے دودھ پر حق ہے یہ حق اس سے چھینا نہیں جا سکتا یہ دودھ کی عمر گزار لے پھر آنا۔'' عورت تیسری بار آئی تو بچہ اڑھائی سال کا ہو چکا تھا اور اس کے ہاتھ میں روٹی تھی، یوں عورت کو سوا تین برس بعد سزا دی گئی۔ اور اس دوران اسے سزا سے بچنے کے چار موقع دیے گئے لیکن جب عورت کا اصرار بڑھ گیا تو اسے سزا دی گئی۔

سورۃ النور کے نزول کے بعد نہ نبی کریمؐ کی زندگی میں اور نہ خلافت راشدہ کے دور میں کسی شادی شدہ زانی کو سنگسار کیا گیا۔ تاریخ میں اگر کوئی واقع ملتا ہے تو قرآنی تعلیم کے ہوتے ہوئے اسے شریعت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ وفاقی شرعی کورٹ کا ایک فیصلہ، جسے پاکستان ٹائمز نے اپنی ۱۰ اپریل ۱۹۸۱ء کی اشاعت میں شائع کیا ہے، پیش خدمت ہے۔

''قرآن کریم نے زنا کی سزا سو کوڑے مقرر کی ہے اور یہی قول فیصل ہے۔ رجم کی سزا خلاف قرآن ہے اس لیے اس قانون کو منسوخ کر دینا چاہیے۔ جس کی رو سے اسے حد قرار دیا گیا ہے۔ اس بحث کا مخلص یہ ہے ایک طرف سورۃ نور کی آیت نمبر ۳ (ترجمہ: زنا کار عورت اور زنا کار مرد، پس ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور اللہ کے دین کے تعلق میں ان دونوں کے حق میں کوئی نرمی (کا رجحان) تم پر قبضہ نہ کر لے اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والے ہو۔ اور ان کی سزا مومنوں میں سے ایک گروہ مشاہدہ کرے) میں قرآن مجید کا صاف، واضح اور غیر مبہم اور دو ٹوک حکم موجود ہے اس کے ساتھ ایسی احادیث بھی موجود ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ کوئی حدیث نہ قرآن میں تبدیلی کر سکتی ہے، نہ منسوخ کر سکتی ہے۔ اس کے برعکس رجم کی سزا کے حق میں کچھ احادیث ہیں جو مبہم، غیر متّعین اور باہم متضاد ہیں بلکہ بعض ایسی جن کا حدیث ہونا بھی مشکوک ہے۔ فقہا کے اقوال بھی غیر یقنی اور متضاد ہیں۔ اندریں حالات نیز ان حقائق پیشِ نظر جن کا ذکر پہلے کیا جا چُکا ہے۔ میں اپنے آپ کو مجبور پاتا ہوں اور اس باب میں قطعاً تامل محسوس نہیں کرتا کہ میں **سورۃ نور کی آیت ۳ کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتا ہوا قرآنی فیصلہ کی اطاعت کرتا ہوں اور وہ فیصلہ یہ ہے کی زانی کی سزا خواہ وہ شادی شُدہ اور خواہ غیر شادی شُدہ۔ پبلک کے سامنے کوڑے مارنا ہے۔''**

اس فیصلے کے خلاف وفاقی حکومت پاکستان نے سپریم کورٹ میں اپیل داخل کر دی۔ (ضیاء الحق صدر پاکستان تھے) علامہ احسان الٰہی ظہیر نے ردِعمل کے طور پر کہا شرعی عدالت کا یہ فیصلہ غیر اسلامی ہے حالانکہ یہ سزا خود رسول اللہ ﷺ نے دی تھی۔ (روزنامہ جنگ جمعہ میگزین ۱۴ نومبر ۱۹۸۶ء بحوالہ مذہبی و سیاسی فرقہ بندیاں صفحہ ۱۲۲) **۱۹۸۴ء میں اسی شرعی عدالت نے ضیا حکومت کے دباؤ اور مولویوں کے فسادانہ رویے سے ڈر کر تسلیم کر لیا کہ ان کا فیصلہ غیر اسلامی تھا۔ اسلامی ممالک میں قائم عدالتیں موم کی ناک ہیں انہیں معمولی سے دباؤ پر کسی طرف بھی موڑا جا سکتا ہے۔ اور ان عدالتوں میں بیٹھے اکثر جج پرلے درجہ کے بزدل اور جاہل ہیں۔**

سورۃ النور کی آیت ۵ میں اللہ فرماتا ہے: ''وہ لوگ جو پاک دامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں پھر ۴ گواہ پیش نہیں کرتے تو انہیں ۸۰ کوڑے لگاؤ اور آئندہ کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو۔ اور یہی لوگ ہیں جو بدکردار ہیں۔'' (اس آیت میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ تہمت لگانے والے لازمی طور پر ۴ ایسے گواہ پیش کریں جنہوں نے گناہ کرتے ہوئے دیکھا ہو)

سورۃ النور کی آیت ۷ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: '' اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس اپنی ذات کے سوا اور کوئی گواہ نہ ہو تو ان میں سے ہر ایک کو اللہ کی قسم کھا کر چار بار گواہی دینی ہوگی کہ یقیناً وہ سچوں میں سے ہے۔ اور پانچویں مرتبہ یہ (کہنا ہوگا) کہ اللہ کی اس پہ لعنت ہو اگر وہ جھوٹوں میں سے ہے۔ اور اس (عورت) سے

یہ بات سزا ٹال دے گی کہ وہ اللہ کی قسم کھا کر چار بار گواہی دے کہ یقیناً وہ (مرد) جھوٹوں میں سے ہے۔اور پانچویں مرتبہ یہ (کہنا ہوگا) کہ اس (یعنی عورت) پر اللہ کا غضب نازل ہو اگر وہ (مرد) سچوں میں سے ہے۔(اس آیت عورتوں کی عزت و ناموس کی ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دی ہے)

۴ گواہوں کی مکمل گواہی کے بغیر ملزم کو سزا نہیں ہوسکتی، ایک گواہ بھی نامکمل گواہی دے تو باقی الزام لگانے والوں پر قذف کی حد لگے گی۔حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں حضرت مغیرہ بن شعبہؓ پر جو بصرہ کے گورنر تھے، بدکاری کا الزام لگایا گیا۔حضرت عمرؓ نے گواہی لی۔تو ایک شخص نے گواہی میں خفیف سی کمزوری دکھائی اور کہا کہ میں نے زنا ایسی صورت میں نہیں دیکھا کہ مرد کا آلہ تناسل عورت کی شرمگاہ کے اندر داخل ہو۔اس پر دوسرے تینوں گواہوں کو قذف کی حد لگائی گئی۔ان کی گواہی کبھی قبول کرنے کا حکم دیا گیا اور انہیں فاسق قرار دیا گیا۔(طبری جلد ۵) الزام لگانے والے کو اپنے الزام کی تصدیق کے لیے لازماً ۴ گواہ پیش کرنے ہوں گے۔ان کی گواہی اتنی مکمل ہونی چاہیے کہ وہ فعل زنا کی تکمیل کی شہادت دیں۔فقہانے لکھا ہے کہ وہ چاروں گواہ یہ گواہی دیں کہ انہوں نے مرد اور عورت کو اس طرح اکٹھے دیکھا ہے جس طرح سرمہ دانی میں سلائی پڑی ہوئی ہوتی ہے۔

مولوی لوگ بالعموم غیر شادی شدہ زانی کے لیے سو کوڑے اور شادی شدہ کے لیے رجم کی سزا بیان کرتے ہیں۔ان کا ایسا کہنا قرآن کریم میں بیان کردہ احکامات کے سراسر خلاف ہے۔اللہ تعالیٰ سورۃ النساء کی آیت ۲۶ میں شادی شدہ لونڈیوں کے متعلق فرماتا ہے: ''پس جب وہ نکاح کر چکیں پھر اگر وہ بے حیائی کی مرتکب ہوں، تو ان کی سزا آزاد عورتوں کی نسبت آدھی ہوگی۔یہ رعایت اس کے لیے ہے جو تم میں سے گناہ سے ڈرتا ہو۔'' اگر شادی شدہ عورت کے لیے رجم کی سزا ہی ہو تو اس سزا کا نصف کیسے ہوگا؟ پس ایسی صورت میں سو کوڑوں کا نصف ۵۰ کوڑے ہی ہوگا۔ایک بات سمجھنے والی ہے کہ کوڑوں کی سزا عادی زنا کاروں کو جان سے مارنے کے لیے نہیں ہے بلکہ گناہ گار کو شرمندہ کرنا ہے کہ وہ آئندہ زنا سے بچے اور مشاہدہ کرنے والے لوگوں کے لیے باعث عبرت ہے۔اسلامی تعلیمات کے مطابق کوڑے کی ضرب صرف جلد تک رہنا ضروری ہے، گناہ گار کی ہڈیوں اور دوسرے اعضاء کا محفوظ رہنا ضروری ہے۔یہ ضروری نہیں ہے کہ کوڑا چمڑے کا ہی ہو۔کپڑے یا کھجور کے پتوں کا کوڑا بھی ہوسکتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک کمزور شخص کو جب ۱۰۰ کوڑوں کی سزا دی جانی تھی۔رسول اللہ ﷺ کو بتایا گیا کہ وہ بے حد کمزور ہے وہ یہاں نہیں آسکتا۔اس پر آپؐ نے فرمایا کہ کھجور کی سوٹھنیاں اسے ایک بار ماردی جائیں۔

زنا کے اڈے چلانے والے، زنا بالجبر کے عادی، معصوم بچوں سے زیادتی کر کے ان کی جانوں کو خطرہ میں ڈالنے والے اور اپنی زنا کاریوں کا تذکرہ سرعام کرنے والے یقیناً سخت ترین سزا کے مستحق ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی لوگوں کے لیے سخت ترین سزا بیان فرمائی ہے۔سورۃ الاحزاب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اذیت پہنچاتے ہیں بغیر اس (جرم) کے جو انہوں نے کمایا ہو تو انہوں نے ایک بڑے بہتان اور کھلم کھلا گناہ کا بوجھ اٹھالیا۔اے نبی! تو اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی چادروں کو اپنے اوپر جھکا دیا کریں۔یہ اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ وہ پہچانی جائیں اور انہیں تکلیف نہ دی جائے اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔اگر منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے اور وہ لوگ جو مدینہ میں جھوٹی خبریں اڑاتے پھرتے ہیں باز نہیں آئیں گے تو ہم ضرور تجھے (عقوبت کے لیے) ان کے پیچھے لگا دیں گے۔پھر وہ اس (شہر) میں تیرے پڑوس میں نہیں رہ سکیں گے مگر تھوڑا۔(یہ) دھتکارے ہوئے جہاں کہیں بھی پائے جائیں پکڑ لیے جائیں اور اچھی طرح قتل کیے جائیں۔''

جب مدینہ میں اسلام کا سورج طلوع ہوا تو مدینہ میں رہنے والے یہود زنا کاری کے اڈے چلاتے تھے اور سرعام عورتوں کو چھیڑا کرتے تھے اس لیے مسلمان خواتین کو پردے میں رہنے کا حکم دیا گیا تاکہ گندے یہودی یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم نے پہچانا نہیں اس لیے انہیں تنگ کیا۔اور حکم دیا گیا کہ ان زنا کے اڈے چلانے والے اور شریف خواتین کو چھیڑنے والے دھتکارے ہوئے لوگوں کو قتل کر دیا جائے۔اب یہاں بھی رجم کا ذکر نہیں ہے بلکہ قتل کا حکم دیا گیا ہے۔ ایسے عادی مجرموں کو حکومت کسی بھی طریقے سے سزائے موت دے سکتی ہے نہ کہ انفرادی طور پر مولوی یا جرگے۔کون نہیں جانتا کہ پاکستان میں ہزاروں بلکہ لاکھوں زنا کاری کے اڈے ہیں، گلیوں میں عورتوں کو تنگ کرنے والے اوباش لوگ بکثرت پائے جاتے ہیں ہر سال سینکڑوں اجتماعی ریپ کے واقعات ہوتے ہیں، چھوٹے بچوں سے درندگی کے واقعات ہر روز ہوتے ہیں اور زیادتی کرنے والے عام طور پر مولوی، سیاست دان، استاد اور محلے دار ہوتے ہیں، اس قماش کے لوگوں کی سزا صرف موت ہی ہوسکتی ہے سوائے اس کے کہ وہ گرفت سے پہلے توبہ کرتے ہوئے پاکباز بن جائیں۔رجم رجم کا شور مچانے والے مولویوں کو رجم کے لیے کمزور بے بس اور مظلوم خواتین ہی رجم کی مستحق نظر آتی ہیں۔بڑی بڑی داڑھیوں والے دھتکارے ہوئے مولوی نظر نہیں آتے جو بچوں اور عورتوں کی زندگیوں کو برباد کرتے ہیں۔دے دیجیے ان مولویوں کو اور دوسرے بدقماشوں کو جو معصوم بچوں اور مومن عورتوں کو درندگی کا نشانہ بناتے ہیں، رجم کی سزا۔رجم رجم کرنے والوں کو چاہیے کہ اپنی صفوں میں گھسے ہوئے ملعونوں پر ٹوٹ پڑیں اور انہیں پتھر مار مار کر ہلاک کر دیں۔یا چھوڑیے رجم رجم کو اور ان جرائم میں گرفتار مجرمین کو پھانسی دلوانے کے لیے یک زبان ہو کر حکومت وقت سے مطالبہ کریں اور انصاف دینے والی عدالتوں کی دہلیز اس وقت تک نہ چھوڑیں جب تک ان مجرموں کے ڈیتھ وارنٹ جاری نہ ہو جائیں۔مگر کیا کریں رجم رجم کرنے والے قاتلوں کی بھی رہائی چاہتے ہیں۔ممتاز قادری جسے عدالت نے سزائے موت سنائی ہے اس بدنام قاتل کو چھڑانا چاہتے تھے۔رجم رجم کرنے والے نہ خدا کی مانتے ہیں نہ عدالتوں کو کچھ سمجھتے ہیں۔سپریم کورٹ کے جج صاحبان تعریف کے مستحق ہیں جنہوں نے کم از کم ایک فیصلہ تو بہادری سے

دیا اور بدنام قاتل قادری اپنے انجام کو پہنچا۔

عصر حاضر میں ان بندر نما مولویوں کو رجم کی سزا ثابت کرنے کے لیے بندروں کی کرتوتوں کا سہارا لینا پڑ رہا ہے۔اس لیے بار بار زمانہ جاہلیت کے زمانہ کے ایک قصہ کو رجم کی سزا کے لیے ثبوت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ یہ قصہ کچھ یوں ہے کہ ''حضرت عمرو بن میمونؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ یمن میں اپنے ہاں کی بکریاں چرا رہا تھا اور میں ایک اونچی جگہ کھڑا تھا۔کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بندر، بندریا کو ساتھ لیے ہوئے آیا اور اس کے ہاتھ کو اپنے سر کے نیچے رکھ کر سو گیا۔اس کے بعد (پہلے کے مقابلے میں) نسبتاً کم عُمر کا بندر آیا۔اُس نے بندریا کو آنکھ ماری تو اُس نے آہستہ سے بندر کے سَر کے نیچے سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور اس (نوجوان) بندر کے پیچھے چل پڑی۔اس بندر نے اس کے ساتھ مُباشرت کی جسے میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا۔پھر وہ لوٹی اور پہلے بندر کے سَر کے نیچے آہستہ سے اپنا ہاتھ دینے لگی۔لیکن وہ گھبرا کر جاگ اُٹھا۔اس نے (محسوس کیا دال میں کچھ کالا ضرور ہے) چنانچہ اس نے بندریا کو سونگھا تو سارا معاملہ سمجھ میں آ گیا۔اُس نے دُہائی مچانا شروع کر دی۔اس پر بہت سے بندر جمع ہو گئے۔ چنانچہ وہ بندر اِدھر اُدھر دوڑے اور اُس (مُجرم) بندر کو پکڑ لائے جسے میں پہچانتا تھا۔اُنہوں نے اِن دونوں کے لیے گڑھا کھودا اور پھر انہیں سنگسار کر دیا۔ (فتح الباری، شرح بخاری جلد ۷ صفحہ ۱۲۱)

اور تفسیر کبیر امام رازیؒ جلد نمبر ۳۲ اور صفحہ ۱۳۴ کے مطابق رجم کی آیت رسولِ خُدا کے ہاں کی پالتو بکری کی نظر ہو گئی جب حضرت عائشہ صدیقہؓ، نبی اکرم ﷺ کی وفات کے سلسلہ میں تجہیز و تکفین میں مشغول تھیں۔(یعنی اب حالت یہ ہے کہ وہ آیت تو موجود نہیں لیکن عمل اس کے مطابق کروانے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں)

نام نہاد احمق مولوی یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں بیان کردہ کوے والا واقع اگر قابل تقلید ہے تو بندر والا واقع کیونکر قابل تقلید کیوں نہیں ہو سکتا حالانکہ بندروں اور انسانوں کی عادات ملتی جلتی ہیں اور بندر انسانوں کی طرح کچھ شعور بھی رکھتے ہیں، اور انسانوں کی طرح زنا کو جرم سمجھتے ہیں؟ کم عقل بندر نما مولویوں کو ہم بتاتے ہیں کہ کوے والی مثال قابل تقلید کیوں ہے۔ جناب اس لیے قابل تقلید ہے کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں بیان فرمایا ہے اور بندروں والی مثال بندر نما مولویوں کے لیے تو قابل تقلید ہو سکتی ہے مگر انسانوں کے لیے قطعاً نہیں کیونکہ سورۃ النور نے ایسی تمام مثالوں کا قلع قمع کر دیا ہے۔اور شریعت محمد یہ انسانوں کو حیوانیت کے زہر سے بچانے کے لیے تریاق ہے۔

قارئین کرام! یہ مولوی لوگ بھی عجب ذہنیت کے مالک ہیں کبھی کہتے ہیں بندروں کا تماشہ دیکھنا بھی حرام ہے اور یہاں بندروں کے قبیلوں میں رجم کی سزا کو ثابت کرتے ہیں اور پھر اس بات پر مُصر ہیں کہ یہ سزا چونکہ بندر بھی دیتے ہیں اس لیے انسانوں پر بھی اس کا اطلاق ہونا چاہیے۔کاش عدالت عالیہ کم از کم ان بندر نما مولویوں کے لیے بندروں والی سزا پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کی ہدایت کر دیتی۔احمد رضا خان صاحب فرماتے ہیں:۔ ''بندر نچانا حرام ہے، اس کا تماشہ دیکھنا بھی حرام ہے۔''

معزز قارئین! حدیث رسول اللہ ﷺ میں عُلماء سو کو بدترین مخلوق اور بندر بھی کہا گیا ہے۔مولوی صاحب کو یہ بھی لکھنا چاہیے تھا ''(مولوی نما) بندروں کو کندھوں پر بٹھانا بھی حرام ہے''، جنہوں نے کم علمی کی وجہ سے، آج کل تو سمجھدار لوگوں نے بھی بندروں کو کندھوں پر بٹھا رکھا ہے۔بعض سیاسی لیڈر، مذہبی بندروں کو خوب نچاتے ہیں اور ان کا تماشہ دُنیا دیکھتی ہے۔غالباً مولوی صاحب کہنا چاہتے ہیں کہ نام نہاد مولویوں کو نچانا اور پھر ان کا تماشہ دیکھنا حرام ہے۔اگر ایسی بات ہے تو ہم بھی ان کی حمایت کرتے ہیں اس اضافے کے ساتھ کہ جن مولویوں کو نچایا جا سکتا ہو اُن کے قریب بھی نہیں جانا چاہیے۔سیاستدانوں سے بھی گزارش ہے کہ ان نام نہاد مولویوں کو اپنے کندھوں سے اُتار پھینکیں، شاید ان مولویوں کے بوجھ نے انہیں ناکارہ اور بے ضمیر کر دیا ہے۔نام نہاد عقل سے عاری بے ہنگم مولویوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ بندر ان سے بہتر حالت میں ہیں کیونکہ وہ انسانوں کے فائدہ کے لیے پیدا کیے گئے ہیں اور علماء کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اسلام کا نام اور قرآن کے الفاظ باقی رہ جائیں گے مسجدیں بظاہر آباد مگر نور ہدایت سے خالی ہوں گی اور مسلمانوں کے علماء بدترین مخلوق ہوں گے۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم)

یاد رکھیں کہ مسلمان خنزیر سے بے حد نفرت کرتے ہیں، اگر خنزیر کو بدترین مخلوق سمجھا جائے تو اس دور کے علماء خنزیر سے بھی زیادہ نفرت کے قابل ٹھہرتے ہیں۔عوام کو چاہیے کہ ان فتنہ پرور نام نہاد مولویوں سے اس سے زیادہ دور رہیں جتنا وہ خنزیر سے دور رہتے ہیں۔ایسا کرنا ضروری ہے کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بدترین مخلوق قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:'' یقیناً خدا کے نزدیک تمام جانداروں میں بدترین وہ بہرے اور گونگے ہیں جو عقل نہیں کرتے۔'' (سورۃ الانفال آیت ۲۳)

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ'' جنّتی مجرموں سے سوال کریں گے کہ تم کو کیا چیز دوزخ کی طرف لے گئی؟ ان کے جوابات میں ایک جواب یہ بھی ہو گا کہ''اور بے حکمت باتیں کرنے والوں کے ساتھ مل کر بے حکمت باتیں کرتے تھے۔'' پھر ان مجرموں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ''پس ایسے لوگوں کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت فائدہ نہیں دے گی۔ان کو کیا ہو گیا ہے کہ نصیحت سے اس طرح منہ موڑتے ہیں، کہ گویا وہ ڈرے ہوئے گدھے ہیں، جو شیر کو دیکھ کر بھاگے ہیں؟'' (سورۃ المدثر آیات ۴۲، ۴۶، ۴۹ تا ۵۱)

عصر حاضر میں وہ نام نہاد مولوی جو بدوضع، ڈرے ہوئے گدھے کی طرح بے حکمت اور احمق ہیں اگر کوئی اچھی بات ان کے منہ سے نکل بھی جائے تو وہ بھی غلط محسوس ہوتی ہے۔

مُلّا کو دیکھ کر ڈر لگتا ہے یہ خیر بھی بولے تو شر لگتا ہے

عصر حاضر میں ایسے نام نہاد مولویوں کی کمی نہیں ہے جو ایسے گدھے ہیں جو کتابوں کے بوجھ اٹھانے کے شرف سے بھی محروم ہیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو مُلّا کے شر سے بچائے۔آمین۔

RH ACCIDENT CLAIM SERVICES LTD

Give us a call on **020 3674 7909**

RH ACCIDENT CLAIM SERVICES LTD

free professional, friendly and confidential advice

24 Hours Phone Service - 7 Days a Week DIAL 07792998973

Have you been injured in an accident that wasn't your fault?

If so, we're here to help

REPLACEMENT CAR WITHIN 24 HOURS

Loss of earnings - Protection of no claim - storage and recovery - personal injury - replacement car

Road Accident

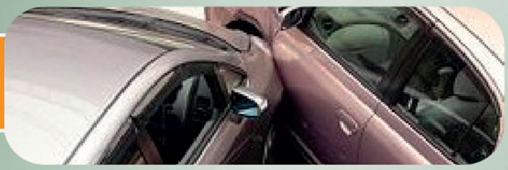

Personal Injury

Accident at Work

Fall, Slip & Trip

Personal Injury Specialist

No win No fee

2 London Road, SM4 5BQ Morden - Surrey
Opening Hours: Mon-Fri 10:00 - 17:00
Tel. 020 3674 7909 Mob. 077 9299 8973
Email: info@rhacs.co.uk

GB CONSTRUCTION GENERAL BUILDERS LTD

Building ServiceS
- Building Renovations
- Brick Work
- Block Work
- Concrete Work
- Drainage
- Plastering
- Foundations & Bases

Home Improvements
- Fitted Bathrooms
- Fitted Kitchens
- Extensions
- Garage Conversions
- Loft Conversions
- Windows

Landscaping
- Driveways
- Block Paving
- Patio Areas
- Garden Walls
- Fencing
- Services

Electrical Services
- Installations
- Consumer Units
- Fuse boxes
- Re-Wiring

Offering Building Services throughout London

Email: info@rhac.co.uk - Tel: 020 36747909, 07792998973

پیشوا ہو میو کلینک

ادارہ پیشوا کی زیر نگرانی کام کرنے والا پیشوا ہومیو کلینک اپنے قارئین کی صحت کے متعلق مسائل کے حل کے لئے مقررہ اوقات میں مفت مشورہ کی سہولت پیش کر رہا ہے۔ آج ہی فون کر کے مفت مشورہ حاصل کریں یا براہ راست جواب کے لئے ای میل کریں۔ اگر قارئین پیشوا ملاقات کے متمنی ہوں تو وقت طے کرنا ضروری ہے۔ (تمام ہومیو ادویات تمام دُنیا میں بھیجنے کا انتظام موجود ہے)

اوقات کلینک

پیر تا جمعرات 13.00 PM تا 17.30 PM ---بروز جمعہ 15.30 PM تا 17.30 PM

2. London road , Morden Surrey , SM4 5BQ , U.K

Telephone Number Tel.020.36747909

peshwaltd@gmail.com....www.peshwa.co.uk